ماہنامہ
تحریکِ جدید ربوہ
ایڈیٹر
نسیم سیفی

سفر یورپ نمبر
جنوری ۱۹۶۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہالیان ربوہ نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ سے واپسی پر مسجد مبارک میں حضور کے لئے استقبالیہ ترتیب دیا اس تصویر میں چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی سپاسنامہ پیش کر رہے ہیں۔

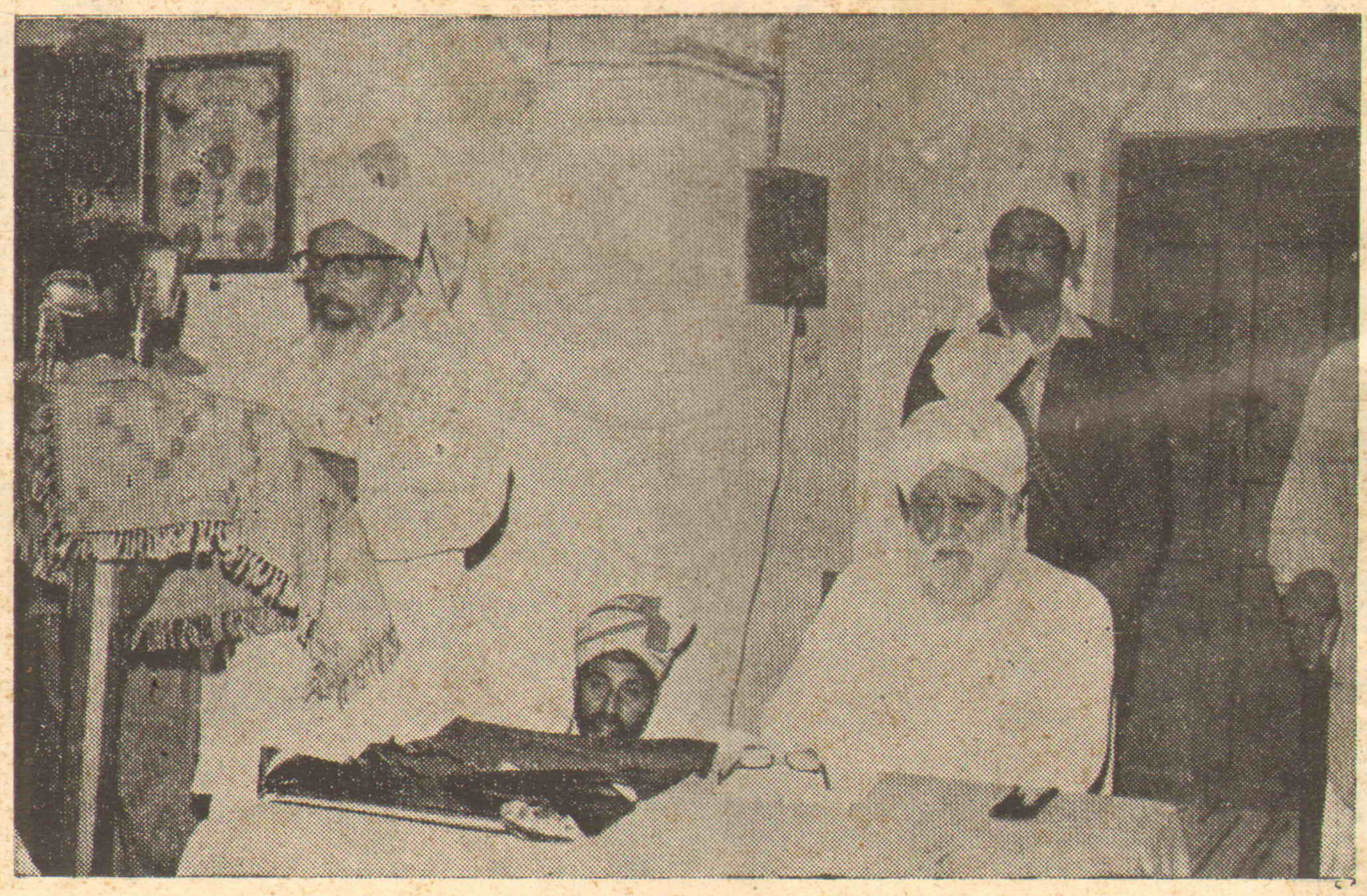

Reception for Hazrat Khalifatul Masih III arranged by the Citizens of Rabwah.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیکالائٹ و پلاسٹک میں سٹیشنری اور بجلی کا سامان بنانیوالے

عقیل ٹریڈنگ کمپنی (رجسٹرڈ) وزیر آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریکِ جدید

ربوہ

جنوری سنہ ۱۹۶۸ء

سفرِ یورپ نمبر

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

چندہ سالانہ:- دو روپیہ ؛ قیمت پرچہ ھذا۔ پچاس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے

ترتیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر یورپ	ایڈیٹر	۳
• احترام عہد (نظم)	حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ	۸
• امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ	۹
• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا دورۂ ہمبرگ	مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس	۲۱
• حقیقی مذہب کی علامت	ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۲۸
• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا انگلستان میں ورود اور حضور کی مصروفیات	جناب بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن	۲۹
• حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا دورۂ یورپ۔ ہمبرگ میں قیام	جناب مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرانکفرٹ	۳۳
• یورپ سے حضور ایدہ اللہ کے پیغامات	ایڈیٹر	۳۹
• ہمبرگ میں ایک دلکش شام	"	۴۰
• ہالینڈ میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات	مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل	۴۱
• نصرت جہاں مسجد کوپن ہیگن کے افتتاح کی تقریب	مکرم مولوی کمال یوسف صاحب	۵۱
• مختلف یورپی ممالک میں پریس کے نمائندوں سے خطاب	ایڈیٹر	۵۳
• یورپ میں احمدیہ مساجد	"	۵۵
• وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ	"	۶۱
• مناجات (نظم)	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب	۶۸
• قافلۂ قادیان کی واپسی پر (نظم)	نسیم سیفی	۶۹
• صورِ سرافیل (نظم)	مکرم جناب میر اللہ بخش صاحب تسنیم	۷۰
• تحریک جدید کا مقصد (نظم)	مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری	۷۲
• یورپ میں تبلیغِ اسلام	مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر	۷۳
• اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ امام	ایڈیٹر	۷۸
• خلیفۂ وقت کی طرف سے مبارکباد	"	۸۰
• آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچوں کا ہوگا	"	۸۱
• مستقبل قریب کے انعامات اور ہمارا فرض	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب	۸۲
• توڑ دیا ہے خدایانِ چلیپا کا غرور (نظم)	مکرم امین اللہ خان صاحب سالک	۸۴
• یورپ میں پہلا استقبالیہ (زیورک میں)	ایڈیٹر	۸۵
• مبلغِ ہالینڈ سے ایک ملاقات	مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب	۸۶

(پبلشر:۔ عبداللطیف خان ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۱

صلح ۱۳۴۷ھ ش / جنوری ۱۹۶۸ء

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ

تضرّعانہ دعاؤں کی قبولیت اور عظیم الشان مقاصد میں کامیابی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چھ جولائی ۱۹۶۷ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور یورپ کے تقریباً چھ ہفتے کے دورے کے بعد چوبیس ستمبر کو واپس ربوہ تشریف لائے۔ اس دورہ کی اکثر و بیشتر تفاصیل چھپ چکی ہیں لیکن اس کے باوجود ہمیں یہ فیصلہ کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی کہ ماہنامہ تحریک جدید کا "سفر یورپ نمبر" شائع کرنا چاہیئے۔ اس کی دو وجوہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم سمجھتے ہیں کہ دورہ کے متعلق متعدد ضروری باتوں کو یکجا کر کے شائع کرنا اپنے اندر ایک خاص افادیت اور اہمیت رکھتا ہے اور ایک ضرورت کو احسن طریق پر پورا کرتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس دورے کو مختلف لوگوں

سے دیکھنے کی گنجائش ہے اور یہ گنجائش ہمیشہ باقی رہے گی۔ یہ دَورہ کچھ ایسی اہمیّت کا حامل تھا کہ قوموں کے مستقبل اور ان کی قسمت اِس کے ساتھ وابستہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم بھی اِس پرچے میں اِس دَورے کو ایک نئے زاویے سے دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چار جولائی کو لجنہ اماء اللہ ہال ربوہ میں تقریر فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"پرسوں جمعرات کی صبح مَیں انشاء اللہ یورپ کے سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ اِس سفر کا اصل مقصد یہ ہے کہ کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں جو مسجد ہماری بہنوں نے اُن اندھیروں میں روشنی کرنے کے لئے تعمیر کی ہے اس کا افتتاح کروں۔"

مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں حضور نے اِس تقریر میں فرمایا:۔

"ہم مسجدیں اس لئے نہیں بنا رہے کہ ہمارا نام بلند ہو بلکہ اس لئے بنا رہے ہیں کہ خدا کا نام بلند ہو۔"

مسجد کے افتتاح کے علاوہ باقی جو کام پیشِ نظر تھا اس کے متعلق حضور نے یُوں وضاحت فرمائی:۔

"مَیں یورپ جا کر اُس عظیم تباہی کی خبر اہلِ یورپ کو دینا چاہتا ہوں جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ علاقوں کے علاقے زندگی سے خالی ہو جائینگے نہ صرف یہ کہ ان علاقوں میں کوئی انسان زندہ نہ رہے گا بلکہ چرند پرند اور کوئی جاندار چیز بھی زندہ نہ رہے گی۔ ان قوموں کے لئے اب دو ہی راہیں کھلی ہیں یا وہ ہلاکت کا راستہ اختیار کریں اور اپنے مُلکوں کے لئے ہلاکت کا سامان کر لیں یا خدا کی آواز سُنیں اور اللہ تعالیٰ کی برکات کی وارث ہوں۔"

اِس کے بعد آپ نے فرمایا:۔

"تفصیل میں مَیں اس لئے گیا ہوں تا کہ آپ کو احساس ہو کہ میرا یہ سفر بڑا ہی اہم ہے۔ مَیں اہلِ یورپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے لئے اب تباہی سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے وہ یہ کہ وہ اپنے خدا کو پہچانیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھنڈی چھاؤں تلے جمع ہو جائیں۔ آپ یہ بھی دُعا کریں کہ اِن باتوں کو مَیں احسن طریق پر وہاں پیش کر سکوں تا بچنے والے بچ جائیں اور جو تباہ ہونے والے ہیں وہ دوسروں کے لئے عبرت بنیں اور دُنیا کو پتہ لگ جائے کہ ایک زندہ اور قادرِ مطلق خدا موجود ہے۔ ہر چیز اُس کے علم میں ہے۔ دنیا اور انسان کی ہمدردی

کی خاطر وہ وقوع سے قبل یہ باتیں بتا دیتا ہے تا لوگ اس کی طرف رجوع کریں اور اُس کے غضب سے بچ جائیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس سفر کی اہمیت کے پیشِ نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو دُعاؤں پر خاص طور پر زور دینے کی تلقین کی۔ حضور نے فرمایا:-

"مَیں چاہتا ہوں کہ تمام دوست اِس سفر کے متعلق دُعائیں کریں اور خدا تعالیٰ سے خیر کے طالب ہوں۔ اگر یہ سفر مقدّر ہو تو اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا ہوں۔ خدا جانتا ہے کہ سَیر و سیاحت کی کوئی خواہش دل میں نہیں، نہ کوئی اَور ذاتی غرض اِس سے متعلق ہے۔ دل میں صرف ایک ہی تڑپ ہے اور وہ یہ کہ میرے رب کی عظمت اور جلال کو یہ قومیں پہچاننے لگیں جو سینکڑوں سال سے کفر اور شرک کے اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہیں۔ اور انسانیت کے محسنِ اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت اُن کے دلوں میں قائم ہو جائے تا کہ وہ ابدی زندگی اور ابدی حیات کے وارث ہونے والے گروہ میں شامل ہو جائیں۔ تا اُن کی بدبختی دُور ہو جائے۔ تا شیطان کی لعنت سے وہ چھٹکارا پا لیں۔ تا شرک کی نحوست سے وہ آزاد ہو جائیں۔ تا بدرسوم کی قیود سے وہ باہر نکالے جائیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور اُس کی محبت اور اُس کے حُسن اور اُس کے احسان اور اُس کے نُور کے جلوے وہ دیکھنے لگیں۔ تا وہ وعدہ پُورا ہو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے دیا تھا کہ مَیں تیرے فرزندِ جلیل کے ذریعہ سے تمام قوموں کو تیرے پاؤں کے پاس لا کر جمع کر دوں گا۔ تا وہ دل جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ناآشنا ہیں، وہ زبانیں جو آپؐ پر طعن کر رہی ہیں وہ دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور سے بھر جائیں اور اُن زبانوں پر درُود جاری ہو جائے۔ اور تمام مُلکوں کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور درُود سے گونجنے لگے۔ اور وہ فیصلے جو آسمان پر ہو چکے ہیں زمین پر حاوی ہو جائیں۔ پس میری درخواست ہے تمام احبابِ جماعت سے۔ اپنے بھائیوں سے بھی اور بہنوں سے بھی، بڑوں سے بھی اور چھوٹے بچوں سے بھی کہ وہ اِن دنوں خاص طور پر دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدّر ہو تو اللہ تعالیٰ پوری طرح اسے بابرکت کر دے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو اس کے ذریعہ سے ہو۔ اور اس عاجز اور کم مایہ انسان کی زبان میں ایسی برکت اور تاثیر رکھے کہ خدا کی توحید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے جو بول مَیں وہاں بولوں وہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والے ہوں اور میری حرکت اور سکون کا اثر اُن کے اُوپر ہو اور اُن کے دل اپنے رب کی طرف اور قرآن کریم کی طرف اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور اسلام کی طرف متوجہ ہونے لگیں اور غفلت کے جو پردے اُن کی آنکھوں اور اُن کے دلوں اور اُن کی عقلوں پر پڑے ہوئے ہیں خدا ان پردوں کو اُٹھا دے اور خدا کا حُسن اور اُس کا جلال نمایاں ہو کر اُن کی آنکھوں کے سامنے بصارت اور بصیرت کے ساتھ چمکنے لگے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ ان کے سامنے کچھ اِس شان کے ساتھ ظاہر ہو جائے کہ وہ تمام دوسرے حسنوں کو بھول جائیں اور اُسی کے ہو کر رہ جائیں۔ پس بہت دُعائیں کریں، بہت دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کو مبارک کرے اور اللہ تعالیٰ میری غیر حاضری میں بھی جماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھے۔"

یہ سفر اِن دُعاؤں کے ساتھ شروع کیا گیا تھا۔ سفر کے دَوران بھی ساری جماعت نے یہ دُعائیں جاری رکھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان دُعاؤں کو قبولیت سے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اِس رنگ میں اسلام کا پیغام یورپی قوموں تک پہنچانے کا موقع ملا کہ جیسا کہ واپسی پر حضور نے خود فرمایا۔ اگر جماعت کروڑوں روپیہ خرچ کرتی تب بھی یہ ممکن نہ ہوتا۔ لاکھوں انسانوں نے حضور کی باتیں سُنیں، حضور کا پُر نور چہرہ دیکھا اور حضور کے بیانات اخبارات میں پڑھے۔ انفرادی ملاقاتوں کے دَوران، استقبالیوں کے موقع پر، پریس کانفرنسوں میں اور سب سے بڑھ کر وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں دیئے گئے لیکچر کے ذریعہ حضور نے یورپی اقوام کو بیدار کرنے کی پُوری کوشش کی۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ان ممالک کے شہریوں نے حضور کے الفاظ کو غور سے سُنا۔ اور بہت حد تک یہ تأثر دیا کہ وہ ان باتوں پر ضرور غور کریں گے۔

جہاں تک اس سفر کی کامیابی کا تعلق ہے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے واپسی پر خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"احبابِ جماعت اور اس عاجز بندے پر اللہ تعالیٰ کے فضل کی بارش اور اس کی رحمت کے نشانات اُترتے دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کے سارے سمندر محبت اور حمد اور تعریف کا پیراہن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہن کر اِس چھوٹے سے دل میں سما گئے ہیں اور خدا کی سمد چاروں طرف بڑی موجوں کی شکل میں اُبھر رہی اور موجزن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (جیسا کہ اُس نے اِس سفر سے قبل خود بتایا تھا) اِس سفر کو محض اپنے فضل سے اسلام کے لئے بہت ہی بابرکت ثابت کیا ہے ..... پس رحمان کی رحمانیت نے ایک بشارت دی اور کوپن ہیگن میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے پیارے نظارے دیکھے اور لوگوں میں اِس قدر رجوع تھا کہ وہاں بڑی تعداد میں آرہے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان لوگوں کو پتہ نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور فرشتے ان کو دھکے دے کر لا رہے ہیں۔"

یہ ہے وہ سفر جس کی تفصیلات اِس شمارے میں پیش کی جا رہی ہیں ہمیں اِس بات کا شدت سے احساس ہے کہ یہ سارے کا سارا پرچہ اپنی پُوری تفصیلات کے ساتھ بھی حضور کے سفرِ یورپ کے تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہو سکا۔ لیکن اِس بات سے دل مطمئن ہے کہ آخر یہ ایک حقیر سی کوشش تو ہے جسے اگر اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے تو تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے مفید ثابت ہو سکتی ہے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ✦

ہمارا فرض

"ساری جماعت کو تیار ہونا پڑے گا ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے۔ اور ہم جو ذمہ دار ہیں ہم پر یہ فرض ہے کہ ہم جماعت کو تیار کریں۔ یہ ایک عظیم موقع اشاعتِ اسلام اور دینِ حق کے غلبہ کا اللہ تعالیٰ نے آسمانی فیصلوں کے ذریعہ اور فرشتوں کے نزول کے ساتھ پیدا کر دیا ہے۔ ہمارے سامنے میدان خالی پڑا ہے۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے دلائل کے ہتھیار لے کر۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے نور کی شمعیں ہاتھ میں لئے ہوئے۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ توحیدِ خالص کی جو کرنیں جسموں سے پھوٹتی ہیں جب توحید خالص ایک دل میں قائم ہو جاتی ہے ان کرنوں کے سہارے اور اس کے لئے ہمیں خود کو اور جماعت کو تیار کرنا ہے۔"

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ خطبہ جمعہ ۸ ستمبر ۱۹۶۷ء)

احترامِ عہد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت اس کی رہ میں گر تمہیں منظور ہی نہیں
کہہ دو کہ عشق کا ہمیں مقدور ہی نہیں

کیوں جُرمِ نقضِ عہد کے ہوں مرتکب جناب
جب آپ عہد کرنے پہ مجبور ہی نہیں

مومن تو جانتے ہی نہیں بُزدلی ہے کیا
اس قوم میں فرار کا دستور ہی نہیں

ڈر کا اثر ہو ان پہ نہ لالچ کا ہو اثر
ہوش آئیں جن کو ایسے یہ مخمور ہی نہیں

دِل دے چکے تو ختم ہوا قصّۂ حساب
معشوق سے حساب کا دستور ہی نہیں

بحرِ فنا میں غوطہ لگانے کی دیر ہے
منزل قریب تر ہے وہ کچھ دُور ہی نہیں

دشمن کی چیرہ دستیوں پر اے خدا گواہ
ہیں زخم دل بھی سینے کے ناسُور ہی نہیں

اس مہرِ نیم روز کو دیکھیں تو کس طرح
آنکھوں میں ظالموں کے اگر نور ہی نہیں

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
وانڈز ورتھ ٹاؤن ھال لندن میں وہ تقریر فرما رہے ھیں
جو اب ''امن کا پیغام اور ایک انتباہ'' کے نام
سے چھپ کر ھزاروں کی تعداد میں
تقسیم کی جا چکی ھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

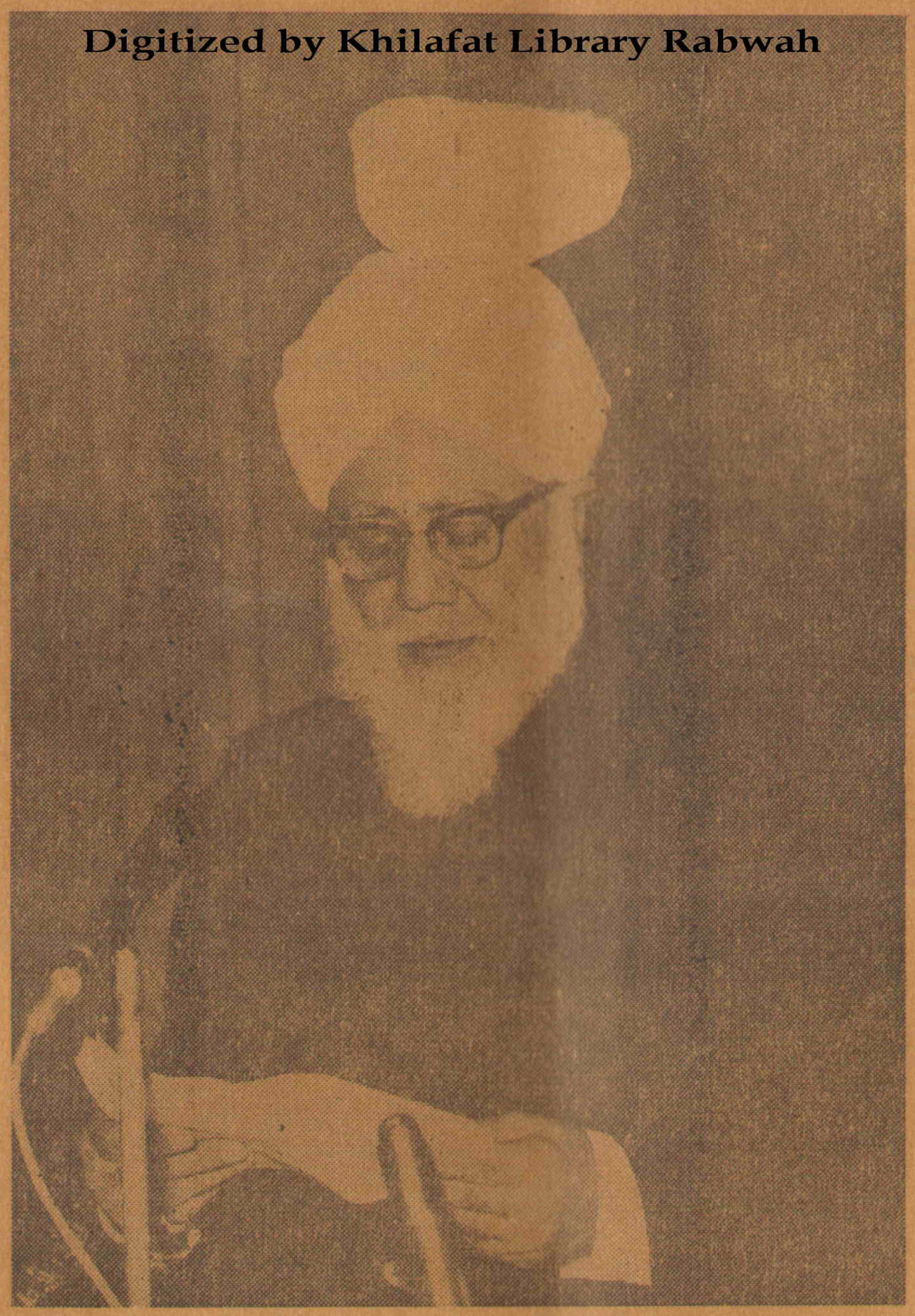

Hazrat Khalifatul Masih III speaking at Wandsworth Town Hall, London.
This speech has been published and distributed all over the
world. The title of the speech : Message of
peace and a warning.

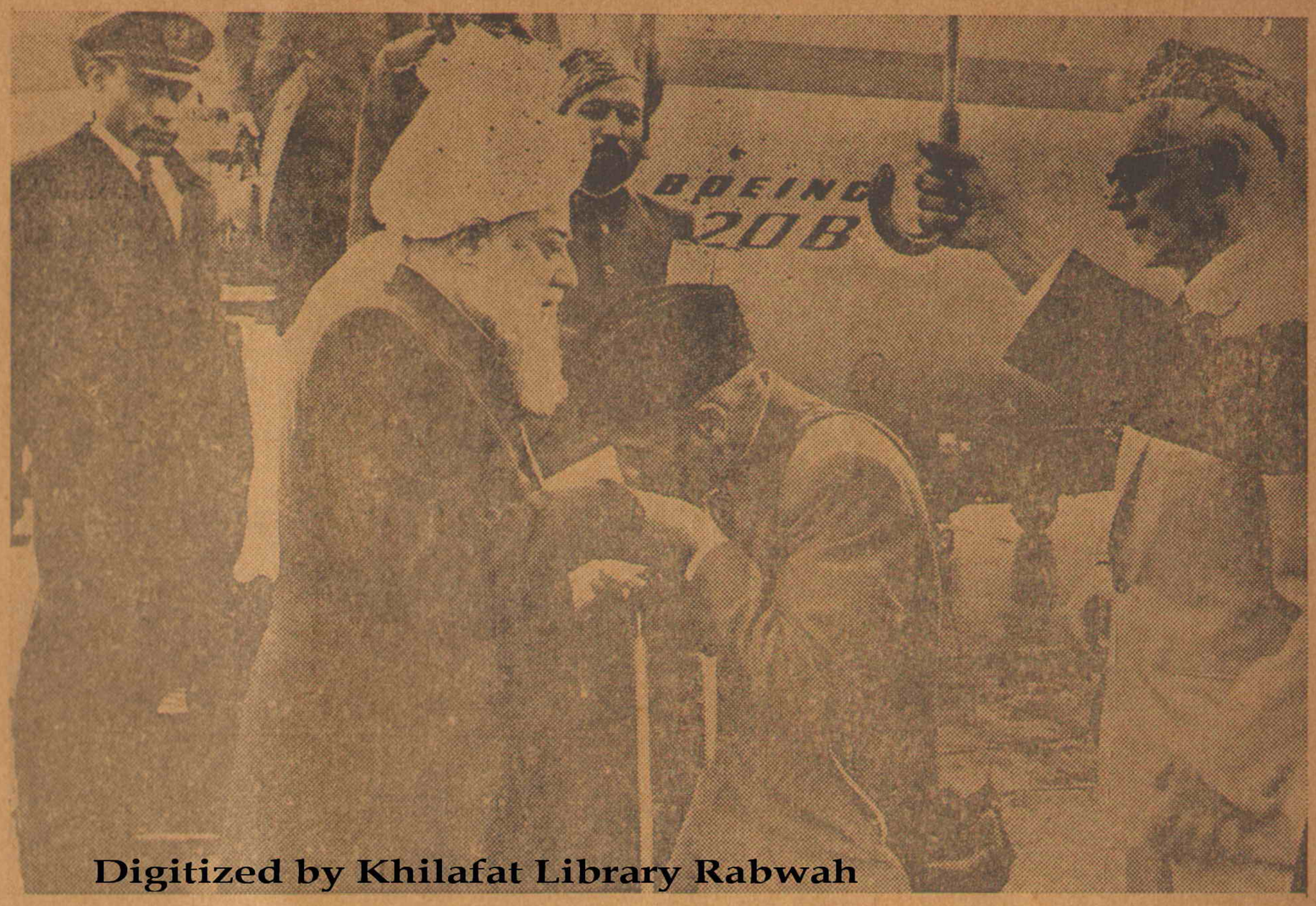

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوھدری عبداللطیف صاحب
مبلغ انچارج (مغربی جرمنی)
حضور کا استقبال کررھے ھیں

Hazrat Khalifatul Masih being received by Ch. Abdul Latif, Missionary incharge. Ahmadiyya Mission, W. Germany.

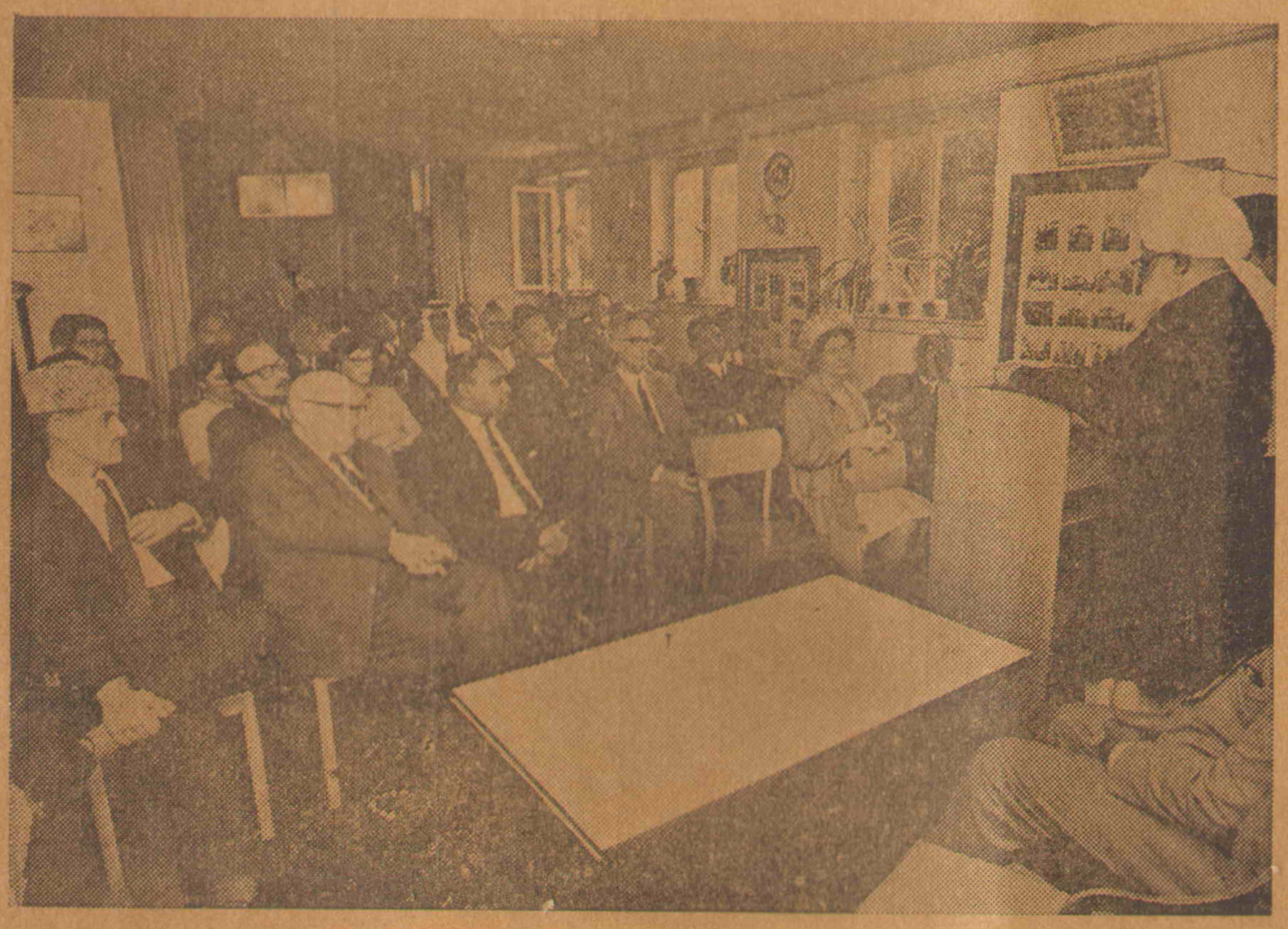

فرانکفورٹ میں حضور تقریر
فرما رھے ھیں

Hazrat is addressing the audience at a Reception in Frankfort

ایک جرمن دوست کی بیعت لینے
کے بعد حضور انہیں نصائح
فرما رھے ھیں

Advising a German friend after his initiation into the Community

امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

مغربی اقوام نے بے راہ روی میں اُس حد کو چھو لیا ہے جس سے آگے سوائے تباہی کے غار کے اور کچھ نہیں لیکن بے راہ روی کی یہ خصوصیت دیگر تمام خصوصیات سے زیادہ نمایاں ہوتی ہے کہ بے راہ کو غلط راہیں سیدھی اور دلکش نظر آنے لگتی ہیں اور اُسے ان راہوں سے ہٹانے کے لئے کچھ ضرورت سے زیادہ ہی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ اور خصوصاً وانڈزورتھ ٹاؤن ہال میں لیکچر جس کا متن درج ذیل ہے اسی جدوجہد کے سلسلہ میں ایک نہایت اہم کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان قوموں کو سیدھی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"احمدیہ جماعت کے امام کی حیثیت میں مجھے ایک رُوحانی مقام پر فائز ہونے کی عزت حاصل ہے۔ اِس حیثیت میں مجھ پر بعض ایسی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو میں آخری سانس تک نظر انداز نہیں کر سکتا۔ میری ان ذمہ داریوں کا دائرہ تمام بنی نوع انسان تک وسیع ہے اور اِس عقدِ اخوت کے اعتبار سے مجھے ہر انسان سے پیار ہے۔

احبابِ کرام! انسانیت اِس وقت ایک خطرناک تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ اِس سلسلہ میں میں آپ کے لئے اور اپنے تمام بھائیوں کے لئے ایک اہم پیغام لایا ہوں۔

موقعہ کی مناسبت کے پیشِ نظر میں اسے مختصراً بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

میرا یہ پیغام امن، صلح اور انسانیت کے لئے امید کا پیغام ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ پُورے غور کے ساتھ میری ان مختصر باتوں کو سُنیں گے اور پھر ایک غیر متعصب دل اور روشن دماغ کے ساتھ ان پر غور کریں گے۔

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ۱۸۳۵ء انسانی تاریخ میں ایک نہایت ہی اہم سال تھا کیونکہ اس سال شمالی ہند کے ایک غیر معروف اور گمنام گاؤں قادیان کے ایک ایسے گھرانہ میں جو ایک وقت تک اس علاقہ کا شاہی گھرانہ رہنے کے باوجود شاہزادگی کی سب شان و شوکت کھو بیٹھا تھا۔ ایک ایسے بچے کی پیدائش ہوئی جس کے لئے مقدر تھا کہ وہ نہ صرف روحانی دنیا میں بلکہ مادی دنیا میں بھی ایک انقلابِ عظیم پیدا کرے۔ اس بچے کا نام اس کے والدین نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا غلام احمد رکھا۔ اور بعد میں وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے اور مسیح اور مہدی کے خدائی القاب سے مشہور ہوا علیہ السلام۔

مگر قبل اس کے کہ میں اس روحانی اور مادی انقلابِ عظیم پر روشنی ڈالوں میں آپ کی سوانح حیات نہایت مختصر الفاظ میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

تاریخی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء میں ہوئی۔ اور جس زمانہ میں آپ پیدا ہوئے وہ زمانہ نہایت جہالت کا زمانہ تھا اور لوگوں کی تعلیم کی طرف بہت کم توجہ تھی۔ یہاں تک کہ اگر کسی کے نام کوئی خط آتا تو اُسے پڑھوانے کے لئے اُسے بہت محنت اور مشقت برداشت کرنی پڑتی۔ اور بعض دفعہ تو ایسا بھی ہوتا کہ ایک لمبا عرصہ خط پڑھنے والا کوئی نہ ملتا۔

جہالت کے اس زمانہ میں آپ کے والد نے بعض معمولی پڑھے لکھے اساتذہ آپ کی تعلیم پر مقرر کئے جنہوں نے آپ کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا مگر وہ اس قابل نہ تھے کہ معارفِ قرآنی اور اسرارِ روحانی کی ابتدائی تعلیم بھی آپ کو دے سکتے۔ اس کے علاوہ ان اساتذہ نے عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم آپ کو دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو عربی اور فارسی پڑھنی آگئی۔ اس سے زیادہ آپ نے اساتذہ سے کوئی تعلیم حاصل نہیں کی۔ سوائے طب کی بعض کتب کے جو آپ نے اپنے والد سے پڑھیں جو اس زمانہ میں ایک مشہور طبیب تھے۔

یہ تھی وہ کُل تعلیم جو آپ نے رسمی طور پر حاصل کی۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا اور آپ اپنے والد صاحب کے کتب خانہ کے مطالعہ میں بہت مشغول رہتے تھے۔ لیکن چونکہ اُس زمانہ میں علم کی خاص قدر نہ تھی اور آپ کے والد کی خواہش تھی کہ وہ دُنیوی کاموں میں اپنے والد کا ہاتھ بٹائیں اور دنیا کمانے اور دنیا میں عزت کے ساتھ رہنے کا ڈھنگ سیکھیں اس لئے آپ کے والد آپ کو کتب کے مطالعہ سے ہمیشہ روکتے رہتے تھے اور فرماتے تھے کہ زیادہ پڑھنے سے تمہاری صحت پر بُرا اثر پڑے گا۔

ظاہر ہے کہ اس قدر معمولی تعلیم کا مالک وہ عظیم کام ہرگز نہیں کر سکتا تھا جو اللہ تعالیٰ آپ سے لینا چاہتا تھا۔ اس لئے خدا خود آپ کا معلم اور استاد بنا اور خود اُس نے آپ کو معارفِ قرآنی اور اسرارِ روحانی اور دنیوی علوم کے بنیادی اصول سکھائے اور اُس کے ذہن کو اپنے نور سے منور کیا اور اُسے قلم کی بادشاہت اور بیان کا حُسن اور شیرینی عطا کی۔ اور اس کے ہاتھ سے بیسیوں بے مثل کتب لکھوائیں اور بیسیوں شیریں تقاریر کروائیں جو علم اور معرفت کے خزانوں سے بھری ہوئی ہیں۔

۱۸۳۵ء کا سال اس قدر اہم اور اس سال پیدا ہونے والا بچہ اس قدر عظیم تھا کہ پہلے نوشتوں میں اس کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس ضمن میں مَیں صرف ایک پیشگوئی بتانا چاہتا ہوں اور وہ پیشگوئی حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو آپؐ نے اس مولود کے متعلق قریباً تیرہ صد سال قبل دی تھی۔ اور وہ یہ ہے آپؐ نے فرمایا:-

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

(دار قطنی جلد اوّل صفحہ ۱۸۸ مؤلفہ حضرت علی بن عمر بن احمد الدار قطنی، مطبوعہ مطبع انصاری)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اُمتِ مُسلمہ میں بہت سے جھوٹے دعویدار کھڑے ہوں گے جو یہ دعویٰ کریں گے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مہدی ہیں حالانکہ وہ مہدی نہ ہوں گے۔ مہدویت کا سچا دعویدار وہ ہوگا جس کی صداقت کے ثبوت کے لئے آسمان دو نشان ظاہر کرے گا یعنی چاند اور سورج اس کی سچائی پر گواہ ٹھہریں گے اِس طرح کہ رمضان کے مہینے میں چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات یعنی ۱۳ ماہِ رمضان کو چاند گرہن ہوگا اور اسی رمضان میں سورج گرہن ہونے کے درمیانے دن یعنی ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوگا۔ مہینوں میں سے ماہِ رمضان کی تعیین اور چاند کے لئے پہلی رات کی تعیین اور سورج کے لئے درمیانے دن کی تعیین غیر معمولی تعیین ہے جو انسانی طاقت اور علم اور فہم سے بالا ہے۔

چنانچہ جب وقت آیا تو ایک مدعی نے واقعی ظہور کیا اور دعویٰ کیا کہ مَیں مہدی ہوں اور اِس کے دعوے کے ثبوت کے طور پر دونوں نشان یعنی چاند اور سورج گرہن جس طرح کہ پیشگوئی میں بتائے گئے تھے ظہور میں آئے۔ پس یہ ایک غیر معمولی اور معجزانہ پیشگوئی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہدی کے لئے کی تھی اور جیسا کہ واقعات نے ثابت کیا یہ پیشگوئی اپنے وقوعہ سے قریباً تیرہ صد سال قبل کی گئی تھی۔ یہ پیشگوئی انسانی عقل اور قیافہ اور علم سے بالا ہے۔

پھر یہ پیشگوئی اِس طرح پوری ہوئی کہ وہ عظیم بچہ جو ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا تھا اُس نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر ۱۸۹۱ء میں دنیا میں یہ اعلان کیا کہ وہی موعود مہدی ہے اور اپنے دعوے کی صداقت کے ثبوت کے لئے ہزاروں عقلی اور نقلی دلائل اور آسمانی تائیدات اور اپنی پیشگوئیاں جن میں سے بہت سی اس کے زمانہ میں پوری ہو چکی تھیں اور بہت تھیں جن کے پورا ہونے کا وقت ابھی بعد میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنے والا تھا دنیا کے سامنے پیش کیں۔ مگر وقت
کے علماء نے اس کے دعوے کو جھٹلایا اور انکار
کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی کہ مہدی کے لئے
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی معیّنہ
تاریخوں میں چاند اور سورج کا گرہن بطور علامت
کے بیان کیا تھا چونکہ اس پیشگوئی کے مطابق چاند
اور سورج کو گرہن نہیں لگا اس سے ثابت ہوا کہ
آپؑ اپنے دعوے میں سچے نہیں لیکن وہ قادر
وتوانا خدا جو اپنے وعدہ کا سچا اور اپنے مخلص
عباد کے ساتھ وفا اور پیار کا سلوک کرنیوالا
ہے اس نے عین اپنے وعدہ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق
۱۸۹۴ء کے ماہِ رمضان میں معیّنہ تاریخوں میں
چاند اور سورج کو گرہن کی حالت میں کر دیا اور دنیا
پر یہ ثابت کر دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا خدا اور ہر دو جہاں کا رب بڑی عظمت اور جلال
اور قدرت کا مالک ہے نہ صرف ایک دفعہ بلکہ
یہی نشان رمضان ہی کے مہینہ میں اور عین معیّنہ
تاریخوں پر ۱۸۹۵ء میں دوسری دنیا کو دکھایا۔ تا
مشرق اور مغرب اور پرانی اور نئی دنیا کے لئے
وما الے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے روحانی فرزند حضرت
مرزا غلام احمد صاحبؑ کی صداقت کے گواہ ٹھہریں۔
پس عظیم ہے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے اپنے خدا
سے علم پاکر یہ معجزانہ پیشگوئی فرمائی اور عظیم ہے
آپؐ کا وہ روحانی فرزند جس کے حق میں وہ پوری ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے حضرت
مرزا غلام احمد صاحبؑ کے زمانہ تک اگرچہ کئی پیدا
ہوئے جنہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر ان
میں سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے علاوہ کوئی
بھی ایسا نہیں تھا جس کی مہدویت کی صداقت پر
چاند اور سورج گواہ بنے ہوں۔ یہ ایک بات ہی
اس امر کے لئے کافی ہے کہ آپ ٹھنڈے دل
اور گہرے فکر سے اس مدعی کے دعوے پر غور
کریں جس کا پیغام مَیں آج آپ تک پہنچا رہا ہوں
اور جس کی عظمت اور صداقت پر چاند اور سورج
بطور گواہ کھڑے ہیں۔

سورج اور چاند کی شہادت تو مَیں بیان
کر چکا اب آیئے زمین کی آواز سُنیں وہ کیا
کہتی ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود مہدی معہود
علیہ السلام کی بعثت کی وجہ سے اور آپؑ کی صداقت
کے ثبوت میں زمین پر ایک حیرت انگیز اور محیّر العقول
مادّی اور روحانی انقلاب ہونا مقدّر تھا۔

درحقیقت تمام انقلابات اور تمام تاریخی
تغیّرات اسی ایک انقلاب کے سلسلہ کی مختلف
کڑیاں ہیں جو آپؑ کے دنیا میں مبعوث ہونے کے
ساتھ شروع ہوا تھا اور جو آپؑ کی صداقت کے
ثبوت کے طور پر بطور گواہ کے ہے۔ مزید برآں
یہ سب انقلابات اور انسانی تاریخ کے سب اہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موڑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہیں۔ چند مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔

آپؑ کے دعوے کے وقت مہذب اور فاتح مغربی طاقتوں کے مقابلہ میں کسی مشرقی طاقت کا کوئی وجود نہ تھا لیکن ۱۹۰۲ء میں آپؑ نے دنیا کو یہ بتایا کہ عنقریب مہذب اور فاتح مغربی طاقتوں کے رقیب کی حیثیت میں دنیا کے افق پر ایسی مشرقی طاقتیں اُبھرنے والی ہیں جن کی طاقت کا لوہا مغربی طاقتوں کو بھی ماننا پڑے گا۔ چنانچہ جلد ہی اسکے بعد جنگ روس و جاپان میں جاپان نے فتح پائی اور وہ ایک مشرقی طاقت کے طور پر افقِ دنیا پر نمودار ہوا۔

پھر دوسری جنگِ عظیم میں جب جاپان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تو چین ایک مشرقی طاقت کی حیثیت سے افقِ دنیا پر اپنی پوری مشرقیت اور طاقت کے ساتھ نمودار ہوا اور انسانی تاریخ میں ان ہر دو طاقتوں کے عروج کے ساتھ ایک نیا موڑ آیا جن کے اثرات انسانی تاریخ میں اتنے وسیع اور اہم ہیں کہ کوئی شخص ان سے انکار نہیں کر سکتا ——— اور یہ جو کچھ ہوا الٰہی منشاء اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہوا۔

ہمارے زمانے کا دوسرا اہم واقعہ جس سے قریباً ساری دنیا کسی نہ کسی رنگ میں متاثر ہوئی ہے زارِ روس اور شاہی نظام کی کامل تباہی اور بربادی اور کمیونزم کا برسرِ اقتدار آنا ہے۔ روسی انقلاب کا عظیم سانحہ جس نے دنیا کی تاریخ کا رُخ ایک خاص سمت موڑ دیا ہے بھی آپؑ کی پیشگوئی کے عین مطابق منصۂ ظہور میں آیا۔ آپؑ نے ۱۹۰۵ء میں زارِ روس اور شاہی خاندان اور شہنشاہیت کی کامل تباہی اور زبوں حالی کی خبر دی تھی۔ اور یہ حیرت انگیز اتفاق ہے کہ اسی سال اس پیشگوئی کے چند ماہ بعد ہی وہ سیاسی پارٹی معرضِ وجود میں آئی جو قریباً بارہ تیرہ سال بعد شاہی خاندان اور شاہی نظامِ حکومت کی تباہی کا باعث بنی اور اس کے بعد کمیونزم پہلے روس میں اور پھر دنیا کے دیگر مقامات میں برسرِ اقتدار آیا۔ یہ ایک ایسی کھلی ہوئی بات ہے جس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

زارِ روس کی تباہی اور کمیونزم کا غلبہ اور اقتدار تاریخِ انسانیت کا نہایت دکھ دہ المیہ اور اہم ترین واقعہ ہے جس کے پڑھنے سے گو دل میں درد تو پیدا ہوتا ہے لیکن اسے نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔ دنیا کا کوئی ملک بھی بشمول آپ کے ملک کے اس کے اثر سے بچ نہیں سکا لیکن ہمارے لئے ان تبدیلیوں پر حیران ہونے یا تشویش کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ان تغیرات کی سمت، رفتار اور شدت کے بارے میں ہمیں مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی خبریں دے دی تھیں اور آئندہ اپنے وقت پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ کس طرح یہ تغیرات خدائی ارادے کی تکمیل میں معاون ہوئے۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدیٔ معہودؑ کے زمانہ میں دو طاقتیں ایسی اُبھریں گی کہ دُنیا اُن میں بٹ جائے گی اور کوئی اور طاقت اُن کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ پھر وہ ایک دوسرے کے خلاف جنگ کر کے اپنی تباہی کا سامان پیدا کریں گی۔

لیکن صرف اِس ایک جنگ کے بارے میں ہی پیشگوئی نہیں تھی بلکہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے پانچ عالمگیر تباہیوں کی خبر دی ہے۔

پہلی جنگِ عظیم کے متعلق آپؑ نے فرمایا تھا کہ دنیا سخت گھبرا جائے گی۔ مسافروں کے لئے وہ وقت سخت تکلیف کا ہوگا۔ ندیاں خون سے سُرخ ہو جائیں گی۔ یا آفت یک دم اور اچانک آئے گی۔ اس صدمہ سے جوان بوڑھے ہو جائیں گے، پہاڑ اپنی جگہ سے اُڑا دیئے جائیں گے۔ بہت سے لوگ اس تباہی کی ہولناکیوں سے دیوانے ہو جائیں گے۔ یہی زمانہ زارِ روس کی تباہی کا ہوگا۔ اس زمانے میں کمیونزم کا بیج دُنیا میں بویا جائے گا۔ جنگی بیڑے تیار رکھے جائیں گے اور خطرناک سمندری لڑائیاں لڑی جائیں گی۔ حکومتوں کا تختہ اُلٹ دیا جائے گا۔ شہر قبرستان بن جائیں گے۔

اِس تباہی کے بعد ایک اَور عالمگیر تباہی آئے گی جو اس سے وسیع پیمانے پر ہوگی اور زیادہ خوفناک نتائج کی حامل ہوگی۔ وہ دنیا کا نقشہ ایک دفعہ پھر بدل دے گی اور قوموں کے مقدر کو نئی شکل دے دے گی۔ کمیونزم بہت زیادہ قوت حاصل کرے گی اور اپنی مرضی منوانے کی طاقت اس میں پیدا ہو جائے گی اور وہ وسیع و عریض رقبہ پر چھا جائے گی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا مشرقی یورپ کے بہت سے حصے کمیونسٹ ہو گئے اور چین کے ستر کروڑ باشندے بھی اسی راستے پر چل پڑے اور ایشیا اور افریقہ کی اُبھرتی ہوئی قوموں میں **کمیونزم کا اثر و نفوذ بہت بڑھ گیا ہے۔**

دنیا دو متحارب گروہوں میں منقسم ہو گئی ہے جن میں سے ہر ایک جدید ترین جنگی ہتھیاروں سے لیس اور اِس بات کے لئے تیار ہے کہ انسانیت کو موت و تباہی کی بھڑکتی ہوئی جہنم میں دھکیل دے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری عالمگیر جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا۔ آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آ رہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس کے بارشندے نسبتاً جلد اس تباہی سے نجات پائیں گے اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اس ملک کی آبادی پھر جلد ہی بڑھ جائے گی اور وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور اس میں کثرت سے اسلام پھیلے گا اور وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اس کا وجود مٹانے کی شیخیاں بگھار رہی ہے وہی قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی اور حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید پرستی سے قائم ہو جائے گی۔

شاید آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر و توانا کی باتیں ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔

پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہاء اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتداء ہوگی اور اس کے بعد بڑی سرعت کے ساتھ اسلام ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہوگا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کر لیں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔

اب ظاہر ہے کہ پہلے جاپان اور چین کا پیشگوئی کے مطابق مشرقی طاقت کے رنگ میں افق پر اُبھرنا۔

روس کے شاہی خاندان اور شاہی نظام کی تباہی، اس کی بجائے کمیونزم کا قیام اور سیاسی اقتدار اور پھر دنیا میں اس کا نفوذ بڑھنا۔

پہلی عالمگیر جنگ جس نے دنیا کا نقشہ بدل دیا اور پھر دوسری عالمگیر جنگ جس نے دوبارہ دنیا کا نقشہ بدل دیا ایسے اہم واقعات ہیں جو تاریخ انسانیت میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ سب واقعات اسی طرح ظہور میں آئے جس طرح کہ ان کی پہلے سے خبر دی گئی تھی۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مقصد کو پورا کر کے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان تمام پیشگوئیوں کی اس سے قبل ہی وسیع پیمانے پر اشاعت ہو چکی تھی اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے متعلق جو پیش خبریاں دی گئیں اور نبوت کی گئی ہے وہ بھی ضرور اپنے وقت پر پوری ہوں گی کیونکہ یہ پیش خبریاں ایک ہی سلسلہ کی مختلف کڑیاں ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ اسلام کے غلبہ اور اسلامی صبحِ صادق کے طلوع کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں گو ابھی دھندلے ہیں لیکن اب بھی ان کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوگا اور دنیا کو منور کرے گا لیکن پہلے اس سے کہ یہ واقع ہو ضروری ہے کہ دنیا ایک اور عالمگیر تباہی میں سے گزرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ایسی خونی تباہی جو بنی نوع انسان کو جھنجھوڑ کر رکھ دے گی لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ ایک انذاری پیشگوئی ہے اور انذاری پیشگوئیاں توبہ اور استغفار سے التواء میں ڈالی جا سکتی ہیں بلکہ ٹل بھی سکتی ہیں اگر انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے اور اپنے اطوار درست کرلے۔ وہ اب بھی خدائی غضب سے بچ سکتا ہے اگر وہ دولت اور طاقت اور عظمت کے جھوٹے خداؤں کی پرستش چھوڑ دے اور اپنے رب سے حقیقی تعلق قائم کرے۔ فسق و فجور سے باز آجائے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے لگے اور بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی اختیار کرلے۔ مگر اس کا انحصار تو ان قوموں پر ہے جو اسوقت طاقت اور دولت اور قومی عظمت کے نشہ میں مست ہیں کہ آیا وہ اس مستی کو چھوڑ کر روحانی لذت اور سرور کے خواہاں ہیں یا نہیں؟ اگر دنیا نے دنیا کی مستیاں اور خرمستیاں نہ چھوڑیں تو پھر یہ انذاری پیشگوئیاں ضرور پوری ہوں گی اور دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی مصنوعی خدا دنیا کو موعودہ ہولناک تباہیوں سے بچا نہ سکے گا۔

پس اپنے پر اور اپنی نسلوں پر رحم کریں اور خدائے رحیم و کریم کی آواز کو سنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور صداقت کو قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔

اب میں مختصراً اس روحانی انقلاب کا ذکر کرتا ہوں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ دنیا میں رونما ہونا تھا مگر یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ آپ کی بعثت کے زمانہ میں اسلام انتہائی کس مپرسی اور تنزل کی حالت میں تھا۔ علم مسلمان کے پاس نہ تھا، دولت سے وہ محروم تھے، صنعت و حرفت میں ان کا کوئی مقام نہ تھا، تجارت ان کے ہاتھ سے نکل چکی تھی، سیاسی اقتدار وہ کھو چکے تھے اور حقیقی معنی میں تو دنیا کے کسی حصہ میں وہ صاحب اختیار حاکم نہ رہے تھے۔ اخلاقی حالت بھی ابتر تھی اور شکست خوردہ ذہنیت ان میں پیدا ہو چکی تھی اور پھر ابھرنے اور زندہ قوموں کی صف میں کھڑے ہونے کی کوئی امنگ باقی نہ رہی تھی۔ اسلام کی مخالفت کا یہ حال تھا کہ دنیا کی سب طاقتیں اسلام پر حملہ آور ہو رہی تھیں اور اسلام کو سر چھپانے کے لئے کہیں جگہ نہ مل رہی تھی۔ عیسائیت سب میں پیش پیش تھی اور اسلام کی سب سے بڑی دشمن۔ عیسائی مناد کثرت سے دنیا میں پھیل گئے تھے، عیسائی دنیا کی دولت اور سیاسی اقتدار ان مناد کی مدد کو ہر وقت تیار تھا اور ان کا پہلا اور بھرپور وار اسلام کے خلاف تھا۔ اسے اپنی فتح کا اتنا یقین تھا کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ دنیا میں اعلان کیا گیا کہ

۱۔ براعظم افریقہ عیسائیت کی جیب میں ہے۔

۲۔ ہندوستان میں دیکھنے کو بھی مسلمان نہ ملے گا۔

۳۔ وقت آگیا ہے کہ مکہ معظمہ پر عیسائیت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھنڈا لہرائے گا۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی اپنی حالت یہ تھی کہ ابھی گنتی کے چند غریب مسلمان آپؑ کے گرد جمع ہوئے تھے۔ کوئی جتھہ، کوئی دولت، کوئی سیاسی اقتدار آپؑ کے پاس نہ تھا مگر وہ جس کے قبضۂ قدرت میں ہر شے ہے آپؑ کے ساتھ تھا اور اُسی خدا نے آپؑ سے یہ کہا کہ دنیا میں یہ منادی کر دو کہ اسلام کی تازگی کے دن آگئے ہیں اور وہ دن دُور نہیں جب اسلام تمام ادیانِ عالم پر اپنے دلائل اور اپنی روحانی تاثیروں کی رو سے غالب آئے گا۔

آگے چلنے سے قبل ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے اور ہم تمام مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح ناصری علیہ السلام خدا کے ایک برگزیدہ نبی تھے اور اُن کی والدہ بھی نیکی میں ایک پاک نمونہ تھیں۔ قرآن کریم نے ان دونوں کا ذکر عزّت سے کیا ہے۔ مریم علیہا السلام کو تو قرآن کریم نے پاکیزگی کی مثال کے طور پر پیش کیا ہے اور قرآن کریم میں آپ کا ذکر انجیل کی نسبت زیادہ عزّت کے ساتھ کیا گیا ہے لیکن قرآن کریم اِن دونوں کو معبود ماننے کے کلیسیائی عقیدے کی سختی سے تردید فرماتا ہے۔ یہ بات اور عیسائی کلیسیا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت سے انکار دو ایسے امور ہیں جو اسلام اور عیسائیت کے بنیادی اور اصولی اختلاف ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"مَیں ہر دم اسی فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجب تنگی میں ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کونسا دلی درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنا لیا گیا اور ایک مُشتِ خاک کو ربّ العالمین سمجھا گیا۔ مَیں کبھی کا اِس غم میں فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر و توانا مجھے تسلّی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کیے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا خدائے قادر فرماتا ہے کہ اگر مَیں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسےٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کر دوں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ
دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا
آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھیگا
اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا
اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند
ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے
بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے
اور وہی باقی رہ جائیں جن کے دل
پر فطرت سے دروازے بند ہیں
اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے
محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے
کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام
اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے
مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ
ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت
کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت
قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو
بیابانوں کے رہنے والے اور تمام
تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر
محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔
اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی
رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔
اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب
تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ
کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق
سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی
عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر
ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں
جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹-۸)

اِن زبردست پیشگوئیوں کے بعد تو دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا۔ افریقہ کا وسیع براعظم عیسائیت کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی بجائے اسلام کے خنک اور سرور بخش سایہ تلے جمع ہو رہا ہے۔
ہندوستان میں یہ حالت ہے کہ احمدی نوجوانوں سے بات کرتے ہوئے بھی بڑے بڑے پادری گھبراتے ہیں اور مکہ پر عیسائیت کا جھنڈا لہرانے کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ (انشاء اللہ)
غلبۂ اسلام کے متعلق جو بشارتیں دی گئی تھیں اُن کے پورا ہونے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں مگر جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں ایک تیسری عالمگیر تباہی کی بھی خبر دی گئی ہے جس کے بعد اسلام پوری شان کے ساتھ دنیا پر غالب ہوگا۔ مگر یہ بشارت بھی دی گئی ہے کہ توبہ اور اسلام کی بتائی ہوئی راہیں اختیار کرنے سے یہ تباہی ٹل بھی سکتی ہے اب یہ آپ کے اختیار میں ہے کہ اپنے خدا کی معرفت حاصل کر کے اور اس کے ساتھ سچا تعلق پیدا کر کے خود کو اور اپنی نسلوں کو اس تباہی سے بچا لیں یا اس سے دوری کی راہیں اختیار کر کے خود کو اور اپنی نسلوں کو ہلاکت میں ڈالیں۔
ڈرانے والے عظیم انسان نے خدا اور محمدؐ کے نام پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مندرجہ ذیل الفاظ میں) آپ کو ڈرایا ہے اور اپنا
فرض پُورا کر دیا ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ
آپ کو اپنا فرض پُورا کرنے کی توفیق دے۔ مَیں اپنی
تقریر اس عظیم شخص کے اپنے الفاظ پر ختم
کرتا ہوں :-

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام
طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔
پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی
کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے
ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور
نیز ایشیا کے مختلف مقامات
میں آئیں گے اور بعض اُن میں
قیامت کا نمونہ ہوں گے اور
اِس قدر موت ہوگی کہ خون کی
نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند
چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور
زمین پر اِس قدر سخت تباہی
آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان
پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی
ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر
ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی
آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ
اَور بھی آفات زمین و آسمان
میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔
یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی
نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی
اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے
کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملے گا۔
تب انسانوں میں اضطراب پیدا
ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور
بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے
ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک
ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے
پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ
دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ
اَور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر
ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ
زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوعِ انسان
نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی
ہے اور تمام دل اور تمام ہمت
اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی
گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو
اِن بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔
پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے
غضب کے وہ مخفی ارادے جو
ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر
ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا
كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى
نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور توبہ کرنے
والے امان پائیں گے اور وہ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم
کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے
ہو کہ تم اِن زلزلوں سے امن میں
رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے
اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔
انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ
ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ
وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور
تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔
مَیں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے
زیادہ مصیبت کا مُنہ دیکھو گے۔
اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں،
اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں،
اور اے جزائر کے رہنے والو!
کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں
کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے
دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران
پاتا ہوں۔ وہ واحد و یگانہ ایک
مدت تک خاموش رہا اور اس
کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام
کئے گئے اور وہ چُپ رہا مگر اب
وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ
دکھائے گا جس کے کان سُننے کے
ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔
مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان
کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور
تھا کہ تقدیر کے نوشتے پُورے
ہوتے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس
ملک کی نوبت بھی قریب آتی
جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری
آنکھوں کے سامنے آجائے گا
اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم
خود دیکھ لو گے مگر خدا غضب
میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر
رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا
ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔
اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ
ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین"

پیش خبری

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رود بار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و اِنس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی با حالِ زار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورۂ ہمبرگ

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس
(مبلغ مغربی جرمنی مقیم ہمبرگ)

یہ امر نہایت مسرت اور خوشی کا موجب بنا کہ حضور کوپن ہیگن کی مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے ہمبرگ مشن میں بھی چند روز قیام فرمائیں گے۔ یہ اطلاع ملتے ہی تیاری شروع کر دی گئی۔ ایک طرف مرکز سے بدستور اس سلسلہ میں خط و کتابت کے ذریعہ جملہ انتظامات کی تفاصیل طے پائیں تو دوسری طرف مقامی طور پر ہمبرگ پراونشل گورنمنٹ، مقامی اخبارات سے پریس کانفرنس منعقد کرنے، ایرپورٹ اتھارٹی، پاکستانی کونسل اور جماعتی طور پر حضور کی دعوتِ استقبالیہ کے انتظامات کے سلسلہ میں رابطہ پیدا کیا گیا۔ تمام ضروری امور کو قبل از آمد حضور مکمل کر لیا گیا۔

حضور کی آمد سے قبل دو مقامی اخباروں نے اپنے مختلف پرچوں میں خبر شائع کی۔ تا لوگ آمد سے قبل ہی معزز مہمان کو خوش آمدید کہنے کیلئے اپنے آپکو تیار کر سکیں۔

ان خبروں کا خلاصہ یہ تھا:۔

"احمدیہ مسلم جماعت کا لیڈر خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد جس کا مرکز ربوہ مغربی پاکستان ہے یورپ کے مشنوں کا دورہ کرتے ہوئے ۱۶ر جولائی کو ہمبرگ پہنچیں گے۔ امام عبداللطیف پونے دو بجے اُن کا ایرپورٹ پر استقبال کریں گے۔ ۱/۲ ۴ بجے اُن کے اعزاز میں جماعت کی طرف سے مسجد فضل میں دعوتِ استقبالیہ دی جائے گی۔ ۱۷ر جولائی کو پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے Rathaus میں پونے گیارہ بجے اُن کے اعزاز میں Reception دی جائے گی اور ۲۱ر جولائی کو وہ کوپن ہیگن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد کا افتتاح کریں گے۔"

۱۶ر جولائی کی دوپہر کو پونے ایک بجے احباب جماعت جن میں جرمن اور پاکستانی بھی شامل تھے اپنے محبوب امام کا استقبال کرنے کی غرض سے ایرپورٹ پر پہنچ گئے۔ باقی ہر لمحہ انتظار میں گزرا۔ ہر ایک امام وقت کی صحت و سلامتی کے ساتھ آمد کے لئے اپنے مولیٰ عزّ وجلّ سے دعائیں مانگ رہا تھا۔ آخر وہ گھڑی آن پہنچی جس کی شدت سے انتظار تھی۔ جونہی پیارے امام کا مبارک چہرہ جہاز سے باہر دکھائی دیا فضا نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

یہ چیز مغربی دنیا کے لئے ایک نرالی حیثیت کی تھی۔ سبھی لوگوں نے تعجب اور شوق کے ملے جلے جذبات سے اس نظارہ کو دیکھا۔ ایرپورٹ اتھارٹی نے نہایت ہی تعاون کا ثبوت دیا اور کاروں کو جہاز کے قریب چلے آنے کی اجازت دیدی۔ مصافحہ و معانقہ کے بعد نزدیک کھڑی کاروں میں یہ قافلہ معہ احباب جماعت ۲½ بجے بعد دوپہر مشن ہاؤس میں بخیر و عافیت پہنچ گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور ایدہ اللہ کی مشن ہاؤس میں تشریف آوری اور پروگرام

کھانے اور آرام وغیرہ کے بعد ۵ بجے شام اصل پروگرام کے لئے جونہی حضور ایدہ اللہ اندرون خانہ سے باہر تشریف لائے ٹیلی ویژن کی ٹیم اور فوٹو گرافروں نے آپ کو ہالے میں لے لیا۔ حضور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے اور پروگرام تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو خاکسار (بشیر احمد شمس) نے کی بعد ازاں تلاوت شدہ آیات کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی خاکسار نے ہی پڑھ کر سنایا ——— مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے آمدہ مہمانوں کا آپس میں تعارف کرایا۔ اس موقع پر مرکزی گورنمنٹ اور پاکستان کونسل کے نمائندگان بھی موجود تھے جنہوں نے باری باری حضور کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد جماعت ہمبرگ کی طرف سے برادرم عبدالغفور Graprentheim جرمن احمدی مسلم نے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں حضور کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ نیز خلافت احمدیہ سے دلی وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کو اپنی کامل وفاداری اور تعاون کا بھی یقین دلایا۔

جواب ایڈریس از حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

تشہد کے بعد فرمایا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو جرمن زبان میں ایڈریس نہیں کر سکتا۔ جرمنی میں میں نے کئی مہینے گزارے ہیں لیکن اسے ایک لمبا عرصہ ہو چکا ہے۔ ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۸ء کے درمیان میں یہاں آتا رہا ہوں اور کچھ جرمن زبان بھی میں نے سیکھی تھی۔ اب میں جب جرمنی میں آیا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں گویا اپنے ہی ایک ملک سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُڑ کر دوسرے اپنے ملک میں آگیا ہوں۔ اور مَیں آپ سب کا جنہوں نے میرے لئے بہت سے الفاظ پیار، محبت اور احترام کے استعمال کئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ صرف اپنی جماعت کا ہی نہیں بلکہ اس جرمن گورنمنٹ کا خاص طور پر جن کے نمائندے یہاں بیٹھے ہیں ——— مَیں ایک پیغام آپ کے کانوں تک پہنچانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسلام کے معنی ہی امن کے ہیں اور مسلمان وہ ہے جو کسی کو بھی دُکھ نہیں پہنچاتا۔ ہر ایک کو سُکھ پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اور ہر ایک کا دُکھ دُور کرتا ہے۔ اس لئے میرے دل میں آپ سب کی بڑی خیر خواہی ہے اور مَیں ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اِس قوم کو اور دوسری قوموں کو بھی اس ایٹمی تباہی سے جو سروں پر منڈلا رہی ہے محفوظ رکھے۔ اس تباہی سے بچنے کا ایک نسخہ مَیں آپ کو بتا سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کریں۔ کیونکہ اِس وقت خدا غضب میں ہے اگر آپ اُسے راضی نہ کریں گے تباہ ہو جائیں گے۔

دوسری بات مَیں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ آج امام صاحب (چوہدری عبداللطیف صاحب) کی لڑکی کی شادی ہے اس موقعہ پر مَیں امام صاحب اور آپ کو اِس کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام نے عورت کے حقوق کی اِتنی حفاظت کی ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ چودہ سو سال میں عورت نے ہر ایک قسم کی قربانی دیکر جو حقوق حاصل کئے ہیں اسلام نے پہلے سے یہ دیدیئے ہیں۔ اس سے بھی کہیں زیادہ۔ اس لئے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر ایک کو تم میں سے عورت کے حقوق کے متعلق معلومات حاصل کرنی چاہئیں اور عورتوں کو بھی چاہیئے کہ مَردوں کو مجبور کریں کہ وہ انہیں اُن کے حقوق کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں تا عورت وہ تمام حقوق حاصل کر سکے جو اس کا پیدائشی حق ہے اور جو ایک مرد بعض دفعہ اُسے دیتا نہیں۔

آخر میں آپ سب کا دوبارہ شکریہ۔ جماعت کا بھی اور باہر سے آنے والوں کا بھی۔ اور میری یہ دُعا ہے کہ آپ سب کو اللہ تعالیٰ اپنی شناخت کی توفیق بخشے۔ (آمین)

اِس کے بعد قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک حضور نے تمام احباب کو مصافحہ اور گفتگو کا انفرادی طور پر موقعہ دیا۔ اُن کے حالات سُنے اور انہیں مفید مشورے بھی دیئے۔

اہم شخصیتیں

دعوتِ استقبالیہ میں علاوہ ممبرانِ جماعت کے جن چیدہ احباب نے شرکت کی ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) Dr. Sieg ڈائرکٹر کارپوریشن ——— نمائندہ سنٹرل گورنمنٹ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) نمائندہ لوکل کارپوریشن Mr. Franz

(۳) پاکستان کونسل جنرل Mr. Binder

(۴) سیرالیون کونسل Mr. Brachwoldt

(۵) سیکرٹری Miss Kerrutt "

(۶) مسٹر حسینی البانیا کا Industrialist

(۷) مسٹر حسن ولاڈی ایرانی۔ خدا بھلا کرے ان کا کہ انہوں نے اس موقعہ پر مفت عاریتاً قالین حسبِ ضرورت فراہم کئے۔

(۸) ڈاکٹر (میڈیسین) دُھون۔ جنہوں نے حضرت المصلح الموعودؓ کے علاج کے سلسلہ میں ۱۹۵۵ء میں خدمت کی۔

(۹) مسٹر عبدالحمید Dunger (جرمن احمدی) باوجود معذور ہونے کے حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔

(۱۰) مسٹر خلیل Stommel (جرمن احمدی) قریباً ۳۰۰ میل سے زیارت کیلئے حاضر ہوئے۔

(۱۱) مسٹر سعید Kretzschmar (جرمن احمدی) قریباً ۴۰۰ میل سے زیارت کیلئے حاضر ہوئے۔

نیز مشن ہاؤس کی صفائی وغیرہ میں ہاتھ بٹایا۔

رخصتانہ

استقبالیہ دعوت کے اختتام پر مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی صاحبزادی امۃ المجید صاحبہ کے رخصتانہ کا بھی پروگرام تھا۔ ان کا نکاح محمد نذیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن سیرالیون کے ساتھ گزشتہ سال ربوہ میں پڑھا گیا تھا ——— ہر قسم کی مصروفیات سے فارغ ہو کر حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ نے چوہدری صاحب کی بیٹی کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے (آمین)۔

پراونشنل گورنمنٹ کی طرف سے استقبالیہ

۱۷ر جولائی کو پونے گیارہ بجے پراونشنل گورنمنٹ کی طرف سے Rathaus میں گورنمنٹ ایڈوائزر مسٹر Birchholtz نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں Reception دی جس میں حضور کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر، مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب، مسٹر عبدالکریم ڈنکو (جرمن احمدی) اور خاکسار نے شرکت کی۔ آدھ گھنٹہ تک حضور مختلف امور پر گورنمنٹ کے نمائندہ سے گفتگو فرماتے رہے۔

دعوتِ ولیمہ

۱۷ر جولائی کی دوپہر کو محمد نذیر احمد صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں حضور نے مع دیگر احباب کے شرکت فرمائی۔

پریس کانفرنس

۱۷ر جولائی کو چار بجے شام ہمبرگ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Atlantic ہوٹل میں حضور نے ایک زبردست کانفرنس منعقد کی جس میں کوئی پینتیس ۳۵ کے قریب مختلف اخبارات اور نیوز ایجنسیز کے اہم نمائندگان نے شرکت کی جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) جرمن نیوز ایجنسی کے دو نمائندے

(۲) Conti Press

(۳) United Press

(۴) ریڈیو کے تین نمائندے

(۵) سیکنڈری سٹینڈرڈ ایجوکیشن پروگرام کا ایک نمائندہ۔

(۶) "Die Welt" جرمنی کے ایک اہم ترین اخبار کا نمائندہ۔

(۷) Bild Zeitung کا نمائندہ

(۸) کیتھولک نیوز ایجنسی۔

(۹) پروٹسٹنٹ نیوز ایجنسی۔ تین فوٹو گرافر

(۱۰) دو نمائندے مختلف جرمن اخبارات

ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ کانفرنس جاری رہی۔ حضور نے پریس سٹیٹمنٹ دینے کی بجائے سوال و جواب کے سلسلہ کو پسند فرمایا۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں :-

سوال۔ جرمنی اور یورپ میں آپ کے کس قدر ممبر ہیں ؟

جواب۔ ہم نے تعداد تو نہیں گنی۔ تعداد کے لحاظ سے تھوڑے ہیں۔ مگر ہماری یہ رائے ہے کہ ہم نے جرمنی میں گہرا اثر پیدا کیا ہے اور یقین رکھتے ہیں کہ ہم بہت سے مزید ممبر بنا لیں گے۔

سوال۔ یہ کیسے ہوگا ؟

جواب۔ جرمن قوم کے قلوب کو فتح کر لینے سے اور دلوں کو تب ہی فتح کیا جا سکتا ہے جب کسی تعلیم کی خوبیوں پر پوری اطلاع ہو۔ اور اسلام کی ہر تعلیم اپنے اندر خوبی رکھتی ہے۔

سوال۔ اس دفعہ کے سفر میں آپ کا جرمن قوم کے متعلق کیا نظریہ ہے ؟

جواب۔ جرمن لوگ بڑے بے تکلف اور بڑے کھلے دل والے ہیں۔ انسان ان کے ساتھ جلدی دوست بن جاتا ہے۔ نیز حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پریس کانفرنس میں یہ چیز بڑے زوردار الفاظ میں فرمائی کہ میں تیس سال کے بعد ایک بڑا روحانی تغیر دنیا میں رونما ہونے والا ہے۔ اگر دنیا نے اپنی اصلاح نہ کی تو تباہ ہو جائیں گے۔ اور جو باقی بچیں گے وہ اسلام میں پناہ لیں گے۔

نوٹ :- اس پریس کانفرنس پر ایک نوٹ اسی شمارہ میں کسی اور جگہ ملاحظہ فرمائیں دیگر پریس کانفرنسوں کا بھی ذکر موجود ہے۔

یہ پریس کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب رہی۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے کئی بار خوشنودی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا اظہار فرمایا۔

جماعت ہمبرگ کی طرف سے دعوت

۱۷ر جولائی کی شام کو مقامی جماعت نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں کھانے کی دعوت دی جس میں حضور ایدہ اللہ نے مع قافلہ شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایک عدد قیمتی ٹائم پیس بھی پیش کیا گیا جسے حضور نے ازراہ نوازش قبول فرمایا۔

انگوٹھی الیس اللہ و تذکرہ

نماز مغرب و عشاء سے فراغت کے بعد حضور نے ممبران کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر حاضر احباب کو گفتگو کرنے کا ارشاد فرمایا۔ گفتگو کے دوران ممبران کے تاریخ پیدائش کے لحاظ سے تذکرہ میں سے الہامات نکال کر اس کا جرمن زبان میں ترجمہ کروا کر باری باری حضور نے ممبران کو دیا۔ حضور کی یہ بات کئی لحاظ سے ممبران کے لئے مزید ترقی ایمان کا موجب بنی۔ اسی ضمن میں "الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ" کی اصل انگوٹھی جو حضرت مسیح موعودؑ نے بنوائی تھی اور اس وقت حضور کے ہاتھ میں تھی حضور نے اسے اتار کر اس کا پس منظر بیان فرمایا نیز ممبران کو اسے بوسہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ اس پر تمام حاضر احباب نے باری باری اسے بوسہ دیا۔

ٹیلیویژن و اخبارات

یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ پہلے روز کی تقریب میں ٹیلی ویژن ٹیم بھی موجود تھی۔ اس نے حضور ایدہ اللہ کے علاوہ تقریب کے مختلف مناظر کے فوٹوز لئے چنانچہ یہ پروگرام ۱۷ر جولائی کی شام کو ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا جس میں خاص طور پر حضور کو تقریب میں تشہد پڑھتے ظاہر کیا گیا اور ساتھ ہی حضور کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ یہ پروگرام صرف ہمبرگ میں ہی نہیں بلکہ سارے شمالی جرمنی میں دکھایا جاتا ہے۔ گویا اس لحاظ سے اگر زیادہ نہیں تو ۸۰ فیصد آبادی کو اسلام و احمدیت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ ٹیلی ویژن بنا۔

ہمبرگ میں بڑے اخبارات چار ہیں اور چاروں نے ہی حضور ایدہ اللہ کی آمد کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں خبریں اور اس پر مضامین شائع کئے۔ نہ صرف مضامین بلکہ بڑے سائز کے حضور کے فوٹوز بھی شائع کئے۔ اور خاص طور پر پریس کانفرنس کو تو اخبارات نے بہت اہمیت دی اور بڑے اچھے انداز میں فوٹوز کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کیا۔ گویا اس طرح ان اخبارات کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ کی شخصیت، آپ کا پیغام امن، خدا تعالیٰ سے عدم تعلق کی بنا پر عظیم تباہی کی تنبیہ وغیرہ کا کثیر آبادی کو علم ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے دور رس نتائج ظاہر ہوں گے۔ مگر اس کا ایک فوری اثر یہ ہوا کہ حضور ایدہ اللہ جب ایک سٹور میں کچھ خریدنے کے لئے تشریف لے گئے، تو دکانداروں نے فوراً آپ کو پہچان لیا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے فوٹو کھچوانے کی ایک حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ میرے فوٹو کو دیکھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ کے لوگ اندازہ لگائیں گے کہ میری کیا پوزیشن ہے۔ اگر حضور ایدہ اللہ کا صرف پیغام لوگوں تک پہنچتا تو شاید اتنا اثر نہ ہوتا جتنا کہ اب آپ کے فوٹوز دیکھ کر یا بالمشافہ طور پر گفتگو کرنے سے ہوا ہے۔

(۲) حضور کی پریس کانفرنس کے کئی اثرات و نتائج میں سے ایک پہلو یہ بھی ہے۔ ہمبرگ میں ملی افغان بنک کے مینیجر کو کئی احباب نے مشن کے ٹیلیفون کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ٹیلیفون کیا کہ وہ انہیں اسلام و احمدیت کے بارہ میں مزید معلومات مہیا کرے۔ اُسے چونکہ پورا علم نہ تھا لہذا اُس نے ہمیں ٹیلیفون کیا۔ مکرم چوہدری صاحب نے اُسے مشن سے متعلقہ معلومات بہم پہنچائیں۔ اس پر اُس نے حضور سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا جسے حضور نے منظور فرمایا۔ چنانچہ ۹ بجے شام مینیجر صاحب مع سابق مینیجر صاحب حاضر ہوئے۔ حضور سے ملاقات کے دوران مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی جس کا اُس کی طبیعت پر نہایت خوشگوار اثر ہوا۔

ڈاک کا باقاعدگی سے مرکز میں بھجوانے کا احساس

۱۹ جولائی کی صبح کو حضور کو علم ہوا کہ کافی دنوں کی ڈاک جمع ہو چکی ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ آج اکٹھے بیٹھ کر سارا پچھلا کام ختم کرنا ہے۔ حضور بنفس نفیس نو بجے دفتر میں تشریف فرما ہوئے۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اور خاکسار (بشیر احمد شمس) حضور کے ساتھ کام میں مصروف ہو گئے بارہ بجے دوپہر تک سارا کام ختم کر کے گزشتہ ڈاک کو حضور نے اپنی نگرانی میں پوسٹ کروایا۔

فوٹوگرافی

۱۹ جولائی کو ظہر و عصر کی نماز سے فراغت کے بعد ڈرائیور کی خواہش پر حضور نے اُس کے ساتھ فوٹو کھنچوا کر اُسے عنایت فرمایا۔ حضور نے اس دوران ایک نیا کیمرہ بھی خریدا تھا۔ اس موقعہ پر حضور نے خود بھی اپنا کیمرہ لا کر فوٹو گرافی کا شوق فرمایا اور مختلف فوٹوز احباب کی خواہش کے مطابق انہیں عنایت فرمائے۔ ممبران نے اس پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا بلکہ ایک ممبر نے تو حضور سے یہاں تک کہا کہ ہمارا امام صرف خلیفہ ہی نہیں، ایک اچھا فوٹو گرافر بھی ہے ——

اسی طرح حضور مختلف اوقات میں سیر و تفریح کے لئے بھی باہر تشریف لے جاتے رہے۔

بیعت

اس عرصہ قیام میں دو اشخاص نے حضور ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور باقاعدہ طور پر جماعت میں شامل ہو گئے۔ الحمد للہ۔ اُن میں سے ایک معزز عرب ہے اور دوسری ایک عورت جس کا خاوند پہلے ہی سے احمدی ہے۔ یہ عورت جرمن ہے۔ حضور نے اس کا اسلامی نام "راضیہ مارٹن" تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو نئے احمدیوں کو ثبات بخشے اور ایمان میں برکت دے۔ (آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیاریٔ کوپن ہیگن

حسب پروگرام ۱۹ر جولائی کی رات کو ہمبرگ سے کوپن ہیگن روانگی تھی حضور نے تیاری کا ارشاد فرمایا اور سامان کی تیاری کی خود نگرانی فرماتے رہے۔ بعد میں حضور نے سفر کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا فرمائی اور یہ قافلہ ساڑھے نو بجے ریلوے سٹیشن ہمبرگ پہنچا۔

اتفاق سے گاڑی لیٹ ہوگئی۔ کافی دیر تک حضور کو سٹیشن پر انتظار کرنا پڑی۔ ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت مضمر ہوتی ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ احباب حضور کی روانگی کی اطلاع پاتے پاتے سٹیشن پر پہنچ گئے۔

گاڑی کی انتظار میں حضور احباب سے گفتگو فرماتے رہے آخر گیارہ بجکر پانچ منٹ پر گاڑی سٹیشن پر آن پہنچی اور حضور مع قافلہ ہسپانیہ ایکسپریس کے ذریعہ کوپن ہیگن کے لئے روانہ ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا چار روزہ دورۂ ہمبرگ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ اس دورہ کے دور رس نتائج پیدا فرمائے اور سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی بہتر رنگ میں اسلام و احمدیت کی خدمت کی توفیق بخشے (آمین)

احباب جماعت سے اس بارہ میں دعا کی درخواست ہے ۔

حقیقی مذہب کی علامت

اٹیلانٹک ہوٹل ہمبرگ میں جو پریس کانفرنس کانفرنس منعقد کی گئی تھی اس میں ایک سوال کے جواب میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سچے مذہب کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ماننے والوں کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو۔ جس مذہب کا تعلق خدا سے نہیں وہ حقیقی مذہب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مذہب کی غرض ہی یہ ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کرے۔

نیز حضور نے فرمایا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس وقت یہ نشان صرف اسلام میں پائی جاتی ہے۔ اور صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو انسان کو خدا سے ملا دیتا ہے۔

اس کے ثبوت کے لئے حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بنیادی چیلنج جو حضورؑ نے قبولیتِ دعا کا دنیا کو دیا ہوا ہے پریس کے نمائندگان کے سامنے پیش فرمایا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا انگلستان میں ورود اور حضور کی مصروفیات

(مکرم جناب بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن)

میرے اس مضمون کا مقصد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ انگلستان کی ترتیب وار تاریخ بیان کرنا نہیں۔ اس موضوع پر بالفصل میں تفصیلی مضامین آچکے ہیں دورۂ یورپ سے متعلق یہ میرے ذاتی اور بعض دوستوں کے تاثرات ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد یہ پہلا دورہ غیر ممالک تھا۔ انگلستان میں احمدی احباب کی ایک کثیر تعداد موجود ہے انہوں نے حضور اقدس کو خلافت سے قبل نہ صرف دیکھا ہوا تھا بلکہ بہت سارں کو حضور کی شاگردی کا بھی شرف حاصل تھا۔

حضور اقدس مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۷ء کو لندن ایئرپورٹ پر تشریف لائے۔ ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب ایئرپورٹ پر استقبال کیلئے جمع تھے۔ ایئرپورٹ کی تاریخ میں غالباً اتنی کثرت اور جوش سے نعرہ ہائے تکبیر بلند نہ کئے گئے ہونگے جتنے حضور کی تشریف آوری کے موقع پر بلند کئے گئے۔

ایک بات جس کا اظہا متعدد دوستوں نے کیا یہ تھا کہ جتنے دوستوں نے حضور اقدس کو خلافت کے بعد ایئرپورٹ پر پہلی بار دیکھا۔ ہر شخص کو حضور کے چہرہ پر ایک نور اور روشنی نظر آئی جو خداداد تھی اور جس نے ہر شخص کا دل موہ لیا۔ اور اس بات پر پختہ ایمان و ایقان پیدا ہوا کہ خلافت کا انتخاب اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اور جس کو وہ اس منصب پر قائم کر دیتا ہے اس کے چہرہ پر ایک ایسا نور پیدا کر دیتا ہے جو قلوب کو اپنی طرف کھینچے۔ اور اس طرح خلیفہ کی محبت لوگوں کے دلوں میں جاگزیں کر دیتا ہے۔

ایک انگریز کا تاثر

حضور اقدس کا پروگرام لندن میں اتنا معروف تھا کہ اگر ایک عام آدمی اتنی مشقت کرتا تو اس کی طبیعت میں چڑچڑاپن اور بیزاری کا احساس پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتا۔ لیکن باوجود اتنی مصروفیت کے حضور کے چہرہ پر سدا بہار مسکراہٹ، اطمینان اور سکینت ہر وقت قائم رہتی تھی۔ مجھ سے ایک انگریز بنک مینجر نے جس کو حضور سے ملنے کا شرف ملا یہ بات بیان کی کہ اس نے اپنی پوری زندگی میں کسی شخص کے چہرہ پر اتنی رونق، اطمینان اور سکینت نہیں دیکھی۔

حضور اقدس کے لندن کے صرف ایک دن کے کام کی ایک جھلک مندرجہ ذیل ہے۔ مثلاً ہم ایک دن یعنی جمعہ مورخہ ۲۰ جولائی کو ہی لیتے ہیں۔

حضور جمعرات کی رات کو ایک بجے تک احباب جماعت میں تشریف فرما رہے۔ ان کے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ ان کو نصائح کیں اور ارشادات سے نوازا۔ صبح ۴ بجے مسجد میں نماز فجر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔ اور مجھے خود پہریداروں نے بتایا کہ حضور کی خواب گاہ میں ۳ بجے شب روشنی ہو گئی تھی۔ گویا بمشکل دو گھنٹے سونے کو ملے۔ نماز فجر کے بعد غالباً کچھ دیر آرام فرمایا ہوگا۔ ۷ بجے صبح ناشتہ کی تیاری۔ ۸½ بجے ملاقاتیں شروع ہو گئیں جو ایک بجے تک جاری رہیں۔ ہر شخص سے اُٹھ کر ملنا، اُن کی باتیں سُننا، ہر ایک کو مشورہ سے نوازنا کوئی آسان کام نہیں۔

ایک سے اڑھائی بجے تک کے وقت میں نمازِ جمعہ کی تیاری، کھانا وغیرہ سب کچھ شامل ہے۔ ۲½ بجے سے ۲½ بجے تک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور پھر احباب کے جھرمٹ میں کچھ دیر تشریف فرما رہے شام کو ۷ بجے وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں جماعتی دعوت استقبالیہ میں شرکت فرمانے کے لئے ٹاؤن ہال تشریف لے گئے اور قریباً ۱۲۰۰ افراد سے مصافحہ فرمایا۔ رات کے ۹½ بجے تک کھانے سے فارغ ہو کر اہم ترین تقریر فرمائی۔

واپس مشن ہاؤس تشریف لا کر پھر ملاقاتیں اور احباب کی محفل میں تشریف فرما رہے۔

یہ تھا حضور کا معمول جب تک حضور انگلستان میں مقیم رہے۔ کیا کوئی شخص اتنا وقت دے کر Cheerful رہ سکتا ہے؟ ہر شخص اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا جواب سوچ سکتا ہے لیکن اس تمام کوفت کے باوجود حضور کا اس طرح پُر مسرت چہرہ، اطمینان و سکینت ہرگز خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان کے سوا ممکن نہیں۔

پھر بعض باتیں خواہ بظاہر چھوٹی نظر آئیں لیکن اُن کے اظہار سے اس عظیم شخصیت کی محبت اور شفقت کے بے پایاں سمندر کا اندازہ ہوتا ہے۔ خاکسار کی بیٹی جمیلہ حضور کے قیام کے دنوں میں بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہو گئی۔ مجھے طبعی طور پر بے حد گھبراہٹ تھی۔ میں نے شام کے وقت حضور کی خدمت میں دُعا کے لئے عرض کیا۔ حضور نے بڑے وثوق سے فرمایا فکر نہ کرو۔ بچی کو اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے گا۔ اُس رات بچی ایک رنگ میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھی۔ آکسیجن ٹنٹ میں ساری رات رہی۔ اگلے دن صبح حضرت بیگم صاحبہ نے مجھ سے بچی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت کے متعلق دریافت فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضور کی جب بھی رات کو آنکھ کھلتی تھی تمہاری بچی کے لئے دعا کرتے تھے اور یہ حالت ساری رات رہی۔ بچی کو خدا تعالیٰ نے حضور اقدس کی دعاؤں کے طفیل معجزانہ زندگی عطا فرمائی اور اب تندرست اور صحت مند ہے۔ ایک طرف اتنا مصروف پروگرام اور دوسری طرف جماعت کے ایک ادنیٰ ترین خادم کی بچی کے لئے اتنی دعا۔

بچے کے کان میں اذان

ایک دن جب کہ دن بھر ایک سیکنڈ بھی حضور کو آرام نہ مل سکا تھا۔ سارا دن مصروفیت رہی شام کو ایک دوست میرے پاس آئے اور کہا کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اس کے کان میں اذان دلانی ہے آپ میرے ہاں چلیں۔ میں نے کہا کہ یہاں بڑی مصروفیت ہے، آج تو مشکل ہے کل یا پرسوں وقت نکال کر چلیں گے۔ کچھ دیر بعد حضور چند منٹ کے لئے نیچے تشریف لائے۔ یہ شخص بھی موجود تھا اس نے حضور کی خدمت میں بچے کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی کہہ دیا کہ حضور اگر بچے کے کان میں اذان دیں تو بڑا احسان ہوگا۔ حضور کا سارا دن بہت ہی مشغول گزرا تھا اور اس وقت بھی ضروری کام کے سلسلہ میں تشریف لائے تھے لیکن ایک احمدی دوست کی درخواست رد نہ فرمائی۔ مجھے اُسی وقت حکم فرمایا کہ کار تیار کرو میں اس کے ساتھ جاؤں گا۔ سب تو حیران ہو ہی گئے مگر جس دوست نے درخواست کی تھی اس کا مُنہ کُھلا کا کُھلا رہ گیا۔ اس کے تو وہم و گمان میں نہ تھا کہ خدا تعالیٰ کا خلیفہ اس کے بچے کو یہ سعادت بخشے گا۔

حضور کا بار بار انکسار اور فروتنی کا اظہار یہاں لوگوں کے دلوں پر جادو کا اثر کر گیا۔

آکسفورڈ کی جماعت کے ایک دوست نے ۱۰ شلنگ کا نوٹ حضور کے سامنے کیا کہ اس پر حضور دستخط فرما دیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمہارے نوٹ پر کیوں دستخط کروں۔ اس پر اپنی جیب سے دس شلنگ کا نوٹ نکال کر اس پر دستخط فرمائے۔ اب کیا تھا دوستوں نے جیب سے نوٹ نکالنے شروع کئے۔ لیکن حضور نے کسی کے نوٹ پر دستخط کرنے کی بجائے اپنے پاس جتنے نوٹ تھے اُن پر دستخط کر کے لوگوں کو دے دیئے۔

انہی باتوں کا نتیجہ تھا کہ جماعت کے ہر فرد کے دل میں حضور کی بے پایاں محبت قائم ہو گئی۔ حضور اقدس کی روانگی پاکستان کا نظارہ لندن مشن کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ صبح سے ہی لوگ جوق در جوق مشن ہاؤس کے وسیع و عریض لان میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ ہر دل مغموم اور اُداس تھا۔ میں نے کتنے ہی لوگوں کو بچوں کی طرح روتے دیکھا۔

۵ بجے مشن ہاؤس سے روانگی کا وقت مقرر تھا حضور اقدس ۴ بجے لان میں تشریف لائے احباب قطار میں کھڑے ہو کر مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل کرنے لگے۔ ٹیپ ریکارڈر پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ ظلہا کی مشہور نظم ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہو مری جان خدا حافظ و ناصر

خوش الحانی سے بار بار سنائی جا رہی تھی۔ بعض لوگ تو مصافحہ کے وقت بلک بلک کر روتے جاتے تھے گویا اُن کا شفیق باپ اُن سے جُدا ہو رہا ہے۔ کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو پُرنم نہ تھی۔ خود حضور بھی اِس نظارہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور اجتماعی دُعا کے وقت حضور کے ضبط نے بھی خیر باد کہہ دیا۔ حضور اس طرح روئے گویا اپنے حقیقی بچّوں کو چھوڑے جا رہے ہوں۔ محبّت کے اس سمندر کا اندازہ اِس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے ایک بارہ سالہ بچّے نعیم احمد کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔

حضور کے رخصت ہونے کے بعد ہم مشن ہاؤس واپس آئے۔ لیکن اب وہی مشن ہاؤس جس میں پچھلے تین ہفتے عید کی سی رونق اور گہما گہمی تھی اب سنسان اور کاٹنے کو دَوڑتا تھا۔

جو کام کہ مبلّغین کی دس سال کی اَن تھک اور لگاتار محنت نہ کر سکی وہ خدا تعالےٰ کے پیارے خلیفہ نے تین ہفتہ میں کر دکھایا۔

حضور اقدس کی شخصیّت سے صرف احمدی ہی متأثر نہ ہوئے بلکہ غیر بھی یکساں متاثر ہوئے۔

ہڈرسفیلڈ میں حضور صرف چند گھنٹے ٹھہرے وہاں کے پریذیڈنٹ کمال الدین امینی صاحب نے مجھے ایک خط میں لکھا کہ:۔

"ہمارے شہر کے معزّزین جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بابرکت مسکراتا ہؤا چہرہ دیکھا ہے بہت متأثر ہوئے ہیں اور آج تک حضور کی تعریفیں کر رہے ہیں۔ ہمارے ہمسایہ میں ایک انگریز عورت ہے اس کا بیان ہے کہ مَیں نے اپنی گزشتہ ساٹھ سالہ زندگی میں اِس محلّہ میں ایسا نورانی چہرہ اور ایسی رونق نہیں دیکھی جیسی حضور کی آمد پر تھی۔"

اخبار ٹائمز جو انگلستان بلکہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا اخبار ہے، نے لکھا:۔

"At 57 Caliph Ahmad is gentle of manner and has a Kind Smile."

ستاون سال کے حضرت خلیفۃ (المسیح) احمد نہایت اچھے اخلاق اور ایک مہربان مسکراہٹ کے مالک ہیں۔"

غرضیکہ حضور اقدس کا یہ دَورہ انتہائی بابرکت، کامیاب اور یورپ کے احمدیوں کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہؤا ہے۔

"تحریک جدید" خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھائیے!

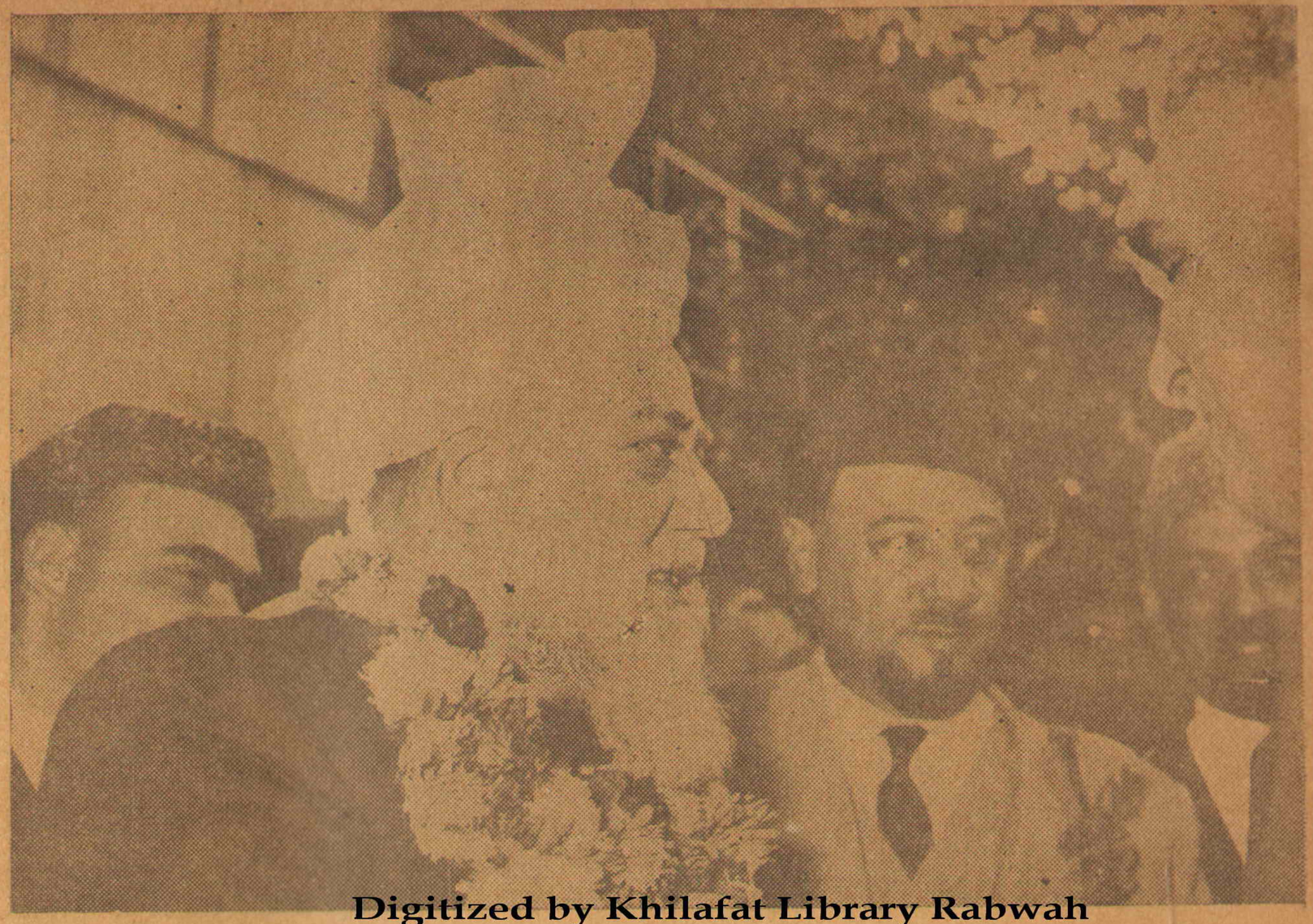

لندن ایئرپورٹ پر

At the London Air Port

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تصویر بھی لندن ایئر پورٹ پر ھی لی گئی تھی

This picture was also taken at the London Air Port

Digitized by Khilafat Library Rabwah

↑

ھڈرز فیلڈ مین پریس کانفرنس کے بعد
جماعت کے دوستوں کے ساتھ
حضور کی یہ تصویر لی گئی

After the Press Conference at Huddersfield

←

لندن میں نئے احمدیہ مشن ھاؤس کی
بنیاد کے لئے حضور ایک اینٹ پر
دعافرما رہے ھیں

Hazrat is praying on the first brick he laid in the foundation of the new Mission House to be built in London.

احمدیہ مسلم مسجد ہیگ۔ہالینڈ۔
میں حضور خطبہ ارشاد
فرما رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

A Friday sermon at the Ahmadiyya Mosque at Hague, Holland.

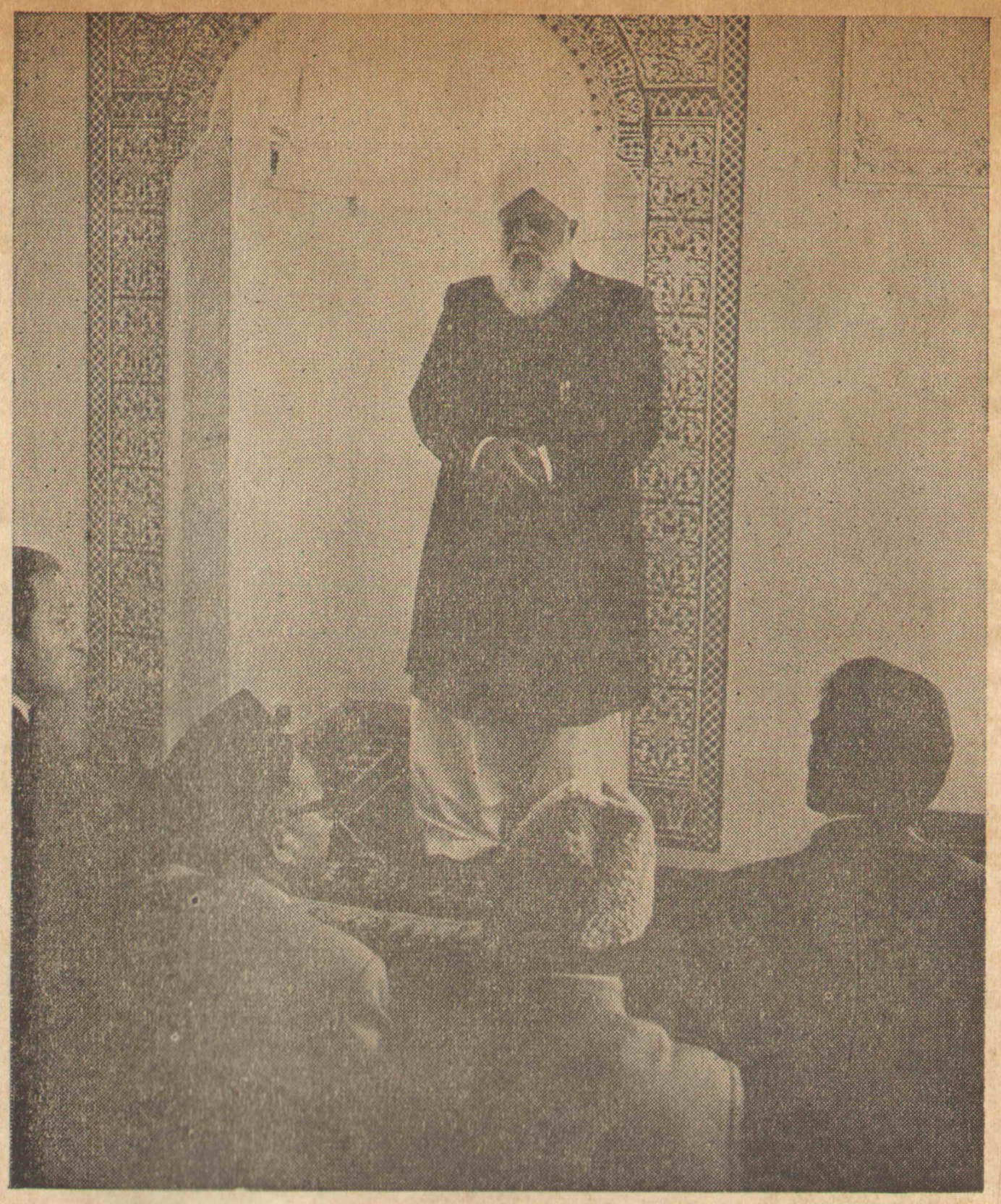

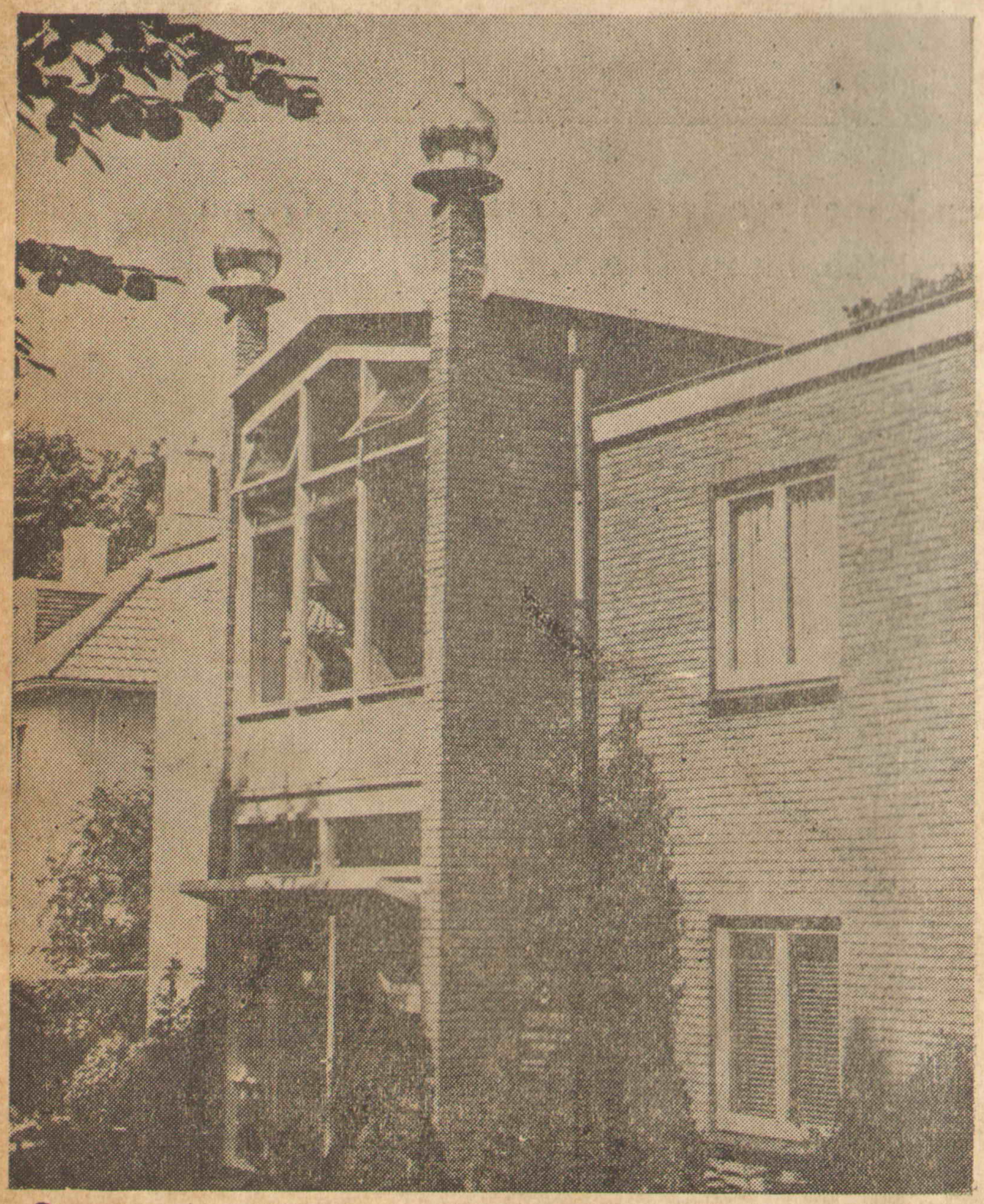

احمدیہ مسجد ۔ ہیگ ۔ ہالینڈ

Ahmadiyya Mosque, the Hague,
Holland

حضور کوپن ہیگن (پرانا شہر) کی میئر کو قرآن کریم کا تحفہ پیش فرمارہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

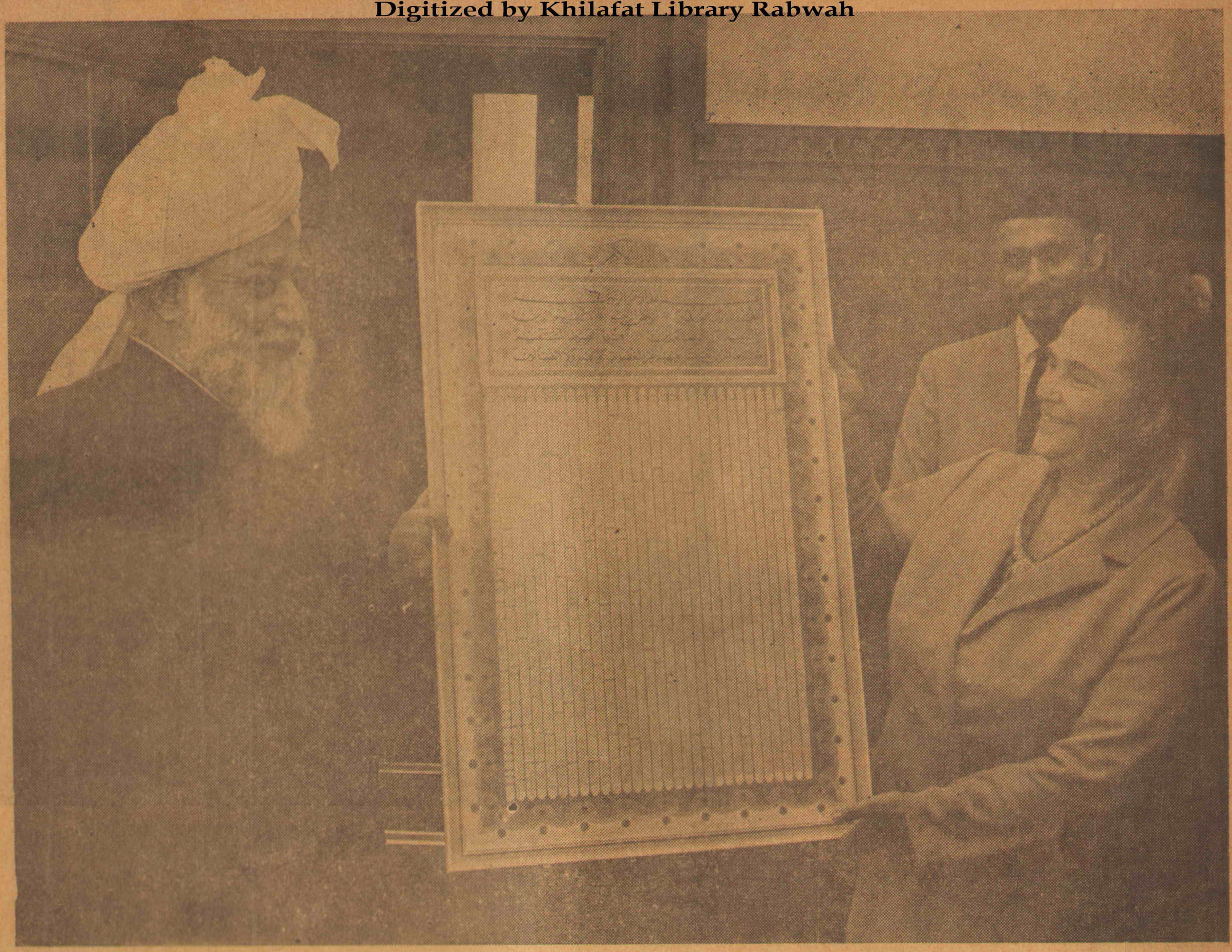

Mayoress of old city of Copen Hagen receiving a Framed Holy Quran from Hazrat Khalifatul Masih.

حضور گلاسگو میں ایک احمدی
دوست کے ہمراہ

Hazrat posed with a member of the Jamaat at Glasgow

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ یورپ

(فرانکفرٹ میں قیام)

(از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرانکفرٹ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پاکستان سے دورۂ یورپ پر روانہ ہونے کے بعد پہلی منزل فرانکفرٹ (مغربی جرمنی) تھی۔ اس اعتبار سے فرانکفرٹ کی جماعت کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلے زیارت کرے یہاں حضور کا قیام نہایت مختصر تھا اور عملاً ہمیں صرف ایک دن مل سکا۔ چنانچہ جو پروگرام مرتب کیا گیا تھا وہ اسی ایک دن میں جو اتوار کا دن تھا پورا کرنا پڑا۔ پروگرام کے بڑے تین حصے تھے۔ احباب جماعت کی ملاقات، اجتماعی کھانا اور استقبالیہ۔ اسی ترتیب سے یہ تینوں حصے انجام پذیر ہوئے۔

ملاقاتیں

احباب جماعت کی دلی خواہش کے پیش نظر خاکسار نے حضور کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ احباب الگ الگ ملاقات کرنا چاہتے ہیں جسے حضور نے ازراہ شفقت منظور فرما لیا۔ ملاقات کرنے والوں کی فہرست ایک مستعد دوست مرزا محمود احمد صاحب کو دے دی گئی جو ہر ملاقات کرنے والے کو ترتیب کے ساتھ اندر بھیجتے جاتے تھے۔ ملاقات کے کمرے میں حضور کے ہمراہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور خاکسار موجود تھے۔ کل ۲۷ دوستوں نے ملاقات کی جن میں سات جرمن، ۴ عرب، ۱۶ پاکستانی اور ایک اطالوی دوست تھے۔ اس دوران میں حضور نے بالخصوص جرمن احباب کو جو متعدد نصائح فرمائیں اور جن ارشادات سے نوازا ان کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

ایک جرمن نوجوان مسٹر محمود اسمٰعیل زوئش (Mahmud Ismail Ozelech) سے دورانِ گفتگو فرمایا:-

"قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے کتاب مکنون بھی قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کا یہ پوشیدہ حصہ صرف ان پر کھلتا جاتا ہے جو اپنے پیدا کرنے والے رب سے پیار کرتے اور اس کے نتیجہ میں اس کے پیار سے حصہ لیتے ہیں جو اس امر کا ثبوت ہوتا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ یہ لوگ خود بھی زندہ ہیں اور روحانی روشنی سے حصہ پاکر زندہ خدا کو دیکھ چکے ہیں۔"

نیز فرمایا:۔ "اب آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اس موجودہ نسل کے نوجوان طبقہ کو اسلام سے روشناس کرائیں یعنی اس نوجوان طبقہ کو جس سے آپ تعلق رکھتے ہیں انہیں کچھ علم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے اور وہ خود کس طرف لیجائے جارہے ہیں اور کہ یہ تباہی و بربادی کا راستہ ہے کیونکہ خدائی پیشگوئیوں میں تو یہ پہلے سے بتایا جاچکا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ نسل ہی سب سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھے گی۔ اگر یہ تباہی ۱۰۔۱۵ یا ۲۰ سال کے بعد آئے تو بڑی عمر کے لوگ تو اُس وقت تک اپنی طبعی موت مرچکے ہوں گے اور وہ اس تباہی کا سامنا نہیں کریں گے۔ مگر اس نوجوان طبقہ کا اکثر حصہ ضرور اس کا سامنا کرے گا۔ اگرچہ ان میں سے بعض چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جائیں گے تاہم سب سے زیادہ متاثر آجکل کا نوجوان طبقہ ہی ہوگا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو بچائیں۔ ہمیں اپنی طرف سے ان کو اس مصیبت سے نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

جرمن قوم

اس موقعہ پر نوجوان مذکور نے حضور سے عرض کیا کہ حضور دعا فرمادیں۔

حضور نے جواب میں فرمایا:۔ "میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں۔ جرمن قوم کے متعلق میرے دل میں بڑی قدر کے جذبات ہیں جو اُس وقت پیدا ہوئے جب میں طالب علمی کے زمانے میں یہاں آیا تھا۔ میں آپ لوگوں کو بالکل اپنے بھائیوں کی طرح سمجھتا ہوں اور میرے خیال میں ہمیں اس قوم کو بچانے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے انہوں نے پہلے ہی بہت مصیبت کا سامنا کیا ہے۔ پہلی جنگِ عظیم میں ان کو تکلیف اٹھانی پڑی۔ پھر انہیں Inflation کے ایام میں مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت سے لوگوں کو علم نہیں ہے کہ ۱۹۲۷ء میں کیا گزری۔ اس وقت جرمن قوم نے Inflation اور اقتصادی زبوں حالی کے لئے یہودیوں پر الزام دیا۔ اُس وقت تمام کی تمام دولت پانی کی طرح بہہ گئی۔ پھر انہوں نے ہٹلر کی حکومت کے ایام میں تکلیف اٹھائی۔ اور پھر ایک اور جنگ کی مصیبت دیکھی اور اب وہ امریکی اثر کے ماتحت اخلاقی اعتبار سے اذیت اٹھا رہے ہیں۔ میں آجکل کے لوگوں کو اخلاقی لحاظ سے اس معیار پر نہیں دیکھتا جس پر کہ مجھے یہ اُس وقت نظر آتے تھے۔ ان دونو وقت کی حالتوں میں بڑا فرق ہے۔

اسپرانتو میں قرآن کریم کا ترجمہ

ایک اطالوی اسلام اور سلسلہ سے محبت رکھنے والے دوست ڈاکٹر ایطالو کیوسی (Dr. Italo Chiussi) جو ایک اطالوی انشورنس کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں نے حضور سے ملاقات کی۔ ابتدائی گفتگو میں حضور نے ان کے خاندانی حالات، ان کے وطن اٹلی اور جزیرہ سسلی جو کسی وقت سارے کا سارا مسلمانوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آباد تھا کے متعلق اور پھر اسلام سے ان کی دلچسپی کے متعلق دریافت فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے انشورنس کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر کی بھی وضاحت چاہی۔ پھر اٹلی کے شہر وینس کی انشورنس کی تاریخ پر مشتمل ایک کتاب حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کی۔ اسی طرح انہوں نے ایک مصوّر کتاب فرنکفرٹ کی گذشتہ ۵۰ سالہ تاریخ پر مشتمل پیش کی۔ حضور کچھ دیر تک اسے ملاحظہ فرماتے رہے۔ گوئٹے ہاؤس دیکھ کر فرمایا کہ مَیں نے اسے اُس وقت دیکھا تھا جبکہ مَیں آکسفورڈ سے چند دنوں کے لئے یہاں آیا تھا۔ اُس وقت یہ اپنی پُرانی عمارت میں تھا اور اسی پُرانے فرنیچر سے مزیّن تھا جو گوئٹے استعمال کیا کرتا تھا۔ ڈاکٹر موصوف نے بتایا کہ اب عمارت کی دیواریں تو نئی بن چکی ہیں مگر فرنیچر وہی ہے۔

حضور فرمایا:۔ "مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اسلام پر ہماری جماعت کی طرف سے لکھی ہوئی مزید کتب کا مطالعہ کریں۔ مثلاً دیباچہ قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی۔"

ڈاکٹر کیوسی:۔ "مَیں ضرور پڑھوں گا اور یہ کتب تو پہلے ہی میرے پاس موجود ہیں۔ مگر اس وقت مَیں ایک اور اہم کام میں مصروف ہوں۔ یعنی مَیں قرآن کریم کا "اسپرانتو" (Esprantu) زبان میں ترجمہ کر رہا ہوں۔"

حضور:۔ یہ ایک بہت بڑا مشکل اور نازک کام ہے۔"

ڈاکٹر کیوسی:۔ "حضور میری اس بارے میں مزید رہنمائی فرماویں۔"

حضور نے فرمایا:۔ "قرآن کریم کا جب ہم اردو میں بھی ترجمہ کرتے ہیں تو مشکل یہ پڑتی ہے کہ ایک عربی لفظ کے سات یا آٹھ یا بعض دفعہ دس یا بارہ معانی ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں کسی جگہ یہ ایک معنی میں اور دوسری جگہ یہ دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہوتا ہے۔ پس کسی آیت کا اصل معنی معلوم کرنے کے لئے عربی زبان کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ اس سے زیادہ مشکل امر یہ ہے کہ کئی مقامات پر تمام کے تمام معانی مراد ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایک لفظ یا ایک چھوٹی سی آیت در اصل کئی مختلف مضامین کو بیان کر رہی ہوتی ہے اور مترجم کے لئے ان تمام معانی کے عوض ایک ہی لفظ لانا عملاً ناممکن ہے۔"

ایک جرمن فیملی مسٹر محمود خالد زیبر (Mr. Mahmud Khalid Sieber) مسز محمودہ خالد زیبر اور اُن کی بھاوج مسز یولیا (غیر مسلم) ملاقات کے لئے آئے۔ حضور نے دریافت فرمایا:۔

"آپ کیا کاروبار کرتے ہیں؟"

مسٹر زیبر:۔ "مَیں قالینوں کا کاروبار کرتا ہوں اور اسی سلسلہ میں اسلام سے میرا پہلا تعلق پیدا ہوا۔"

حضور نے تبسم سے فرمایا "تو گویا آپ قالینوں پر سے ہوتے ہوئے مسجد میں پہنچ گئے۔"

مسٹر زیبر:۔ "یہ مسجد ایک خوبصورت مقام ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے فرمایا: "یہ تو صرف ایک علامت کے طور پر ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ یہاں انشاء اللہ گرجاؤں کی نسبت مسجدوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ بشرطیکہ یہ قوم اس وقت تک کلّی طور پر تباہ ہونے سے بچ گئی۔ اور مجھے تو اِس امر کا خوف ہے کیونکہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس کے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ ایک پیشگوئی یہ بتاتی ہے اور اس نے تو گویا آئندہ کے حالات کی تصویر کھینچ کر رکھ دی ہے کہ تیسری جنگ میں بعض مقامات ایسے ہو جائیں گے جہاں آبادیوں کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ نہ صرف یہ کہ ان حصّوں سے انسانی آبادی ہی معدوم ہو جائے گی بلکہ پرندے، مویشی اور مچھر تک نہ رہیں گے۔ گویا ہر قسم کی حیات کا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔ کوئی آدمزاد اِس قوم یا ساری دنیا کو نہیں بچا سکتا۔ قوم کے بچنے کی صرف ایک ہی اُمید ہے کہ وہ اپنے خالق اور تمام جہانوں کے رب کے ساتھ صحیح قسم کا تعلق پیدا کر لیں۔ مگر یورپ کے رہنے والے اِس قسم کی باتوں پر کب کان دھرتے ہیں۔ وہ ابھی ایسی چیزوں کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مجھے اس کی تشویش بہت زیادہ ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں جو یہ نہیں چاہتے کہ دنیا مصیبت کا مُنہ دیکھے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ یہاں کے رہنے والے لوگوں کی آنکھیں کھولیں۔

قرآن کریم ایک بہت عظیم الشان کتاب ہے اس کا ترجمہ آپ کے پاس موجود ہے مگر ہم ابھی بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ نہیں کر سکے۔ یہ کتب قرآن کریم کے معانی کی تفسیر ہیں۔ اور یہ نہایت ضروری چیز ہے۔ کیونکہ یہی تفسیر ان مشکلات کا حل ہیں جو آج دنیا کو درپیش ہیں۔ جب تک آپ کو ان کتب کے مضامین سے اطلاع نہیں ہوتی آپ اس عظیم الشان کتاب کی عظمت اور حسن و جمال کو نہیں سمجھ سکتے۔ بہت سے لوگ جو یہاں ہیں اور اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں وہ صرف نام کے عیسائی ہیں کیونکہ اگر وہ پُرانے اور نئے عہدنامہ کو غور سے پڑھیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں موجود ہیں۔ دونوں عہدنامے مکمّل شریعت ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ ان کی تعلیم مکمّل نہیں ہے اور یہ کہ تم ایک ایسے آنے والے کا انتظار کرو جو مکمّل شریعت لائے گا۔

اس نئی شریعت لانے والے کی آمد کے بارے میں تو دونوں صحیفے متفق ہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ وہ ہے کون؟ اس موضوع پر ہمیں بحث کرنی چاہیئے۔ یہاں کے عیسائیوں کو اپنے مذہبی سرداروں کو اس امر کے لئے تیار کرنا چاہیئے تا فیصلہ ہو کہ وہ موعود کون ہے جس کی حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ نے خبر دی۔ جہاں تک خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعلق ہے وہ تو خود فرماتے ہیں کہ ان کی شریعت مکمّل نہیں۔ پھر وہ مکمّل شریعت لانے والا کون ہو سکتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک جرمن نوجوان مسٹر والٹر ہلز نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے مشرف بہ اسلام ہوا۔ حضور نے اس کا نام ناصر محمود رکھا۔ اسے حضور نے مندرجہ ذیل نصائح فرمائیں :-

"ہم میں اور دوسرے لوگوں میں فرق یہ ہے کہ ہم ایک زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں جو ہماری دعاؤں کو سنتا اور شرفِ قبولیت بخشتا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس خدا سے ذاتی تعلق پیدا کریں اور اس تعلق کے پیدا کرنے کے لئے رنگ، نسل یا قوم کا کوئی امتیاز نہیں۔ خدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔"

استقبالیہ میں حضور کا خطاب

استقبالیہ کی تقریب میں حضرت اقدس نے فرانکفرٹ کی جماعت کے سپاسنامے کے جواب میں جو تقریر انگریزی میں فرمائی اس کے متن کا پورا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"معزز حضرات و خواتین!

میں جماعت فرانکفرٹ کا بہت ممنون ہوں اس استقبالیہ سپاسنامے کے لئے جو اُن کی طرف سے اِس اجلاس میں پڑھا گیا ہے۔ اسی طرح ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو کچھ وقت خرچ کر کے یہاں آئے ہیں اور اس طرح مجھے ذاتی طور پر متعارف ہونے کا موقع دیا ہے۔

میری فرانکفرٹ میں یہ پہلی آمد نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے بھی یہاں آ چکا ہوں۔ اُس وقت میں ایک طالبعلم تھا۔ اور اگرچہ میرا یہاں قیام بہت مختصر تھا مگر میرے ذہن میں اُس وقت کے فرانکفرٹ کے طالبعلم بچوں کی یاد اب تک تازہ ہے۔ میں نے انہیں سادہ، خوش وضع اور محنتی پایا۔ مجھ پر جو تاثر انہوں نے پیدا کیا وہ بہت گہرا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سالہا سال گزر جانے کے بعد بھی وہ ابھی تک قائم ہے۔ اِسوقت وہی بچے میرے سامنے آزمودہ کار اور جہاندیدہ شرفاء کی صورت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے ان سے دوبارہ مل کر خوشی ہوئی ہے۔ گویا ایک اعتبار سے میں کہہ سکتا ہوں کہ میں آپ کو پہلے ہی جانتا ہوں۔ میں آپ سے دوبارہ مل کر خوش ہوں۔ بالخصوص اس لئے کہ مجھے آج یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ اس خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح و مہدی موعود اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی کے متعلق کچھ بتاؤں۔ انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ان کو اِس آخری زمانہ کا مصلح بنا کر مبعوث کیا گیا ہے اور ان کے سپرد ایک خاص کام کی سرانجام دہی اور ایک خاص نصب العین کا حصول کیا گیا ہے۔

انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ یقین اور وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ آخر کار کامیاب ہوں گے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ باوجود ہر قسم کی عداوت اور مخالفت کے جس کا اُن کو سامنا کرنا پڑے گا وہی کامیاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں گے۔ مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ اُن کا دعویٰ خود
انہی کے الفاظ میں پیش کروں۔ وہ فرماتے ہیں:۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے
مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ
خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ
میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے
اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص
کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔
اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں
کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور
وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی
ہو گئی ہیں اُن کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ
روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے
نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں
اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر
داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار
ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض
قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں۔
اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور
چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم
کے شرک کی آمیزش سے خالی
ہے جو اَب نابود ہو چکی ہے اس
کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا
لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت
سے نہیں ہو گا بلکہ اُس خدا کی طاقت
سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے
....." (لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

یہ مختصراً وہ دعویٰ ہے جو سلسلہ احمدیہ اسلامیہ
کے مقدس بانیؑ نے کیا۔ آپؑ نے اِس بات کا بھی اعلان
کیا کہ دنیا نے اپنے خدا کو بُھلا دیا ہے اس لئے خدا تعالیٰ
نے چاہا ہے کہ دنیا کے سامنے اپنی ہستی کا ثبوت دے
اس لئے اُس نے اپنے مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے۔ خدا تعالیٰ
کی ہستی اور قدرت کا ثبوت دینے کے لئے انہیں بہت سے
نشانات دیئے گئے۔ آپؑ کی صداقت کے دلائل اس
شان کے ہیں کہ کوئی دوسرا مذہب اُن کا مقابلہ نہیں
کر سکتا۔ خدائی نشانات اور معجزات جو آپؑ کے
ذریعے ظاہر ہوئے وہ اس قدر واضح، خارق عادت
اور کثرت سے ہیں کہ وہ اپنی کمیت اور کیفیت کے اعتبار
سے تمام دوسرے مذاہب کے انبیاء کے معجزات
سے بڑھ کر ہیں۔ اب یہ کوئی معمولی دعویٰ نہیں تھا۔
آپؑ کے پاس کوئی مادی ذرائع نہیں تھے۔ آپؑ خلوت
پسند اور تنہا تھے۔ آپؑ کا کوئی دوست وغیرہ نہیں
تھا۔ حتّٰی کہ آپؑ کو خود اپنے گاؤں میں کوئی نہیں جانتا
تھا۔ مگر جونہی آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا
اور آپؑ کو نبوت کی چادر پہنائی گئی آپؑ کی زندگی
میں ایک انقلاب برپا ہوا جس کے ساتھ آپؑ کے
عروجِ کمالِ روحانی کا ایک نیا دور شروع ہو گیا۔
آپؑ کے لائے ہوئے پیغام اور آپؑ کے عملی
نمونے کے طفیل خدا تعالیٰ نے آپؑ کو ایسے پیروکار
دیئے جنہوں نے عہد کیا کہ وہ یہ پیغام اس کرۂ ارضی

کے ایک ایک گھرانے تک پہنچا کر دم لیں گے۔ ایسے پیروکار اِس وقت دنیا کے ہر براعظم میں پائے جاتے ہیں۔ ہر دن جو طلوع ہوتا ہے تو وہ جماعت کو مضبوط تر اور وسیع تر مقام پر دیکھتا ہے۔ کسی مذہب کو یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ مقابل پر آئے اور ان دعاوی کا مقابلہ کرے جو دراصل خدائی چیلنج ہے جو نصف صدی سے دُنیا کو دیا جا رہا ہے۔

مَیں حضرت مسیح موعود اور مہدیؑ کے تیسرے جانشین کے طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول اور حضرت مسیح موعودؑ آپؐ کے روحانی فرزند ایک زندہ طاقت ہیں۔ آپؐ کا چیلنج جو آج تک کسی کو بھی قبول کرنے کی توفیق نہیں ہوئی اب بھی قائم ہے۔ اگر دوسرے مذاہب کے رہنما اس چیلنج کو قبول کر لیں تو دنیا کو اسلام کی صداقت کے قدیم المثال اظہار کو مشاہدہ کرنے کا موقع مل جائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل فرمائے اور آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی توفیق بخشے"۔

یورپ سے حضور ایدہ اللہ کے پیغامات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ کے دوران پاکستانی احمدیوں کو بالعموم اور اہل ربوہ کو بالخصوص اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھا اور مختلف مواقع پر اپنے نہایت محبت بھرے پیغامات سے نوازا۔ سلام کے پیغام تو اکثر آئے لیکن ان کے علاوہ بھی حضور پُرنور کی طرف سے بعض اہم پیغامات موصول ہوئے۔

جب مسجد نصرت جہاں کا افتتاح ہوا تو حضور نے مکرمہ و محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مبارکباد کا تار موصول ہونے پر احمدی خواتین کے نام پیغام میں فرمایا کہ "دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس حصہ میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا مرکز بنا دے"۔

حضور پُرنور نے خدام الاحمدیہ کے نام پیغام میں فرمایا "اللہ تعالیٰ آپ سب کو کما حقہٗ خدمتِ سلسلہ کی توفیق دے اور ایثار اور قربانی کی روح اس رنگ میں آپ کے اندر پیدا کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ اور اسکے قائم کردہ دین کی خاطر دیوانہ وار تبلیغ اور نفس کے جہاد کیلئے میدان میں اُتر آئیں اور سب کا وجود مجسم رحمت اور برکت بن جائے"۔ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے اختتام پر حضور نے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کے نام پیغام میں فرمایا کہ "ہم ایک غریب جماعت ہیں باتنخواہ مبلغ رکھ کر قیامت تک ہمارا کام ختم نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر ہم سب تبلیغ کے جہاد کیلئے صدق دل سے کمربستہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ضرور ہماری حقیر کوششوں کو نوازے گا"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمبرگ میں ایک دلکش شام

سترہ جولائی کو نماز عشاء کے بعد حضور نے مسجد میں ہی فرداً فرداً احباب سے ملاقات فرمائی۔ ایک جرمن دوست جو ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے حضور سے ملے۔ ان کی تاریخ پیدائش سولہ نومبر ہے اور حضور کی بھی یہی تاریخ پیدائش ہے۔ جب اس جرمن دوست کو اس بات کا پتہ چلا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اگرچہ عمر میں تفاوت ہے۔ وہ جرمن دوست ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے تھے اور حضور ۱۹۰۹ء میں لیکن اس کے باوجود چونکہ مہینہ اور تاریخ ایک ہی ہے اس لئے وہ جرمن دوست بہت خوش ہوئے۔

حضور نے تذکرہ میں سے ۱۸۸۶ء کا ایک الہام جرمن زبان میں ترجمہ کرکے انہیں لکھ کر بطور تحفہ پیش کیا۔ وہ الہام یہ ہے:۔

"خدا تجھے نہیں بھولیگا اور فراموش نہیں کرے گا"

اس پر دوسرے دوستوں نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں بھی انکے سالِ پیدائش یا اگر ممکن ہو تو یوم پیدائش یا پیدائش کے مہینے کے کسی الہام کا ترجمہ کرکے دیا جائے چنانچہ حضور نے متعدد دوستوں کی اس خواہش کو پورا کیا۔ مختلف دوستوں کے لئے جو الہامات نکال کر دیئے گئے وہ یہ تھے:۔

عبدالکریم ڈنکر:۔ اَللّٰہُ وَلِیُّکَ وَرَبُّکَ۔

ٹی ڈے مان:۔ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ

سعید کرسٹشمیر:۔ خدا نکلنے کو ہے یعنی خدا ان پانچوں نوروں سے اپنا وجود دکھائے گا۔

عبدالغفور گرین تھین:۔ لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔

خلیل سٹوبل:۔ اِنَّ اللّٰہَ یَحْمِلُ کُلَّ حَمْلٍ۔

ان صاحب کو حضور ایدہ اللہ نے اپنے دستخط فرما کر اپنی ایک تصویر بھی عنایت کی۔

ناصرہ گرین تھین:۔ زندگی بابرام ہو جانا پہلی زندگی ہے

اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی اصل انگوٹھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنوائی تھی وہ بھی دکھائی اور حضور نے دوستوں کو ارشاد فرمایا کہ اس انگوٹھی کو بوسہ دیں۔

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ یہ انگوٹھی جو ایک کپڑے میں بندھی رہتی ہے اور اس کپڑے کے ساتھ ہی حضور انگشت مبارک میں پہنتے ہیں جب اُتاری گئی اور اس کا کپڑا الگ کیا گیا تو ایک جرمن دوست نے نہایت محبت اور اخلاص سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہ کپڑا انہیں مل جائے تو وہ بہت ممنون ہوں گے۔ چنانچہ حضور نے انگوٹھی پر بندھا ہوا کپڑا اُن صاحب کو دے دیا۔

یہ شام اتنی دلکش اور حسین تھی کہ ہمبرگ کی فضا معلوم نہیں کب پھر ایسی شام پیش کر سکے گی اور جو لوگ اس مجلس میں موجود تھے وہ تو عمر بھر اس کے حسن سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے اور اپنی روحانی پیاس بجھانے کی کوشش کرتے رہیں گے +

ہالینڈ میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ اسلام ہالینڈ)

مرکز سے جب یہ خبر موصول ہوئی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسجد ڈنمارک کے افتتاح کے لئے بنفس نفیس تشریف لائیں گے اور اس موقع پر یورپ کی جماعتوں کا بھی دورہ فرمائیں گے تو جماعت میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ خاص سرکلر لیٹرز کے ذریعہ نزدیک و دور کے تمام افرادِ جماعت کو اس مبارک خبر سے آگاہ کر دیا گیا اور مسجد میں خاص اجلاس بلا کر ضروری تیاری شروع کر دی گئی۔

مشن ہاؤس کی عمارت کے اندر اور باہر قابلِ عمل کئے گئے اور ضروری صفائی وغیرہ کروائی گئی نیز باغ کی تزئین کے لئے پھولوں کے مزید پودے لگائے گئے۔ مسجد کے سامنے سڑک کے کنارہ پر موٹریں پارک کرنے کے لئے حکامِ متعلقہ سے خاص اجازت حاصل کی گئی۔ چنانچہ اس محکمہ کی طرف سے مسجد کے سامنے روغن کے ساتھ ایک جگہ مخصوص کر دی گئی۔ مسجد کے باغ میں خیمہ جات لگانے کے لئے پولیس کے حکام سے ملاقات کر کے اجازت حاصل کی گئی اور دو خوشنما رنگین خیمہ جات نصب کئے گئے۔

پریس کی تیاری کے لئے مشن کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کے حالات پر مشتمل ایک مختصر سا پمفلٹ ترتیب دیا گیا۔ اور اسے پہلے صفحہ پر حضور کی تصویر کے ساتھ چھپوایا گیا۔ علاوہ ازیں ایک خوبصورت دعوت نامہ جو دو ورقہ تھا ڈچ اور انگریزی زبان میں تیار کیا گیا۔ حضور کی آمد کی خبر پریس میں ارسال کرتے ہوئے تیار شدہ پمفلٹ ساتھ بھجوایا گیا تاکہ انہیں حضور کے مقام اور آپ کے دورہ کی اہمیت کا صحیح طور پر علم ہو سکے۔ اس خط کا پریس میں پہنچنا تھا کہ اخبارات میں حضور کے ہالینڈ تشریف لانے کے پروگرام کی خبریں شائع ہونے لگیں۔

مورخہ ۱۴ جولائی ۶۷ء بروز جمعۃ المبارک وہ مبارک گھڑی آن پہنچی جس کا جماعت کو کئی دنوں سے انتظار تھا۔ جملہ حاضر ممبران چھ عدد کاروں لیکر جلوس کی صورت میں ایمسٹرڈم ایئرپورٹ پر جا پہنچے۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہالینڈ نے ہوائی مستقر والوں سے مل کر پہلے سے ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاص استقبال کا انتظام کر رکھا تھا۔ چنانچہ کمپنی کی طرف سے جماعت کو ہوائی جہاز کے قریب تک پہنچنے کی بھی اجازت مل گئی۔ ہوائی کمپنی کے نمائندے ہم لوگوں کو ساتھ لیکر ایک بڑے راستہ پر سے ہوتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمرۂ انتظار میں پہنچ گئے۔ چونکہ استقبال کے لئے لوگ زیادہ ہو گئے تھے اور ان سب کو ہوائی جہاز تک نہیں لے جایا جا سکتا تھا اس لئے یہاں پر دو گروپ بنا دیئے گئے۔ ایک حصّہ وہیں محوِ انتظار رہا اور دوسرا حصّہ ہوائی جہاز کی فرودگاہ کی طرف روانہ ہوا۔

ہالینڈ میں دنیا کی جدید ترین ایئرپورٹ پر حضور کا استقبال

ہالینڈ کی دنیا میں جدید ترین ایئرپورٹ کا حال ہی میں افتتاح ہوا ہے۔ ہر کام مشینوں سے انجام پاتا ہے۔ سامان کو اِدھر سے اُدھر لے جانے کے لئے خاص قسم کے پٹے چلتے ہیں اور کسی کو بوجھ اٹھانا نہیں پڑتا۔ علاوہ ازیں لوگوں کو بھی وہاں پر چلنے کی زیادہ ضرورت نہیں پڑتی۔ لوگ چلتے ہوئے فرش پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایک کنارے سے دوسرے کنارے پہنچ جاتے ہیں۔ ہم لوگ بھی کئی زینے اور گیلریاں عبور کرتے ہوئے ایک ایسے ہی چلتے ہوئے فرش کی طرف نکل آئے۔ کمپنی کے نمائندگان کی رہنمائی میں ہمارا گروپ بھی اس چلتے ہوئے فرش پر کھڑا ہو گیا اور چند لمحوں بعد ہی ہم دوسرے کنارہ پر تھے۔ اب ہم لوگ جہاز سے آنے والے راستہ کے سرے پر کھڑے تھے۔ سب لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر حضور کو تلاش کر رہے تھے۔ ہوائی جہاز گیلری کے ساتھ لگ چکا تھا۔ آخر سامنے کی طرف سے حضور پُرنور کا چہرۂ مبارک دکھائی دیا اور قافلہ کے افراد نمودار ہوئے۔ جماعت کے لئے گویا عید کا چاند نظر آ گیا۔ مکرم امام صاحب سب سے پہلے آگے بڑھے اور السلام علیکم کہا اور معانقہ و مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں دیگر افراد نے اھلاً وسھلاً و مرحبًا کہتے ہوئے حضور کا استقبال کیا اور شرفِ معانقہ و مصافحہ حاصل کیا۔

مستورات نے بڑھ کر محترمہ بیگم صاحبہ حضرت امیر المومنین و محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کرتے ہوئے گرمجوشی سے خوش آمدید کہا اور حضور انور کی خدمت میں السلام علیکم کہا۔ جماعت کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ حضور کو گھیرے میں لئے ہم سب اس طرح روانہ ہوئے جیسے چاند اپنے ہالے میں ہو۔ سب دوست فرحاں و شاداں کمرۂ انتظار کی طرف بڑھے جہاں ایک دوسرا گروپ انتظار کی گھڑیاں گن رہا تھا اور بار بار سر اُٹھا اٹھا کر حضور کی آمد کا منتظر تھا۔ جونہی حضور اور افرادِ قافلہ وہاں پہنچے دوسرے گروپ نے بھی گرمجوشی سے استقبال کیا اور حضور سے معانقہ و مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کیا۔

حضور نے چند منٹ تک انتظار گاہ میں قیام فرمایا اور اپنے خدام سے باتیں کرتے رہے اسی اثناء میں ایئرپورٹ کے پریس کے نمائندگان آ پہنچے۔ اجازت حاصل کرنے کے بعد حضور کی تصاویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُتاریں۔ اور چند منٹ بعد ہی ریڈیو ہالینڈ پر حضور کی آمد کی خبر سارے ملک میں نشر ہو گئی۔

ایئرپورٹ سے فارغ ہونے پر ہم لوگ کاروں کا قافلہ لے کر مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ وہ لوگ جو ایئرپورٹ پر نہ جا سکے تھے مسجد میں آپ کے منتظر تھے۔ حضور کے موٹر سے اُترنے پر یہ ہجوم بھی آپ کی طرف بڑھا اور السلام علیکم اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور اھلاً و سھلاً و مرحبًا کہتے ہوئے حضور کا استقبال کیا۔

نمازِ جمعہ

اب جمعہ کا وقت ہو رہا تھا۔ حضور نے کھانے سے پہلے جمعہ پڑھانا پسند فرمایا۔ چنانچہ ہمارے ڈچ احمدی بھائی Mr. Omar Huybrechts نے پہلی اذان دی اور لوگ جمعہ کے لئے تیار ہو گئے۔ مسجد میں اس قدر بھیڑ ہو گئی کہ مزید ایک آدمی کے لئے بھی گنجائش نہ تھی۔ باقی افراد کے لئے مسجد سے ملحقہ ہال میں نماز کے لئے انتظام کیا گیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ پڑھایا۔

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیتِ قرآنیہ وانّہٗ لقرآنٌ کریم۔ تنزیلٌ من رب العٰلمین کی تشریح بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت شریفہ میں کتاب الٰہی کی چار صفات بیان ہوئی ہیں یعنی قرآن۔ کریم۔ تنزیل۔ من رب العٰلمین۔ آپ نے ان چاروں صفات کی انگریزی زبان میں تشریح فرماتے ہوئے حاضرین کو ان سے مستفید ہونے کے طریق سے آگاہ فرمایا۔

چونکہ اسی روز پریس کانفرنس بھی تھی اس لئے نماز جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر جمع ہوئی اور نماز سے فراغت کے بعد حضور اُوپر گھر میں تشریف لے گئے اور کھانا تناول فرمایا۔ دیگر افرادِ قافلہ اور باہر سے آنے والے ممبران جماعت کے لئے کھانے کا انتظام بھی موجود تھا۔ چنانچہ ہم سب نے مل کر مسجد کے باغ میں کھانا کھایا۔ کھانا گو ہم ہر روز کھاتے ہیں مگر مرکز سے آئے ہوئے بھائیوں کے ساتھ مل کر کھانے میں ایک عجیب قسم کا لطف آیا۔

پریس کانفرنس

۱۵ جولائی ۶۷ء بروز ہفتہ پریس والوں کو پونے پانچ بجے کا وقت دیا گیا تھا مگر وہ لوگ وقت سے پہلے ہی جمع ہونا شروع ہو گئے۔ مشن ہاؤس کے بڑے ہال میں بیٹھنے کے لئے پہلے سے انتظام تھا۔ چنانچہ سب آنے والوں کو وہاں پر بٹھا دیا گیا۔ ریڈیو ہالینڈ کا نمائندہ بھی اپنے ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کے ساتھ آ پہنچا۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ کانفرنس شروع ہونے کے وقت تک ریڈیو ہالینڈ اور ہالینڈ پریس ایجنسیز کے نمائندگان کے علاوہ تیرہ دیگر اخبارات کے نمائندگان بھی جمع ہو گئے اور اس طرح حضور کی اس پریس کانفرنس میں پریس نے غیر معمولی دلچسپی لی۔ اتنے میں حضور بھی تشریف لے آئے اور ایک پُر وقار ماحول میں گفتگو شروع ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے پہلے ریڈیو ہالینڈ کے نمائندہ نے آپ کا انٹرویو لیا اور اجازت لے کر چلا گیا اور حضور کا یہ انٹرویو اسی روز ریڈیو پر نشر ہو گیا۔

پھر اخبارات کے نمائندگان سے گفتگو ہوتی رہی۔ پریس والے سوال کر رہے تھے اور حضور جواب دے رہے تھے۔ ایک سوال کے جواب میں حضور نے بڑے پُرشوکت جذبہ سے فرمایا کہ میں مغربی اقوام کو یہ پیغام دینے آیا ہوں کہ اگر انہوں نے اپنے خالق کو نہ پہچانا تو وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ مغربی اقوام کا آئندہ مذہب یقینی طور پر اسلام ہی ہو گا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا ذکر فرمایا جس میں کہ حضورؑ کو روس میں اسلام کے پھیلنے کی خبر دی گئی ہے اور جس میں دنیا کی ایک ایسی تباہی کا ذکر آتا ہے کہ جس میں انسان اور حیوانات اور شجر و حجر تک کے وجود کا صفایا ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد اسلام پھیلے گا۔

حضور کی یہ پریس کانفرنس محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب رہی اور حضور کے فرمائے ہوئے خاص خاص فقرات نے عجیب تاثیر پیدا کی۔ اخبارات نے آپ کے فقرات کو شائع کر کے ملک کے دُور و نزدیک اور خورد و کلاں تک پہنچا دیا۔ اور اس طرح حضور کا یہ پیغام مغربی اقوام میں سے ڈچ قوم کے افراد تک بھی پہنچ گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک کے اہم اخبارات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ آپ کے پیغام کو شائع کیا۔ علاوہ ازیں بعض گردونواح کے اخبارات نے بھی خبریں شائع کیں۔ قارئین حضرات کے لئے ذیل میں چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

HET VADERLAND ۱-

یہ اخبار یہاں کے چوٹی کے اخباروں میں سے ہے جو اعلیٰ طبقہ میں پڑھا جاتا ہے۔ اس اخبار نے اپنی مؤرخہ ۱۵ر جولائی ۶۷ء کی اشاعت میں ایک لمبے کالم میں "مسلم لیڈر ہیگ شہر میں" کے تحت حضور کی پریس کانفرنس میں بیان شدہ باتوں کو شائع کیا اور حضور کے حالات اور پروگرام کا مختصر طور پر ذکر کیا۔ نیز اس نے اپنی اشاعت مؤرخہ ۱۷ر جولائی ۶۷ء میں حضور کی ایک بڑی تصویر بھی شائع کی۔ یہ اخبار رقمطراز ہے:-

"امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث (مرکز پاکستان) جو کہ ۵۷ سالہ ہیں، زیورک سے ایمسٹرڈم ایئرپورٹ پر تشریف لائے۔ آپ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔ آپ کو گزشتہ سال جماعت کا تیسرا خلیفہ منتخب کیا گیا ہے۔ امام صاحب مسجد ہیگ، افرادِ جماعت احمدیہ اور دیگر اسلام سے ہمدردی رکھنے والوں نے آپ کو ہوائی اڈہ پر پہنچ کر خوش آمدید کہا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آپ ہالینڈ میں صرف چند روز قیام فرمائیں گے۔ کل آپ ہمبرگ کیلئے روانہ ہوں گے اور اگلے ہفتہ جمعہ کے روز آپ کوپن ہیگن میں ایک نئی اور اس ملک میں پہلی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔

"آپ نے کل فرمایا کہ پیشگوئیوں کی روشنی میں یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ اسلام مستقبل میں مغربی ممالک میں بہت پھیلے گا۔ نیز پیشگوئیوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ پہلے مغربی ممالک تباہ و برباد ہو جائیں گے اور اس کے بعد اسلام مضبوط ہو جائیگا آپ نے کہا کہ اس وقت کوئی یہ گمان بھی نہیں کر سکتا (مثال کے طور پر روس میں) کہ ایسا ہوگا مگر یہ بات یقینی ہے کہ ایسا ہوگا کیونکہ یہ ایک پیشگوئی ہے۔

"آپ نے فرمایا کہ احمدیت کا سب سے بڑا پیغام یہ ہے کہ لوگ اپنے خالق سے زندہ تعلق پیدا کریں کیونکہ اسکے بغیر زندگی بے ثمر ہے۔ اس تعلق کے بغیر ایک انسان کی زندگی ایسی ہی ہے جیسے ایک حیوان یا کیڑے کی، جس کی زندگی کوئی زندگی نہیں کہلا سکتی۔"

HAAGSCHE COURANT -۲

یہ اخبار اپنی تعداد اشاعت کے لحاظ سے بہت بڑا ہے۔ اپنی مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی تصویر کے ساتھ لکھتا ہے:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جو کہ ۷۵ سالہ ہیں اور صاحب ریش بزرگ ہیں اور اس شخص کے پوتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی و الہام بتایا تھا کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا ہمارے ملک میں وارد ہوئے ہیں۔

"آپ نے کل ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک پُرزور لہجہ میں فرمایا کہ میرا ایمان ہے کہ اسلام ہی آئندہ مغربی ممالک کا مذہب ہوگا۔ اور اگر مغربی ممالک نے اپنے خالق کو نہ پہچانا تو وہ تباہ ہو جائیں گے۔

"آپ نے یہ بھی وضاحت فرمائی کہ اگر اسلام کے پھیلنے سے کسی کو گولیاں چلنے یا تلوار کے استعمال کا خوف ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ یہ سب ہتھیار اور ایٹم بم وغیرہ کسی شخص کے خیالات میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے اگر کسی کے خیالات میں تبدیلی آسکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے تو وہ صرف دل کی تبدیلی سے ہی
آسکتی ہے۔"

ALGEMEEN HANDELS BLAND-۳

یہ اخبار بھی ہیگ کے اہم اخبارات میں سے ہے۔ اپنی ۱۵ر جولائی ۶۷ء کی اشاعت میں حضور کی ایک بڑی تصویر کے ساتھ یوں رقمطراز ہے:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث۔
مسجد ہیگ میں ایک پُرکشش انسان"

"امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اعزاز میں کل دوپہر مسجد ہیگ میں ایک عظیم الشان ریسپشن دی گئی۔ ہالینڈ میں آپ کی یہ آمد عین اس وقت ہوئی جبکہ مشن کو قائم ہوئے ۲۰ سال ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ ۱۹۵۵ء میں آپ سے پہلے امام جماعت مسجد ہیگ کی تعمیر کے وقت یہاں تشریف لائے تھے۔ آپ بھی مورخہ ۲۱ر جولائی ۶۷ء کو یورپ کی چھٹی مسجد کے افتتاح کے لئے کوپن ہیگن جا رہے ہیں۔ آپ کی سفید پگڑی اور پوری سفید داڑھی سے جو آپ کے چہرہ کو مزین کئے ہوئے ہیں آپکی شخصیت خوب نمایاں ہوتی ہے۔ نیز آپ کی آنکھوں میں بچہ کی سی معصومیت کی جھلک ہے۔ آپ کے ساتھ بحث و تمحیص آگے نہیں چل سکتی۔

"آپ اسلام کو صلح و آشتی کا مذہب سمجھتے ہیں۔ آپ کا ایمان ہے کہ احمدیت اِس زمانہ کے لئے خدا تعالیٰ کا پیغام ہے۔ آپ کے نزدیک مغربی ممالک کو صرف ایک چیز کا اختیار ہے کہ یا تو وہ اسلام کو قبول کر لیں اور یا مِٹ کر خاک ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔"

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جدید سائنسی ایجادات، ایٹم بم اور لڑائیوں وغیرہ سے آپ لوگ بہت کچھ کر سکتے ہیں مگر ان سے آپ دل جیسی چیز کو فتح نہیں کر سکتے۔ آپ جن کے نزدیک سب چیزوں کا نقطۂ منتہی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو ہر قسم کی شکل و مادہ سے مبرّا و بے نیاز ہے معجزات پر یقین رکھتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی فکر ہے کہ جس طرح پہلی دو عالمی جنگوں میں دو نسلیں تباہ ہو گئیں ایک تیسری نسل بھی تباہ ہو جائے گی۔ آپ نے یہ فرمایا کہ مجھے بچوں اور نوجوانوں سے بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت ہے کیونکہ ان کا مستقبل اس
چیز سے آزاد ہے جو آپ لوگ ان
کو سکھاتے ہیں۔"

۴- HET VRIJE VOLK

یہ اخبار بھی ایک اہم اخبار ہے اپنی ۱۵/۶۷ء
کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بڑی فوٹو
شائع کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"اس ہفتہ ایک مثالی روحانی اور
قابلِ احترام شخصیت ہیگ شہر کی
مہمان ہوئی۔ کل دوپہر کو مسجد مبارک
ہیگ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الثالث وارد ہوئے۔ جو
جماعت احمدیہ اسلامیہ کے امام ہیں۔
سارے عالمِ اسلام میں جماعت احمدیہ
ہی ایک ایسی تنظیم ہے جو تبشیرِ اسلام
کو منظم رنگ میں چلا رہی ہے اور جس
کے افراد اور تبشیری مراکز ساری
دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مسجد ہیگ
ان پانچ مساجد میں سے ایک ہے،
جو سرزمینِ یورپ پر تعمیر ہو چکی ہیں۔
آپ جن کی عمر ۵۸ سال ہے اور
صاحب ریش ہیں، ہیگ میں اپنی جماعت
اور مشن کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ
کرنے تشریف لائے ہیں۔ کل مسجد میں
نماز (جمعہ) ادا کی گئی اور آج جماعتِ
ہالینڈ آپ کے اعزاز میں ایک ریسپشن
کی تیاری کر رہی ہے۔"

۵- HET VADERLAND

اپنی اشاعت ۱۵ر جولائی ۶۷ء میں حضور کا
یہاں کے ایک مشہور انجینئر Pref Dr
Thijssen کے ساتھ فوٹو دیتے ہوئے
لکھتا ہے :-

"اس ہفتہ ہیگ شہر نے اپنی چار دیواری
میں مسلمان لیڈر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الثالث کو جگہ دی۔ ہفتہ
کے روز ان کے اعزاز میں مسجد مبارک
ہیگ میں جو 00 Stduinlaan
پر واقع ہے ایک ریسپشن دی گئی۔
بہت سی اور باتوں کے ساتھ آپ نے
یہ بھی بیان فرمایا کہ اسلام ہی دنیا کا
آئندہ مذہب ہوگا۔"

۶- LEIDSCH DAGBLAND

اپنی اشاعت مورخہ ۱۵ر جولائی ۶۷ء میں
لکھتا ہے :-

"امام جماعت احمدیہ ہمارے ملک میں"

"امام جماعت احمدیہ اسلامیہ حضرت
مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث
نے کل دوپہر کو جماعت احمدیہ ہالینڈ سے
مسجد مبارک میں ملاقات کی۔ اس سے قبل
ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں اس

مسلم لیڈر نے ایک ہمدرد اور دوست
انسان کا تاثر دیا۔ انہیں یہ خیال آیا
کہ جماعت احمدیہ ہالینڈ کو اپنی آنکھوں
سے جا کر ملاحظہ کریں۔

"مسلم لیڈر کو یقین ہے کہ مستقبل
میں اسلام مغربی ممالک میں پھیل
جائے گا۔ اور یہ علم انہیں پیشگوئیوں
کے ذریعہ ہوا ہے۔ آپ نے مزید
فرمایا کہ پیشگوئیوں سے یہ معلوم ہوتا
ہے کہ پہلے مغربی ممالک تباہ و برباد
ہو جائیں گے اور اس کے بعد یہاں
اسلام اپنے پاؤں مضبوطی سے
جمالے گا۔ آپ نے کہا مثال کے
طور پر اس وقت کوئی یہ یقین نہیں
کر سکتا کہ یہ سب کچھ ملک روس میں
ہو سکے گا مگر یہ یقینی طور پر ایسا
ہوگا کیونکہ یہ ایک پیشگوئی ہے۔
آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ کا
سب سے بڑا پیغام دنیا کے لئے یہ
ہے کہ انسان کو اپنے خالق کے
ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرنا
چاہیئے۔ اس تعلق کے بغیر زندگی
بے ثمر ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر
انسان اس طرح ہی رہتا جیسے
ایک حیوان یا کیڑا۔ اور یہ کوئی
زندگی نہیں۔

اتوار کے روز یہ مسلم لیڈر یہاں
سے اپنے سفر پر پھر روانہ ہو جائینگے
پھر آپ کوپن ہیگن جائیں گے۔ تاکہ
ڈنمارک کی پہلی مسجد کا افتتاح کر سکیں"

مورخہ ۱۵/۶۷ و مورخہ ۱۶/۶۷ کو حضور صبح چار بجے
نماز فجر کے لئے تشریف لائے اور حاضرین نے آپ
کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ مورخہ ۱۵/۶۷ کو صبح ناشتہ
کے بعد آپ سیر کی خاطر باہر تشریف لے گئے۔

ریسپشن

مورخہ ۱۵/۶۷ ساڑھے چار بجے شام ہالینڈ
مشن کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک عظیم الشان ریسپشن
دی گئی۔ اس موقع پر ہالینڈ کے بعض چوٹی کے علماء اور
دیگر اہم شخصیتوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے
ملاقات کا موقع ملا۔ لوگ شوقِ ملاقات میں غیر متوقع
طور پر بہت زیادہ آ گئے لیکن جو بھی انتظام موجود
تھا اس میں بفضلہ تعالیٰ کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔ بلکہ
اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں میں اپنے فضل سے برکت
دے دی۔

اس وقت مختلف قومیتوں کے لوگ حاضر
تھے۔ جیسے پاکستان، ہالینڈ، ایران، ترکی، انڈونیشیا،
تنزانیہ، نائیجیریا، دیگر عرب و افریقن ممالک اور
انگلستان اور امریکہ وغیرہ۔ بعض ممالک کے سفیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا نمائندگان اور متعدد بڑے افسروں نے بھی شرکت
کی مشہور مستشرق پروفیسر ڈاکٹر S.F. PIJPER
بھی حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔
علاوہ ازیں ایک کیتھولک پادری صاحب جن کا نام
FATHER COOLAY تھا وہ بھی مسجد آکر
حضور سے ملے۔ یہاں کی صوفی تحریک کے موجودہ
لیڈر نے بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرفِ
ملاقات حاصل کیا اور کچھ دیر تک بیٹھے گفتگو
کرتے رہے۔ ٹرکی کی حکومت کی طرف سے ترک
مزدوروں کی دینی تربیت کے لئے جو امام صاحب
ہالینڈ بھجوائے گئے ہیں اُنہوں نے بھی اس موقع پر
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ انڈونیشیا
کے ان مسلم گھرانوں کے لیڈر جو ہالینڈ میں آباد ہو چکے
ہیں کافی مسافت طے کر کے حضور انور سے ملنے آئے۔
اِسی طرح پولینڈ میں انڈونیشیا کے سفارت خانہ
کے فرسٹ سیکرٹری مکرم یحییٰ پنتو صاحب جو بفضلہ تعالیٰ
احمدی ہیں مع بیگم صاحبہ وہاں سے حضور کی ملاقات کو
ہالینڈ تشریف لائے اور اِس موقع پر موجود تھے۔
انہیں کے ذریعہ ریسپشن کے موقع پر حضور ایدہ اللہ
کی ایک فلم بھی لی گئی۔ ہالینڈ کے آبی مسائل کے مشہور
انجنیئر پروفیسر ڈاکٹر J.P. THIJSSEN بھی
حضرت صاحب کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر
ہوئے۔

غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس دعوت
کے موقع پر ہالینڈ کے بعض چیدہ حضرات کے لئے
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا موقع پیدا ہوا۔
سورینام (سابق ڈچ گی آنا) کے بھی بہت سے
لوگ آکر حضور سے ملے اور اپنے ملک آنے کی
دعوت دی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان سے کافی دیر
تک گفتگو فرماتے رہے۔

مستورات کے لئے مسجد کے اُوپر کے حصہ
میں ریسپشن کا انتظام تھا۔ چنانچہ حضرت بیگم صاحبہ
حضرت امیر المومنین و محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا
مبارک احمد صاحب نے اُوپر کے حصہ میں مستورات
کو Receive کیا اور اُن کی باتوں میں دلچسپی
لیتے ہوئے محوِ گفتگو رہیں۔ فجزاھما اللہ احسن
الجزاء۔ یہاں کی مستورات پر آپ کی گفتگو کا
نہایت اچھے رنگ میں اثر پڑا۔ فالحمد للہ
علیٰ ذالک۔

حضور کے اعزاز میں دعوتِ طعام

مؤرخہ ۱۴/۶۷ بروز جمعہ ایک اسلامی ملک
کے سفیر صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور افرادِ
قافلہ و متبعین کو کھانے پر مدعو کیا اور ہر طرح عزت افزائی
فرمائی۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

مؤرخہ ۱۵/۶۷ کو ہفتہ کے دن جماعت کی
طرف سے حضور ایدہ اللہ الودود کے اعزاز میں
کھانے کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ برادرم محمود سلیم
ربانی صاحب جو ہالینڈ میں حکومت کویت کے نمائندہ
ہیں نے جماعت کی طرف سے اپنے مکان پر کھانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا انتظام فرمایا۔ چنانچہ حضور مع افرادِ قافلہ و ممبرانِ جماعت کھانے پر تشریف لے گئے۔ کھانے کے بعد کافی دیر تک حضور اپنے خدام سے محوِ گفتگو رہے۔ اِس موقع پر مکان کے صحن میں ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔ اور اس طرح ہفتہ کا دن اختتام پذیر ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہالینڈ سے روانگی

مؤرخہ ۱۶ر جولائی ۶۷ء بروز اتوار حضور کی واپسی کا دن تھا۔ ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر صبح دس بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واپسی کے لئے روانگی کا حکم فرمایا۔ چنانچہ چھ عدد کاروں میں حضور کا قافلہ ہوائی مستقر کی طرف روانہ ہوا۔ چلنے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے سامنے سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر اجتماعی دعا کروائی اور اِس طرح حضور مسجد سے ایئرپورٹ کے لئے رخصت ہوئے۔ جو لوگ ایئرپورٹ پر نہیں جا رہے تھے انہوں نے بھاری دل کے ساتھ آپ کو یہیں پر الوداع کہا اور خیر و عافیت سے منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے دعائیں کرتے رہے حضور کا قافلہ خیر و عافیت سے ایئرپورٹ پہنچ گیا۔

K.L.M. ہوائی کمپنی والوں کے ذریعہ خاص انتظام پہلے سے موجود تھا۔ چنانچہ انکے نمائندوں کی معیت میں سب لوگوں کو ایک کمرہ انتظار میں بٹھایا گیا۔ حضور اپنے خدام سے گفتگو فرماتے رہے اور گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور جرمنی جانے کے لئے طیارہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ایک مختصر سے گروپ کو حضور کے ساتھ طیارہ کے قریب تک جانے کی اجازت ملی۔ چنانچہ باقی لوگوں نے اسی جگہ حضور سے آخری مصافحہ کرتے ہوئے دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ ان لوگوں کو جو حضور کے ساتھ گئے تھے طیارہ کے قریب پہنچ کر معانقہ و مصافحہ کا موقع ملا اور انہوں نے نی امان اللہ و فی حفاظۃ اللہ کہتے ہوئے آپ کو اور دیگر افرادِ قافلہ کو رخصت کیا۔ حضور ہماری آنکھوں کے سامنے جہاز کے اندر تشریف لے گئے اور جہاز حضور و قافلہ سمیت جرمنی کی سمت پرواز کر گیا اور ہم لوگ دل کو تھامے گھر کی طرف لوٹ آئے۔

آخر میں دُعا کی غرض سے احبابِ جماعت کی خدمت میں یہ عرض کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہالینڈ میں قیام کے دوران جملہ پروگراموں میں جماعت کے جملہ ممبران نے کیا بلحاظ مردوں اور کیا بلحاظ مستورات کے خوب تن دہی اور تعاون سے کام کیا۔ یہ سب کے سب لوگ آپ کی دُعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، مزید خلوص بخشے اور احمدیت کی بیش از پیش خدمات کا موقع عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار عبدالحکیم اکمل

جامع مبارک دی ہیگ۔ ہالینڈ

مکرم کمال یوسف صاحب

نصرت جہاں مسجد کوپن ہیگن کے افتتاح کی تقریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ دن بھی کیا بابرکت دن تھا جس روز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کوپن ہیگن میں "نصرت جہاں مسجد" کا افتتاح فرمایا اور مرکزِ تثلیث میں عیسائیت کو بنیادوں سے ہلا کر مرکزِ توحید کا قیام عمل میں لانے کی تقریب پیدا کی۔ اس تقریب کا آنکھوں دیکھا حال قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

تثلیث کے ایک اور مرکز میں جماعت احمدیہ کی خواتین کی عظیم قربانیوں کے نتیجہ میں مرکزِ توحید کا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۱ر جولائی کو افتتاح فرمایا۔

آج صبح سے ہی زائرین اور احمدی دوست دُور دراز سے افتتاح کی مبارک تقریب میں شامل ہونے کے لئے پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ ٹیلی ویژن والوں نے قبل از وقت ہی بڑے بڑے کیمرے مختلف مقامات پر نصب کر دیئے تھے۔ اخبارات کے نمائندگان بھی کثرت سے موجود تھے۔ یورپ کے جملہ مبلغین کرام کے علاوہ انگلستان، سویڈن، ناروے، جرمنی، سپین، امریکہ، سوئٹزرلینڈ کے دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ٹھیک سوا ایک بجے مسجد میں تشریف لائے۔ پہلی اذان ہمارے احمدی ڈینش بھائی عبدالسلام صاحب میڈسن نے دی۔ نور

اقدس نے انگریزی زبان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں دنیا میں امن پیدا کرنے اور انسان کا تعلق اس کے مالک حقیقی سے پیدا کرنے کے گُر بیان کئے گئے ہیں۔ اور دُنیا کی نجات صرف اور صرف قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے پر ہی منحصر ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ قرآن کریم ہی ہے۔

خطبہ و نماز جمعہ کے بعد افتتاح کی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو ہمارے سویڈش احمدی بھائی محمود الاسلام ارکسن نے کی۔ آپ نے سورۃ آل عمران کی آیات ۹۷ تا ۱۰۰ تلاوت کیں۔

تلاوتِ قرآن کریم کے بعد ہمارے ناروے کے آنریری مبلغ نور احمد صاحب بولستاد نے حضور اقدس کو جماعت احمدیہ ناروے کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اُن کے بعد سویڈن کے احمدی بھائی محمود سیف الاسلام ارکسن صاحب نے سویڈن کی جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اُن کے بعد ڈنمارک کے آنریری مبلغ عبدالسلام صاحب میڈسن نے ڈینش احمدیوں کی طرف سے حضور کو خوش آمدید کہا۔ اور کہا کہ ڈنمارک کی تاریخ میں یہ نہایت اہم دن ہے جبکہ حضور اقدس بنفسِ نفیس ڈنمارک میں مرکزِ توحید کے افتتاح کے لئے دُور دراز کا سفر طے فرما کر تشریف لائے ہیں۔ اس کے لئے ہم جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔

خوش آمدید پر مشتمل مختصر تقاریر کے بعد حضور اقدس نے انگریزی زبان میں تقریر فرمائی جس کا ترجمہ برادرم عبدالسلام صاحب میڈسن ڈینش زبان میں کرتے رہے۔ حضور اقدس نے اسلام کے پانچ ارکان پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مسجد خدا کا گھر ہے اور ہر اُس شخص کے لئے کھلا ہے جو خدا کے واحد کی پرستش کے لئے اُس میں آنا چاہے۔ حضور اقدس کی اس تقریر کے دوران شدتِ جذبات سے اکثر دوستوں کی آنکھیں پُرنم تھیں۔

خدا تعالیٰ کے کس کس فضل کا شکر ادا کریں۔ ڈنمارک میں جو عیسائیت کا گہوارہ ہے مسجد کا بننا اور پھر جماعت ڈنمارک کی اتنی عظیم خوش بختی کہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ خود اس کے افتتاح کیلئے تشریف لائیں، یہ اتنی بڑی بات ہے کہ جس پر جماعت ڈنمارک کے افراد جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ تقریر کے بعد حضور اقدس نے اجتماعی دُعا کرائی جس کے بعد السید حسین زین صاحب نے ڈنمارک میں مقیم عربوں کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں عربی زبان میں خوش آمدید کہا۔

اس کارروائی کے اختتام پر حضور اقدس پریس کانفرنس کو خطاب فرمانے تشریف لے گئے۔

جماعت ڈنمارک کے افراد نے عموماً اور مسٹر و مسز میڈلین اور مس مریم نے دن رات ایک کر کے مہمانوں کے کھانے وغیرہ کا نہایت اعلیٰ رنگ میں بندوبست کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جرمن احمدیوں نے بھی بڑے اخلاص کے ساتھ ہاتھ بٹایا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

حضور اقدس پریس کانفرنس سے فراغت کے بعد بہت دیر تک خدام میں رونق افروز رہے اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس تیسری عالمگیر تباہی کا ذکر فرمایا ہے اُس کے دن اب قریب آتے جاتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان لوگوں پر اتمام حجت کر دیں اور اسلام کا پیغام ان کو پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔

شام کو ساڑھے سات بجے مسجد کے افتتاح کی تقریب کا آنکھوں دیکھا حال ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ نیز ریڈیو پر بھی پروگرام نشر کیا گیا۔ اور شام کو شائع ہونے والے اخبارات نے مسجد کی تصاویر کے ساتھ افتتاح کی تقریب کی مفصل رپورٹیں شائع کیں۔

ایک اخبار نے سرخی جمائی: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈنمارک میں آ گئے ہیں اور اب اس مسجد کے قیام کی وجہ سے

مختلف یورپی ممالک میں پریس کے نمائندوں سے خطاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے لوگوں تک اپنے خیالات پہنچانے کا یہ ایک نہایت ہی مؤثر ذریعہ ہے۔ اور پھر یورپ میں تو جہاں اخبار بینی کی شرح ساری دنیا سے زیادہ ہے، زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنے کے لئے اخبارات کا تو سہارا حاصل ہی کرنا پڑتا ہے لیکن اخبارات کا تو سہارا حاصل کرنا بھی خاصہ مشکل کام ہے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اخبارات کس خبر کو چھاپیں گے اور کس خبر کو نظر انداز کر دیں گے۔ اخبار نویس کچھ ایسے آزاد منش واقع ہوئے ہیں کہ چاہیں تو ایک فقیر کا نام اُچھال دیں اور چاہیں تو بادشاہ تک کی خبر کو کسی ایک غیر معروف سے کونے میں ڈال دیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورہ جو انتہائی تضرعانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ خاص فضل فرمایا کہ اخبار نویسوں کو خاص طور پر اس کی طرف متوجہ کر دیا۔ چنانچہ متعصب سے متعصب اخبار نے بھی کالموں پر کالم لکھے اور حضور کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے میں مدد دی۔

ایک پریس کانفرنس (ایٹلانٹک ہوٹل میں) کے متعلق حکومت کے محکمہ اطلاعات کا خیال تھا کہ اگر پانچ چھ اخباری نمائندے بھی آجائیں تو پریس کانفرنس کو کامیاب خیال کرنا چاہیئے لیکن اس پریس کانفرنس پر تقریباً پینتیس ۳۵ نمائندے موجود تھے۔

اخباروں تک رسائی حاصل کرنے کے لئے ایک ذریعہ پریس کانفرنس بھی ہے چنانچہ اس دورے میں حضور نے کئی شہروں میں پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔

ہیگ (ہالینڈ) میں پریس کانفرنس کے موقعہ پر احباب جماعت کو خیال تھا کہ چونکہ مقامی اخبارات یہودیوں کے زیر اثر ہیں اور یہودی سرمایہ دار ہر قسم کا دباؤ حکومت پر ڈال رہے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ کوئی اخباری نمائندہ حضور سے سیاسی قسم کا سوال پوچھ بیٹھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اخباری نمائندوں کے دلوں پر کچھ ایسا تصرف فرمایا کہ ساری کانفرنس کے دوران کسی ایک نمائندے نے بھی مذہبی امور کے علاوہ کسی اور بات کے متعلق کوئی سوال نہ پوچھا۔ تمام نمائندوں نے نہایت ادب سے مذہب کے متعلق سوالات پوچھے اور حضور نے کچھ ایسے بادلائل اور مسکت جواب دیئے کہ تمام حاضرین حیران رہ گئے۔

اس پریس کانفرنس میں ہالینڈ کے تقریباً تمام اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ریڈیو کے نمائندوں نے بھی پریس کانفرنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ایک حصہ ریکارڈ کر لیا اور اسی شام کو اسے براڈ کاسٹ کر دیا۔

ہمبرگ (جرمنی) میں اٹیلانٹک ہوٹل میں جو پریس کانفرنس منعقد ہوئی حضور نے اس موقعہ پر کوئی بیان جاری کرنے کی بجائے اخباری نمائندوں سے سوال و جواب کو ترجیح دی۔ جونہی حضور نے اس بات کا اعلان کیا نمائندوں نے سوالات پوچھنے شروع کر دیئے۔ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ سچے مذہب کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ماننے والوں کا تعلق خدا سے قائم ہو جائے۔ اس موقعہ پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ چیلنج جس میں حضور نے دعا کے ذریعہ مریضوں کی صحت یابی کے مقابلہ کا ذکر فرمایا ہے دُہرایا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں حضور بھی یہ چیلنج دیتے ہیں۔

اس پریس کانفرنس کے دوران حضور نے نمائندوں کی اور ان کی وساطت سے تمام یوروپی ممالک کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ بیس تیس سالوں کے اندر اندر ایک زبردست تباہی آنے والی ہے اور کہ اس سے صرف وہ بچ سکیں گے جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے۔ اس موقعہ پر حضور نے جماعت کا بھی وضاحت سے تعارف فرمایا اور یہ بھی بتایا کہ اسلام کو پھیلانے کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کوششیں کی ہیں۔

کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کے بعد حضور نے پریس کے نمائندوں سے خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر بھی نہ صرف اخبارات کے نمائندے موجود تھے بلکہ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے کارکن بھی حضور کے مبارک الفاظ ریکارڈ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ ایک خاص مقصد لیکر یورپ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہوئے تھے اس لئے جہاں بھی حضور کو موقعہ ملا حضور نے اپنا مقصد واضح طور پر بیان فرمایا۔ اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کر کے اسلام کی برتری ثابت کی اور لوگوں کو اسلام کی طرف آکر رجوع الی اللہ کی دعوت دی اور یہ بھی بتایا کہ پیشگوئیوں سے ایسا لگتا ہے کہ آئندہ بیس تیس سال انسانیت کیلئے اور خصوصاً یورپی اقوام کیلئے نہایت نازک ہیں۔ ایک بے پناہ تباہی کا غار منہ کھولے کھڑا ہے اور اگر خدا کی طرف رجوع نہ کیا گیا تو اور کوئی بات اس تباہی کو ٹلا نہ سکیگی۔

ہڈرز فیلڈ (انگلستان) میں بھی حضور نے پریس کے نمائندوں سے خطاب فرمایا اور ان کے ذریعہ انگلستان کے ایک وسیع حلقہ تک اپنا پیغام پہنچایا +

نصرت جہاں مسجد کوپن ہیگن کے افتتاح کی تقریب (از ص ۵۲)

آپ کی آواز ڈینش لوگوں تک پہنچیگی۔ افتتاح کی تقریب میں پاکستان، ہندوستان اور ترکی کے سفراء نے بھی شرکت کی۔ لوکل معززین میں سے لارڈ میئر اور اسکی کابینہ، یونیورسٹی کے پروفیسر اور مستشرق، کوپن ہیگن میوزیم کے ڈائرکٹر، احمدیت اور اسلام پر تحقیق کرنیوالے عیسائی بورڈ کے ممبر رائٹر۔ ڈینش ایسوسی ایٹڈ پریس، یونائٹڈ پریس، سویڈش اور ڈینش پریس اور عالمی پریس کے نمائندوں کے علاوہ (I.T.S) یعنی عالمی ٹیلیویژن سروس نیز ڈینش ٹیلیویژن و ریڈیو۔ اسی طرح تمام فرمیں جنکے اسلامی ملکوں سے تجارتی تعلقات ہیں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بھی بخشا۔ مسجد کے دیکھنے والے مردوں اور عورتوں کا تانتا بندھا ہوا ہے +

یورپ میں احمدیہ مساجد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تثلیث کدہ میں خدائے واحد کی پرستش کے مراکز

مسجد کو اسلام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے ابتدائی ایام میں تو دنیا بھر کو فتح کرنے کے مشورے بھی مسجد ہی میں پایۂ تکمیل کو پہنچتے تھے۔ چنانچہ مسلمانوں نے شروع سے لے کر اب تک مساجد کی تعمیر میں دلچسپی کم نہیں ہونے دی۔ پیروی فقیروں نے مساجد تعمیر کروائیں اور بادشاہوں اور شہنشاہوں نے بھی اس کارِ خیر میں دل کھول کر حصہ لیا مختلف اسلامی ممالک میں جو شاندار مساجد تعمیر ہوئیں وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یورپ میں بھی سپین کو یہ فخر حاصل رہا ہے کہ دنیا کی خوبصورت ترین مساجد یہاں تعمیر ہوئیں۔ لیکن یہ بات اُس وقت کی ہے جب سپین مسلمان تھا۔

درحقیقت جب سے مسلمانوں نے تبلیغِ اسلام سے بے اعتنائی برتنی شروع کی ہے ان کی مساجد صرف اور صرف اسلامی ممالک ہی میں تعمیر ہوتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ فخر صرف احمدیہ جماعت ہی کو حاصل ہے کہ وہ اسلامی ممالک کے علاوہ ایسی جگہوں پر بھی مساجد تعمیر کرتی ہے جو حقیقتاً تثلیث کے گڑھ ہیں۔ انگلستان، ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک میں اِس وقت چھ خوبصورت مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔ ان میں سے تین مساجد — انگلستان، ہالینڈ اور ڈنمارک — احمدیہ جماعت کی مستورات نے خود چندہ جمع کر کے (صرف عورتوں سے یہ رقم وصول کی گئی ہے) تعمیر کروائی ہیں۔

انگلستان کی مسجد کا سنگِ بنیاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۲۴ء میں رکھا تھا۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ یورپ کے دوران اس مسجد سے ملحقہ زمین پر نئے مشن ہاؤس کی بنیاد رکھی۔

سوئٹزرلینڈ کی مسجد کا سنگِ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے رکھا۔ اور اس طرح یورپ پر یہ بات واضح ہو گئی کہ اسلام میں جو درجہ عورت کو دیا گیا ہے عیسائیت یا کسی اور مذہب نے تو اس کا عشرِ عشیر بھی اس کو نہیں دیا۔ یہ تمام مساجد حقیقی معنوں میں اسلام کا مضبوط قلعہ ہیں اور تبلیغ کا پُرجوش مرکز۔ مرکزِ احمدیت سے تربیت یافتہ مبلغین دن رات اسلام کا پیغام غیر مسلموں تک پہنچانے کے لئے ان مساجد میں موجود رہتے ہیں۔ یہ

مبلغین اسلام کا پیغام غیر مذاہب کے پیروؤں تک پہنچانے کے علاوہ ہر ملک اور ہر فرقے کے مسلمانوں کی جو یورپ میں قیام پذیر ہیں ہر قسم کی مدد کے لئے تیار رہتے ہیں اور ان کی روحانی تربیت کے لئے اسلامی ماحول بہم پہنچانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ ہالینڈ اور جرمنی کی مساجد کے متعلق بالترتیب مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل اور مولوی بشیر احمد صاحب شمس نے جو نوٹ تیار کئے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد مبارک، ہالینڈ

یورپ میں تبلیغ اسلام کی مساعی کو مساجد کے قیام سے ایک غیر معمولی تقویت حاصل ہوئی ہے۔ ہالینڈ میں مسجد مبارک جو ہیگ شہر میں واقع ہے سارے ملک میں اسلام کا واحد مرکز ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے جماعت کو جن مراحل سے گزرنا پڑا ان کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

مشن کی ابتداء

اس ملک میں ہماری تبلیغی مساعی کی ابتداء مورخہ ۲ر جولائی ۱۹۴۷ء کو ہوئی جبکہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مرکز کی طرف سے یہاں بھجوائے گئے۔ آپ نے یہاں آکر ہیگ شہر میں ایک کرایہ کے مکان میں کام کی ابتداء کی۔

پریس میں تذکرہ

آپ جب ہالینڈ میں وارد ہوئے تو ملکی اخبارات کا عجیب و غریب ردِ عمل تھا۔ ایک روزنامہ TEIMOTHEUS نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۵ر جولائی ۱۹۴۷ء میں لوگوں سے تعجب کے رنگ میں دریافت کیا :-

"کیا ہلالِ اسلام فضائے ہالینڈ پر طلوع کرے گا؟"

نیز لکھا کہ :-

"مسٹر حافظ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کے آنے سے ہمیں کوئی دلچسپی پیدا نہیں ہوئی اور نہ ہی انہیں یہاں کے عیسائی عوام سے کسی ہمدردی کی امید رکھنی چاہیئے۔"

ایک دوسرے اخبار نے یہاں پر تبلیغی مساعی شروع کرنے کو ہوا میں قلعہ تعمیر کرنے کے مترادف قرار دیا۔

مسجد کے لئے زمین کی خرید

اخبارات کے مندرجہ بالا خیالات حقیقت سے بہت دور ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص توجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں لوگ اسلام میں ایک غیر معمولی دلچسپی ظاہر کرنے لگے اور مرکز نے اس جگہ ایک مسجد تعمیر کرنے کا منصوبہ تیار کیا اور زمین کی خرید کے لئے ہدایت دے دی۔ چنانچہ مکرم حافظ صاحب موصوف نے ۱۹۵۰ء میں ہیگ شہر کے خوبصورت حلقہ میں زمین کا

ایک ٹکڑا خرید لیا۔

لٹریچر کی اشاعت

سنہ ۱۹۵۴ء تک مشن نے متعدد چھوٹے چھوٹے پمفلٹ ڈچ زبان میں تیار کرنے کے علاوہ مرکز کے زیر انتظام قرآن کریم کے انگریزی، جرمن اور ڈچ تراجم بھی چھپوائے اور اسی طرح قرآن کریم کی تعلیمات کے مطالعہ میں آسانی پیدا کرنے کے لئے دیباچہ تفسیر القرآن بھی شائع کروایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریرات میں سے ایک کتاب لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام سے طبع ہو گئی اور اس طرح اہلِ ہالینڈ کے لئے اسلام کا مطالعہ کرنے میں آسانی پیدا ہو گئی۔

مسجد کا سنگِ بنیاد

مؤرخہ ۲۰ رمئی سنہ ۱۹۵۵ء کو مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور یہ سعادت محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج بین الاقوامی عدالت ہیگ کو حاصل ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے اپنے ہاتھوں سے اس اینٹ کو بنیاد میں پیوست کیا جو کہ مسجد مبارک قادیان سے حاصل کی گئی تھی اور اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مسجد مبارک ہیگ میں آمد

ستمبر سنہ ۱۹۵۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنے دورۂ یورپ کے دوران ہالینڈ تشریف لائے یہ واقعہ مسجد کی تاریخ میں ایک نہایت اہم واقعہ تھا۔ عمارت ابھی نامکمل تھی، دیواریں کھڑی ہو چکی تھیں مگر چھت ابھی نہیں پڑی تھی۔ حضور مسجد کے ملحقہ ہال میں سے ہوتے ہوئے اندر تشریف لائے اور مسجد کے شرقی دروازہ کے پاس ایک قدم اندر رکھ کر اس جگہ کے بابرکت ہونے اور صحیح معنوں میں اسلام کا مرکز بننے کے لئے دعا فرمائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد کا افتتاح

۹ر دسمبر سنہ ۱۹۵۵ء کو مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی اور اس کا باقاعدہ طور پر افتتاح کر دیا گیا۔ اس مبارک تقریب کے لئے بھی محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ چنانچہ آپ نے افتتاح فرمایا۔

احمدی مستورات اور مسجد مبارک ہالینڈ پر

مسجد مبارک قریباً اڑھائی لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ یہ سارا خرچ جماعت کی مستورات نے اپنے ذرائع سے جمع کر کے برداشت کیا فجزاھن اللہ احسن الجزاء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خداداد رہنمائی میں احمدی مستورات نے خانہ خدا تعمیر کر کے دوسری مسلمان عورتوں کے درمیان ایک عظیم اور امتیازی حیثیت حاصل کی اور وہ اس پر جتنا بھی فخر کریں بجا ہوگا

عبد الحکیم اکمل

جامع مبارک دی ہیگ - ہالینڈ

جرمنی کی مساجد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ مسجد ہمبرگ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی شدید خواہش تھی کہ جرمنی میں جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ مساجد تعمیر ہوں۔ آپ کی دُور رس نگاہ نے یہ بھانپ لیا تھا کہ اگر اس قوم کی صحیح راہنمائی ہو سکے تو یہ قوم دیگر یورپین اقوام سے جلد تر اسلام کی طرف متوجہ ہو جائے گی۔ غداد فراست کے ساتھ حضورؓ نے اپنے ۱۹۵۵ء کے دورۂ یورپ میں خاص طور پر مساجد بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس مشن کو جو باقاعدہ رنگ میں دوسری جنگِ عظیم کے بعد ۱۹۴۹ء میں شروع ہوا ۱۹۵۷ء میں خانۂ خدا تعمیر کرنے کی توفیق مل گئی جس کی مختصر تاریخ یہ ہے:۔

سنگ بنیاد:۔ ۲۵ر فروری ۱۹۵۷ء

افتتاح:۔ ۲۲ر جون ۱۹۵۷ء

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے افتتاح کیا اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے حضور رضی اللہ عنہ کے ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے اس تقریب میں شمولیت اختیار کی۔

اخراجات:۔ اس مسجد کی تعمیر پر ایک لاکھ پانچ ہزار مارکس (ایک لاکھ پچیس ہزار روپے) خرچ ہوئے۔ بعد میں دو کمرے مزید ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تعمیر کئے گئے۔ جن کی تعمیر پر دس ہزار مارکس خرچ ہوئے۔

مسجد کے متعلق اخبارات کے تبصرے:۔

(۱) "اسلامی جہاد" کے عنوان سے اخبار "Die Kirche" نے اُس وقت جبکہ مسجد صرف زیرِ تجویز تھی اپنے ۲۰ر فروری ۵۶ء کے پرچہ میں لکھا کہ دراصل مساجد اور قرآن کریم کے تراجم کے ذریعہ اسلامی جہاد مراد ہے۔ نیز جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے جرمن ترجمۂ قرآن مجید کا تفصیلی ذکر کیا اور لکھا کہ اب جرمنی میں اسلام کوئی اجنبی مذہب نہیں رہا۔ یہ ہمارے دروازے کھٹکھٹاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ جرمنوں کو فتح کیا جائے۔

(۲) "ہمبرگ کی مسجد ایک خطرے کا الارم ہے" اخبار "Lands Zeitung" نے اپنے ۱۱ر جون ۵۸ء کے شمارہ میں مندرجہ بالا سرخی دیکر لکھا کہ "Pastor Auhagen" نے موجودہ مذاہب پر تقریر کرتے ہوئے واضح کیا کہ عیسائیت کی تبلیغی جدوجہد سے افریقہ اور ایشیا وغیرہ کو ملا کر دنیا کی ایک تہائی آبادی عیسائی ہے۔ نیز اُس نے اس خطرے کا بھی اظہار کیا کہ اب اسلام میں نئی زندگی پیدا ہو رہی ہے اور اس مذہب کے پیروؤں نے ہمبرگ میں اپنی پہلی مسجد بھی تعمیر کر لی ہے۔

(۳) حکومت مغربی جرمنی کی طرف سے شائع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے والے ایک ہفتہ وار عربی خبر نامہ "الرسالۃ" نے ۴ر فروری ۱۹۶۶ء کو لکھا:-

"اس ضمن میں یہاں ایک اہم اور تعجب خیز حقیقت کی طرف اشارہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جرمنی اور باقی مغربی یورپ کے ممالک میں دعوتِ اسلام اور دیگر اسلامی کام صرف اور صرف جماعت (احمدیہ) کی مساعی مرہونِ منت ہیں۔ اور صرف یہی وہ لوگ ہیں جو اسلام کی دعوۃ و تبلیغ کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں ..... اسی طرح جماعت احمدیہ ہی وہ پہلی تنظیم ہے جس نے دوسری جنگِ عظیم کے بعد قرآن کریم کا جرمن ترجمہ اصل عربی متن کے ساتھ شائع کیا ہے۔"

۲۔ مسجد فرنکفورٹ

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ دوسرا خانۂ خدا تھا جو سرزمینِ جرمنی میں فرنکفورٹ کے مقام پر بنایا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مغربی دنیا میں ہر وہ اینٹ اور پتھر جو خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے لگتا ہے اسلام کی آئندہ ترقی کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور آہستہ آہستہ اسلام کے آئندہ غلبہ اور ترقی کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے کا موجب ہے۔ اسی طرح ہر وہ شخص جو اس غلبہ اور ترقی میں حصہ دار بنتا ہے وہ بھی یقیناً خوش نصیب ہے۔

سنگِ بنیاد:- ۸ر مئی ۱۹۵۹ء
مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج جرمنی مشن نے سنگِ بنیاد رکھا۔

افتتاح:- ۱۲ر ستمبر ۱۹۵۹ء
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وائس پریذیڈنٹ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے افتتاح فرمایا۔

اخراجات:- اس مسجد کی تعمیر پر کم و بیش ایک لاکھ پندرہ بیس ہزار مارکس (ایک لاکھ پچاس ہزار روپے) خرچ ہوا۔

اخبارات کے تبصرے:-

(۱) اخبار "Frankfurter Rundschau" نے اپنے پرچہ ۱۴ر ستمبر ۵۹ء میں لکھا "مشن بنانے کا حق غیر ملکیوں کو بھی ہے۔"

نیلے آسمان اور چمکتے ہوئے سورج کے نیچے مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد موجود تھی جہاں انہوں نے ایک مسجد کے سامنے بنچوں پر افتتاحی تقریب میں حصہ لیا۔ یہ چھوٹی سی سفید رنگ کی نیلے گنبدوں والی مسجد Abenhauser Land - Strabe 25 میں موجود ہے۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب کے لئے ہفتہ کو بعد دوپہر ایک خاصی تعداد یورپ میں احمدیہ مسلم جماعت کے مشنوں سے آئی ہوئی فرنکفورٹ میں جمع ہوئی۔ جہاں سر محمد ظفر اللہ خان وائس پریذیڈنٹ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے جیسے دو سال قبل ہمبرگ میں ویسے اب فرنکفورٹ میں بھی اس تقریب کا افتتاح کیا۔

اس موقع پر مسٹر Albrecht سٹیٹ ایڈوائزر نے میئر اور شہر کی انتظامیہ کی طرف سے اس خیال کا اظہار کیا کہ جرمنی میں غیر ملکیوں کو بھی اپنے اعتقاد کے مطابق مشن بنانے کا حق حاصل ہے۔ اس تقریب کے بعد مؤذن نے نماز کے لئے اذان دی اور حاضر مسلمانوں نے اس نئی مسجد میں نماز پڑھی۔"

(۲) اخبار Abendpost نے افتتاح کا ذکر کرتے ہوئے اپنے پرچہ ۱۴ ستمبر ۵۹ء میں لکھا:

"اب اللہ کا ایک گھر فرنکفورٹ میں بھی ہے"

وہ جگہ جہاں شہر اور جنگل آپس میں ملتے ہیں اب وہاں ایک مسجد کھڑی ہے۔ قریباً دو ہزار مسلمانوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔ مرد ڈاڑھیوں اور مختلف چیزوں سے ڈھکے ہوئے سروں کے ساتھ گا رہے تھے (مراد کچھ پڑھ رہے تھے۔ ناقل) اس موقعہ پر بہت سے تماشائی موجود تھے۔ ہفتہ کے آخر میں چمکتے ہوئے سورج کی موجودگی میں وہ سیر کرتے رہتے۔ لیکن یہ نئی چیز بھی کوئی بے آرامی والی نہ تھی۔ بچے خود بخود ماں باپ کے ساتھ آرام سے ٹھہرے رہے۔ جن کو وہ اپنے بازوؤں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ جب ایمان والے ایک اجنبی زبان میں، اجنبی طریقہ سے اپنے خدا سے گفتگو کر رہے تھے۔ لوگوں نے اس کا تجربہ کیا۔ پاکستانی احمدیہ مشن نے ہمبرگ کے بعد جرمنی میں دوسری مسجد کا افتتاح کیا۔"

(۳) "اسلام یورپ کی طرف بڑھ رہا ہے"

اخبار Mannheim Morgen نے اپنی اشاعت ۱۵ ستمبر ۵۹ء کو مندرجہ بالا سرخی دیکر مسجد کی افتتاحیہ تقریب کا فوٹو دیا۔ جس میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مع دیگر احباب کے مسجد سے باہر نکلنے کیلئے جوتیاں پہن رہے ہیں" نیز لکھا "محمد کے پیرو اس سے قبل تلواروں اور نیزوں کی مدد سے جنوبی فرانس تک آئے۔ موجودہ زمانہ میں یہ کام روحانی ہتھیاروں سے ہو رہا ہے۔ بہت سے اسلامی ممالک کے لوگ یورپ آتے ہیں جو ساتھ ساتھ اسلام پھیلانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح مختلف تبلیغی فرقے جن میں سے ایک فرقہ خاص طور پر مرزا غلام احمد (صاحب) قادیانی کا ہے جو ۱۸۹۰ء میں پنجاب میں قائم ہوا۔ اس نے مختلف جگہوں پر مساجد بنائی ہیں۔"

(بشیر احمد شمس)

وَرَاءَ الصَّحْفِ نَشْرَت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آٹھ جولائی کو کراچی سے بذریعہ طیارہ روانہ ہو کر اسی روز فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) پہنچے اور باوجود اس کے کہ حضور کی پبلسٹی کے کوئی خاص انتظامات نہیں کئے گئے تھے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ یہ دورہ اسلام کی اشاعت کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں ان میں ایک اہم کڑی ثابت ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہی یورپ کے پریس میں کام کرنے والوں کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ کوئی موقعہ ضائع نہ جانے دیں اور ہر ممکن طریق سے اس بات کی تشہیر کریں کہ اسلام ایک امن کا پیغام پیش کرتا ہے اور اب دنیا صرف اس امن کے پیغام کو مان کر اور اس پر عمل کر کے ہی اس تباہی سے بچ سکتی ہے۔ اسلام کے اس پیغام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کی بھی خوب خوب پبلسٹی ہوئی۔ حضور فرانکفورٹ پہنچے تو وہاں کے ایک اخبار نے لکھا:۔

"تیس لاکھ احمدی افراد کے
خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب
(عمر ۵۸ سال) ہفتہ کے روز
فرانکفورٹ میں تشریف لائے۔
دریائے مائن پر واقع فرانکفورٹ
شہر ان کے لئے اجنبی نہ تھا۔ کیونکہ آپ اس سے قبل ۱۹۳۶ء میں یہاں آئے تھے جبکہ آپ انگلستان میں پولٹیکل سائنس کی تعلیم مکمل کر رہے تھے۔ آپ سکینڈے نیویا میں کوپن ہیگن کی پہلی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے اس موقعہ پر آپ یورپ کے دوسرے مشنوں کا بھی معائنہ فرمائیں گے۔
..... احمدیہ جماعت افریقہ میں بہت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے فریضہ میں مشغول ہے۔ اس جماعت نے گزشتہ دس سالوں میں وہاں متعدد مساجد اور سکول اور ہسپتال قائم کئے ہیں۔"

فرانکفورٹ ہی کے ایک اور اخبار "فرانکفورٹ رُنڈ شاؤ" نے ایک نوٹ دیا۔ دیگر باتوں کے علاوہ لکھا:

"فرانکفورٹ میں احمدی جماعت
کا ایک مشن ہی نہیں بلکہ مسجد بھی ہے۔
جس کا مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا کے
لوگوں کو اسلام کی سچائی سے روشناس
کرایا جائے۔ انیسویں صدی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر میں حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) جنہوں نے اِس سلسلہ کی بنیاد رکھی، نے خدائی الہامات کے ماتحت اپنے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے دعویٰ کی صداقت میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور دوسرے مذہبی رہنماؤں کے اقوال اور تصانیف کو پیش کیا۔ باوجود سخت مخالفت کے اب ساری دنیا میں اِس سلسلہ کے ماننے والوں کی تعداد تیس لاکھ کے قریب ہو گئی ہے۔"

جب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرانکفورٹ سے زیورک (سوئٹزرلینڈ) پہنچے تو وہاں کے ایک اخبار ٹاگیزان سائیگر (TAGES AN ZEIGER) نے اپنے ۱۲ر جولائی کے شمارہ میں لکھا:۔

"پیر کو فرانکفورٹ سے اسلام کی ایک معزز ہستی (جن کے معتقدین ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں) زیورک تشریف لائے۔ یعنی عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (جن کا وطن پاکستان ہے) ہمارے شہر میں وارد ہوئے۔ آپ اپنے سفر میں یورپ کے مختلف اسلامی مشنوں کا معائنہ کریں گے اور ان کی راہنمائی فرمائیں گے..... حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایک ممتاز، عقلمند اور روحانی اقدار کی مالک ہستی ہیں۔ زیورک میں مشن کی کامیابی ان کی رہنمائی کی مرہونِ منت ہے۔ زیورک میں جماعت احمدیہ کے مشن کی بنیاد ۱۹۴۸ء میں رکھی گئی۔ ۱۹۶۳ء میں حکام کی سخت مخالفت کے باوجود مسجد تعمیر ہو گئی اور یہ مسجد یورپ کے وسط میں اسلام کے ایک خالص مشن اور مرکز کی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور اسلامی مذہبی تقریبات کے دن ۵۰۰ سے بھی زائد معتقدین اس مسجد میں موجود دیکھے گئے ہیں جو سوئٹزرلینڈ کے کونے کونے سے آتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ٹھوس اسلامی تعلیمات کو پیش کرتی ہے اور ان کی سختی سے پیروی کرتی ہے ـــــ اِس جماعت کی عظمت اور فوقیت اِس وجہ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ انہوں نے پہلی مرتبہ متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے نہایت اعلیٰ اور عمدہ تراجم پیش کئے۔ اس جماعت نے مغربی دنیا میں خالص اسلامی روحانی فضا کو اُجاگر کیا ہے۔"

اس اخبار نے مزید لکھا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"امام حضرت مرزا ناصر احمد ایک
دل موہ لینے والی شخصیت ہیں جس سے
عرفان، نیکی اور رواداری کی کرنیں
پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہیں۔ اور
عرفان، نیکی اور رواداری ہی وہ
نصب العین ہے جس کے لئے جماعت
احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ میں سرگرم
عمل ہے۔ جماعت احمدیہ صحیح اسلامی
تصورات کی علمبردار ہے۔ اس کی
دیگر خدمات کے علاوہ ایک اہم
خدمت یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم
کے متعدد زبانوں میں مستند تراجم
شائع کئے ہیں جنہوں نے مغربی دنیا
میں اسلامی فکر کا بہتر شعور پیدا
کیا ہے۔"

جب حضور سوئٹزرلینڈ سے ہالینڈ پہنچے تو وہاں کے
اخبار ALGEMEEM HANDELS BLAD
نے ۱۵ر جولائی کی اشاعت میں دیگر امور کے علاوہ لکھا۔

"سفید پگڑی اور سفید بھرپور
ڈاڑھی کے علاوہ جو آپ کے چہرہ
پر سجی ہوئی تھی آپ کے چہرہ پر
اطمینان کی جھلک نمایاں تھی اور
نگاہوں میں بچوں کی سی معصومیت تھی۔
ان کا یقین ہے کہ اسلام ہی امن کا
علمبردار ہے اور احمدیت اس زمانے
کے لئے اللہ کا پیغام ہے۔ اور
ان کے نزدیک مغرب کی بقا کا ایک
ہی راستہ ہے کہ وہ اسلام قبول
کرلیں۔ اگر انہوں نے اسلام قبول نہ
کیا تو وہ تباہ ہو جائیں گے۔ یہ درست
ہے کہ انسان جنگوں، ایٹم بم اور سائنس
کے بل بوتے پر بہت کچھ کر سکتا ہے
مگر ان طاقتوں سے انسان کے
دل کی کیفیتوں کو نہیں بدلا جا سکتا۔"

ہالینڈ ہی کے ایک اور اخبار HAAGSCHE
COURANT نے ۱۵ر جولائی کے شمارے میں لکھا۔

"ستاون سالہ بارنیش حضرت
مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث
آج ہمارے ملک میں آئے۔ آپ
اپنے دادا بانی جماعت احمدیہ کے
جنہوں نے دنیا بھر میں اسلام کے
غالب آنے کی پیشگوئی کی تھی جانشین
ہیں۔ آپ بین الاقوامی جماعت کے
کام کو مزید وسعت دینے کا ارادہ
رکھتے ہیں۔ انہوں نے کل شام ایک
پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے
کہا:۔

"میں یقین رکھتا ہوں کہ اسلام
ہی مستقبل کا مذہب ہوگا اور
اگر مغربی اقوام خدا کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توجہ نہیں دیں گی تو تباہ و برباد
ہو جائیں گی۔"

ہمبرگ میں حضور کی تشریف آوری سے بھی قبل اخبارات نے حضور کے متعلق خبر شائع کی۔ وہاں کے سب سے اہم اخبار DIEWELT نے ۷ر جولائی کے شمارے میں لکھا:۔

"احمدیہ مسلم جماعت کے لیڈر خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (جن کا مرکز ربوہ مغربی پاکستان ہے) یورپ کے مشنوں کا دورہ کرتے ہوئے ۱۶ر جولائی کو ہمبرگ پہنچیں گے۔"

حضور کی ہمبرگ میں تشریف آوری کے بعد متعدد اخبارات نے خبریں شائع کیں۔ خاص طور پر ایٹلانٹک ہوٹل میں منعقدہ پریس کانفرنس کا تفصیل سے ذکر کیا۔ سب کا ذکر تو طوالت کا باعث ہوگا خصوصاً اس لئے بھی کہ ایک ہی واقعہ کے متعلق خبریں تو بہرحال ایک جیسی ہی ہوتی ہیں۔ یہاں ایک دو اخبارات کے ذکر پر اکتفاء کیا جائے گا۔

ایک اخبار BILD ZEITUNG نے ۱۸ر جولائی کی اشاعت میں لکھا:۔

"ایسا آدمی جو کسی عورت سے مصافحہ نہیں کرتا ——— ایسا کرنا عورت کی بے عزتی نہیں۔ خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد جو پاکستان کے رہنے والے ہیں کسی عورت سے مصافحہ نہیں کرتے۔ احمدیہ مسلم جماعت کے بارہ لیڈر نے کل ایٹلانٹک ہوٹل میں صرف مردوں سے مصافحہ کیا اور عورتوں کو صرف سر کے اشارے سے سلام کیا۔ کل خلیفہ صاحب نے یہ واضح کیا کہ ایسا کرنا عورت کی عزت کی بناء پر ہے۔ اسلام اس بات سے منع کرتا ہے کہ کسی غیر عورت سے مصافحہ کیا جائے۔

احمدیہ مسلم جماعت کے لیڈر نے جرمنی میں اسلام کی ترقی پر بھی گفتگو کی۔ اس جماعت کے (جس کا لیڈر خلیفہ کہلاتا ہے) ساری دنیا میں کئی لاکھ ممبر ہیں۔ ہمبرگ فضل عمر مسجد کی جماعت کے ممبر جن کی تعداد تیس ہے نے آپ کے اعزاز میں کھانے کی دعوت دی۔ اس موقع پر جماعت نے آپ کو ایک قیمتی گھڑی بھی پیش کی۔

اسلام سؤر کے گوشت کے کھانے سے بھی منع کرتا ہے۔ آپ کے کھانے میں سؤر کا گوشت نہیں تھا۔ نیز اسلام مسلمانوں کو روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیتا ہے ———

جماعت کے لیڈر نے پیشگوئی کی کہ آئندہ تیس سال میں ایک زبردست تباہی آئے گی جس سے علاقے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاقے تباہ ہو جائیں گے اور پھر
جو لوگ بچیں گے وہ اسلام میں پناہ
لیں گے۔"

ایک اَور اخبار (یہ شام کا پرچہ ہے) ——
HAMBURGER ABDENOBLATT
نے اپنی ۱۸ر جولائی کی اشاعت میں لکھا:۔

"احمدیہ مسلم جماعت کے لیڈر
حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے
اپنے جرمنی کے دَورہ کے اختتام
پر یورپ میں اسلام کی ترقی کے
متعلق پریس کانفرنس کی۔ اس مشرقی
دانا کی باتیں ہمارے لئے سمجھنا
آسان نہ تھا لیکن انہوں نے تمام
سوالوں کے جوابات پوری بشاشت
اور تحمل کے ساتھ دیئے۔"

اِس اخبار نے بعض سوالات اور ان کے جواب بھی نقل کئے۔ مثلاً اِس سوال کا جواب کہ آپ اَور بہت سے لوگوں کو ممبر کس طرح بنائیں گے؟ حضور کا یہ جواب نقل کیا:۔

"جرمن قوم کے قلوب کو فتح
کرنے سے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ
دلوں کو تبھی فتح کیا جا سکتا ہے جب
انہیں اسلام کی خوبیوں سے پُوری
طرح آگاہ کر دیا جائے۔"

کوپن ہیگن میں جہاں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد نصرت جہاں کا افتتاح فرمایا اخبارات نے خبریں بھی شائع کیں اور اداریے بھی لکھے۔ اگرچہ ان اداریوں میں مخالفت اور تعصب کی جھلک نمایاں تھی لیکن عیسائیت کے گڑھ میں اسلام کا جھنڈا گاڑے جانے پر ہم عیسائیوں سے اَور کیا توقع کر سکتے ہیں۔ آخر وہ یہ تو نہیں کہہ سکتے تھے کہ خدا کا شکر ہے کہ عیسائیت کی پسپائی کے انتظامات کئے جا رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ان اداریوں میں دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت کی ترقی اور مزید کامیابیوں کے امکان کو بھی اُجاگر کیا گیا تھا۔ ایک اخبار ——
KRISTELIG BAGBLAD
نے ۲۱ر جولائی کے شمارے میں اپنے اداریے میں لکھا:۔

"ڈنمارک میں مسجد کا آج سے بیس
تیس سال قبل یہ تصوّر ہی نہیں کیا
جا سکتا تھا کہ ڈنمارک میں بھی کوئی مسجد
تعمیر ہو سکتی ہے۔ اس وقت ایسا خیال
مضحکہ خیز معلوم ہوتا اور اس پر
قہقہے بلند ہوتے۔ لیکن یہ ماننا پڑ گیا
کہ اسلام کی اس شاخ (یعنی
جماعت احمدیہ) نے فی زمانہ تبلیغی
جد و جہد کا حیران کن مظاہرہ کیا ہے
اور اس میدان میں اس نے بڑی حد
تک کامیابی حاصل کی ہے بالخصوص
افریقہ میں اس نے جو کامیابی حاصل
کی ہے وہ کسی لحاظ سے کم نہیں ....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

..... ہم آج کی خبر کا نوٹس لینا ضروری
خیال کرتے ہیں اور ہم تو ان لوگوں کی
ہمت اور حوصلہ کی داد دینے کے لئے
بھی تیار ہیں۔ جس کے بل پر انہوں نے
بہت تھوڑی مدت میں یہ کچھ کر دکھایا
اس امر کا احساس ہمارے لئے چنداں
دُکھ اور تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتا
خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ اسرائیل
اور دنیائے عرب کے درمیان کشیدگی
زوروں پر ہے ـــــ اسلام حقیقتاً
ہم سے اتنا دُور اور متروک نہیں ہے
جیسا کہ ہمارے آباؤ اجداد عام طور
پر یقین کرتے تھے۔

اسلام کی قوت اور عظمت کا
یہ ایک درخشندہ نشان ہے جس کا
آج افتتاح ہوا ہے کیا ہی اچھا
ہو اگر یہ مسجد اہلِ کلیسا کو دونوں مذاہب
(اسلام اور عیسائیت) کا اصل باہمی
فرق معلوم کرنے اور اس پر اپنی توجہ
مرکوز کرنے پر آمادہ کر دے۔ باہمی
فرق کو اُچھالا تو بہت جاتا ہے لیکن
دراصل اس فرق کا جواز موجود
نہیں ہوتا۔"

اسی طرح ایک اَور اخبار نے لکھا۔ (اس
اخبار کا نام LOLLANDS TINENDE ہے اور
مندرجہ ذیل نوٹ اس کی ۲۵ جولائی کی اشاعت میں
چھپا تھا) :-

"آج مسلمانوں کا مذہب یعنی دین
اسلام ڈنمارک میں پھیلایا جا رہا ہے
کوپن ہیگن کے علاقہ وی ڈوراہیں
پہلی مسجد تعمیر ہو گئی ہے اور اس کا
افتتاح بھی عمل میں آچکا ہے۔
ایک ایسے وقت میں جبکہ خود ڈنمارک
کے کلیسیا نے اپنے داخلی حالات کا
جائزہ لینے اور آئندہ کے لئے
لائحہ عمل تیار کرنے کی غرض سے
باقاعدہ ایک کمیشن مقرر کر رکھا
ہے۔ اس مسجد کی طرف توجہ دینا
اور اسے قابلِ اعتنا سمجھنا خالی از
دلچسپی نہ ہوگا۔

عیسائیت ڈنمارک میں ایک
ہزار سال سے بھی زائد عرصہ سے
قائم ہے اور یہاں ایسے مناد
(مرد بھی اور عورتیں بھی) موجود ہیں۔
جنہوں نے ایسے ممالک میں عیسائیت
کا پیغام پہنچایا ہے جہاں اسلام
ایک مذہب کی حیثیت سے بہت
مقبول ہے لیکن آج صورتِ حال
بالکل مختلف ہے۔ اب خود ڈنمارک
میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقابلہ کی طرح پڑ چکی ہے کلیسا کی
اصلاحی تنظیم کو جسے "داخلی مشن" کے
نام سے موسوم کیا جاتا ہے خود اپنے
ہی گھر میں کلیسا اور مسجد کی باہمی
مخالفت کی شکل میں نئی سرگرمی اور
جدّوجہد کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ وہ
ممالک جن میں ہم اپنے مبلغ بھیجا
کرتے تھے اب جواباً ہمارے ہاں
مبلغ بھیج رہے ہیں اور ہمارا قرض
چکانے پر تُل گئے ہیں۔ یہ ثبوت ہے
اس بات کا کہ حالات بدلے ہوئے
ہیں ..... یہ امر محتاجِ بیان
نہیں کہ ڈنمارک میں بڑی تیزی سے
مسلمانوں کی ایک جماعت معرضِ
وجود میں آچکی ہے اور جس رفتار
سے مسجد کی تعمیر عمل میں آئی ہے وہ
اس بات کی آئینہ دار ہے کہ ڈنمارک
کی مسلم تحریک کے پیچھے پُرعزم اور
فعّال دماغ کارفرما ہیں۔ اس بات
کو تو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا
کہ سارا ڈنمارک حلقہ بگوشِ اسلام
ہو جائے گا لیکن کوپن ہیگن کے
علاقہ وی ڈورا میں جس سرگرمی
کا ثبوت منظرِ عام پر آیا ہے وہ اپنی
وسعت کے لحاظ سے اِس نوعیت

کی ہے کہ کلیسا اس موقف کا سہارا
نہیں لے سکتا کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔
یہ ایک حقیقت ہے کہ ڈنمارک
جو پہلے بیرونی دنیا میں عیسائی مبلغ
بھیجا کرتا تھا اب خود تبلیغی سرگرمیوں
کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ یہ صورتِ حال
ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے اور
اس چیلنج کو بہرحال قبول کرنا ہوگا۔"

ہم نے اِس مختصر سی جگہ میں صرف چند ایک اخبارات
کا ذکر کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یورپ کے تمام
اخبارات نے صرف ایک ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی کئی
دفعہ اور کئی کئی زاویوں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
کے دَورے اور حضور کے پیغام کو اپنے قارئین کے
سامنے پیش کیا حتّٰی کہ صرف ڈنمارک ہی سے مکرم
کمال یوسف صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی
خدمت میں ایک سو چونسٹھ کٹنگ ارسال کئے۔ اس
سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اُن تمام ممالک میں جہاں حضور
تشریف لے گئے اخبارات نے اس دَورے کی کس قدر
پبلسٹی کی۔ ہم اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے
کہ ہم ان تمام اخبارات کے تہِ دل سے ممنون ہیں اور
اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ انہیں اس تعاون کی جزاء
عطا فرمائے۔ آمین

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ اخبارات کے
علاوہ ریڈیو اور ٹیلیویژن نے بھی مکمل طور پر تعاون کیا اور
حضور کے انتہائی اہم پیغام کو لاکھوں افراد تک پہنچایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مناجات

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترے ہم نے جتنے بھی بیمار دیکھے
مسیحا صفت ان کے کردار دیکھے

نہ دیکھا کوئی تجھ سا دلدار ہم نے
جہاں میں بہت ہم نے دلدار دیکھے

نہ پایا وفا کا کہیں ہم نے جوہر
فقط نام کے سب وفادار دیکھے

نہ روکا کبھی تُو نے بخشش کا دریا
اگرچہ گناہوں کے طومار دیکھے

ملی مجھ کو لَا تَقْنَطُوْا کی تسلّی
زمیں آسماں جب شرر بار دیکھے

بٹھایا مجھے اپنے پہلو میں تُو نے
رقیبوں کے جب طور و اطوار دیکھے

حیات آفریں گفتگو سے نوازا
مری موت کے جونہی آثار دیکھے

گلے سے لگایا اِک آشفتہ سر کو
کرم تیرے ایسے کئی بار دیکھے

الٰہی یہ شبیر محشر کے دن بھی
ترا لطف دیکھے ترا پیار دیکھے

قافلۂ قادیان کی واپسی پر

ایک دوست سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے تُو کہ دکھاتا ہے ترا دیدۂ بیدار
کیفیّتِ شام و سحرِ کُوچۂ دلدار

ہر سانس لبھی ہے تری خوشبوئے ارم میں
ہر بات تری حاملِ رنگینیٔ گلزار

تُو دیکھ کے آیا ہے مقامات کچھ ایسے
ہر آن جہاں ہوتی ہے اِک بارشِ انوار

اُس دارِ مسیحا کی کوئی رُوح فزا بات؟
رہتے ہیں جہاں رحمتِ یزداں کے خریدار

اللہ کے آغوشِ محبت میں ہیں وہ لوگ
جو اُس کے لئے رہتے ہیں ہر لمحہ سرِ دار

ہے سارے دراویشِ مسیحا کا یہی حال
ہر مومنِ جیدار ہے اِک غازیٔ کردار

کِس حال میں تُو دیکھ کے آیا ہے مساجد
ہے کیسی دلِ افروز ضیا باریٔ مینار

مجھ کو بھی تمنّا ہے کہ اُس شہر میں گھوموں
مَیں بھی ہُوں ترے حسنِ مقدّر کا طلبگار

اِترانہ نسیم اپنی متاعِ دل و جاں پر
اِس دَور میں ایماں کا بہت اونچا ہے معیار

صورِ سرافیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم جناب میر اللہ بخش صاحب تسنیم)

حق کی اِک دھیمی سی کمزور سی آواز اُٹھی
ایک گمنام سی بستی کا نصیبا جاگا
سُن کے اِس دھیمی سی آواز کو دنیا چونکی
رونقِ کوچہ و بازار ہوا ذکر اس کا
تھے کچھ ایسے بھی کیا غور جنہوں نے سُن کر
بعض لوگوں نے تو سُننا بھی گوارا نہ کیا
اہلِ دل سُن کے اس آواز کو محظوظ ہوئے
رُوح کے تار سے پیدا ہوئی پُر کیف صدا
بعض لوگوں نے مذاق اس کا اُڑایا برسوں
تالیاں بعض نے پیٹیں کیا اس کو رُسوا
لیکن آواز وہ کمزور سی جھجکی نہ رُکی
رینگتے رینگتے جاری سفر اپنا رکھا
کوہساروں کی بلندی نہ اُسے روک سکی
سرحدیں پھاند گئی پار کئے سب دریا
آگے ہی آگے وہ بڑھتی گئی بڑھتی ہی گئی
کوئی اس دھیمی سی آواز پہ غالب نہ ہوا
یہ دبی پر نہ دبی بارِ ستم کے نیچے
قہرمانوں نے اسے لاکھ دبانا چاہا
عزمِ معصوم پہ آنچ آئی نہ ہرگز اس کے
زور سب شعلہ زبانوں نے لگایا اپنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آندھیاں آئیں بگولے اُٹھے طوفاں پیچھے
دلِ بے داغ مگر اس کا نہ بالکل دھڑکا
بن گئی صورِ سرافیل وہ آواز آخر
سارے عالم میں کیا تہلکہ اس نے برپا
مسکراتے ہوئے دیکھا کیا سورج اس کو
چاند نے دُور سے دُزدیدہ نظر سے تاکا
چند جی دار جواں سر بکف آگے آئے
جن کے سینے میں نہ تھا موت کا کوئی کھٹکا
وہی دیوانے اس آواز کو لے کر نکلے
کر دیا دنیا کے ہر گوشے میں محشر برپا
نغمہ پیرا ہوئے جا کر وہ جزیروں میں کبھی
کبھی صحرا میں کیا شورِ قیامت پیدا
لالہ و گُل کو کبھی جا کے سُنائیں باتیں
بادہ و مُل کو کبھی گھُور کے حیران کیا
تاج و اورنگ کے پہلو میں کبھی لی چٹکی
اور کبھی جُبّہ و دستار کو جا جھنجھوڑا
دی اذاں محفلِ اُنیس میں کبھی لہرا کر
بزمِ اَشود کو کبھی دردِ محبت بخشا
شہر اُس دھیمی سی آواز سے سب گونج اُٹھے
شور پیدا ہوا بحثیں ہوئیں ہر سُو برپا
پھٹ گیا دیکھ کے تثلیث کا پرچم اس کو
اس کی ہیبت سے صنم خانوں کا دل کانپ گیا

آج دُنیا کے ہر اک گوشے میں ہے شور اس کا
تھک گئے روکنے والے نہ رُکا زور اس کا

تحریکِ جدید کا مقصد

(الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بوجھ اپنا سب ہمیشہ خود اُٹھانا چاہیئے
اپنی جنّت اپنے ہاتھوں خود بنانا چاہیئے

زورِ کفر و شرک اب یکسر مٹانا چاہیئے
آبِ فیضِ مصطفےٰ سب کو پلانا چاہیئے

مرکزِ تبلیغِ حق ہے آج تحریکِ جدید
بوجھ اس کے کام کا سب کو اُٹھانا چاہیئے

ہے رسومِ بد سے بچنا رُوحِ تحریکِ جدید
سادگی ہی اپنا اب مسلک بنانا چاہیئے

مقصدِ تحریک ہے نشر و اشاعت دین کی
بس یہی ہر دم شعار اپنا بنانا چاہیئے

جو مجاہد ابتدا سے ہیں شریک اس میں اُنہیں
سالِ نَو پر کچھ نہ کچھ چندہ بڑھانا چاہیئے

سُست گاموں کو بتا کر اس کی حکمت اور مفاد
رفتہ رفتہ تیز رفتاری سکھانا چاہیئے

اور جو اِس تحریک میں اب تک نہیں شامل ہوئے
اُن کو بھی صدّیق جلدی اِس میں لانا چاہیئے

چوھدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج (مغربی جرمنی) حضور
ایدہ اللہ تعالی کی تقریر کا جرمن زبان میں ترجمہ کر رہے ھیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

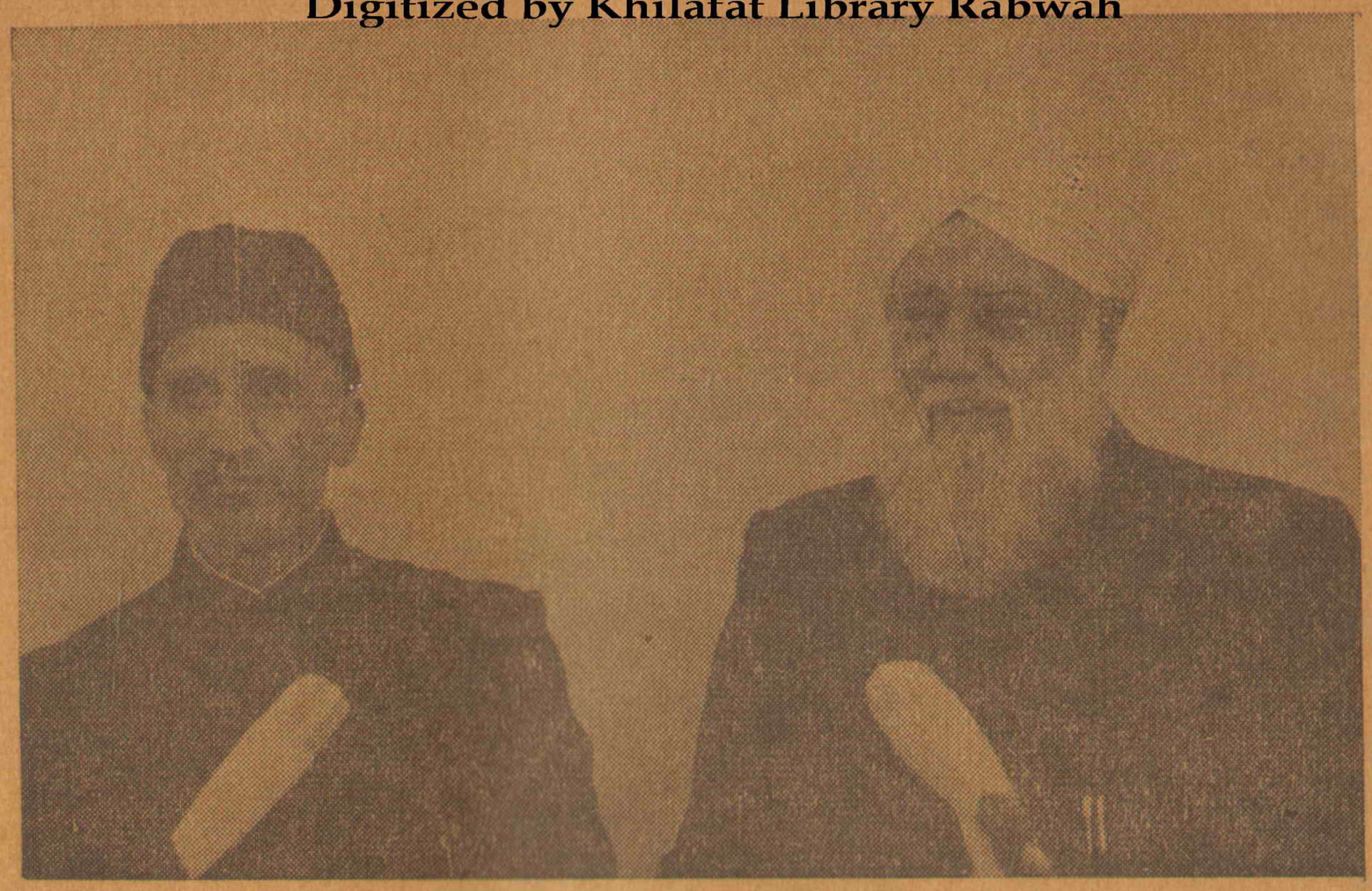

Ch. Abdul Latif had the honour of interpreting Hazrat Khalifatul Masih in German Language, at a Reception.

نیچے جو تصویر ھے اس میں دائیں طرف سے پہلے دوست
مسٹر بشیر احمد آرچرڈ ھیں جو سکاٹ لینڈ میں
ھمارے مبلغ ھیں آرچرڈ صاحب حضور سے
دوستوں کا تعارف کرا رہے ھیں

In the picture above, the gentleman with spectacles is Mr. Bashir Ahmad Orchard, Ahmadiyya Missionary, Scotland. He is introducing the members of the Glasgow Mission to His Holiness.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایک نائیجیرین احمدی دوست سے
گفتگو فرما رہے ہیں

His Holiness is talking to a
Nigerian Ahmadi

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ حضور
ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

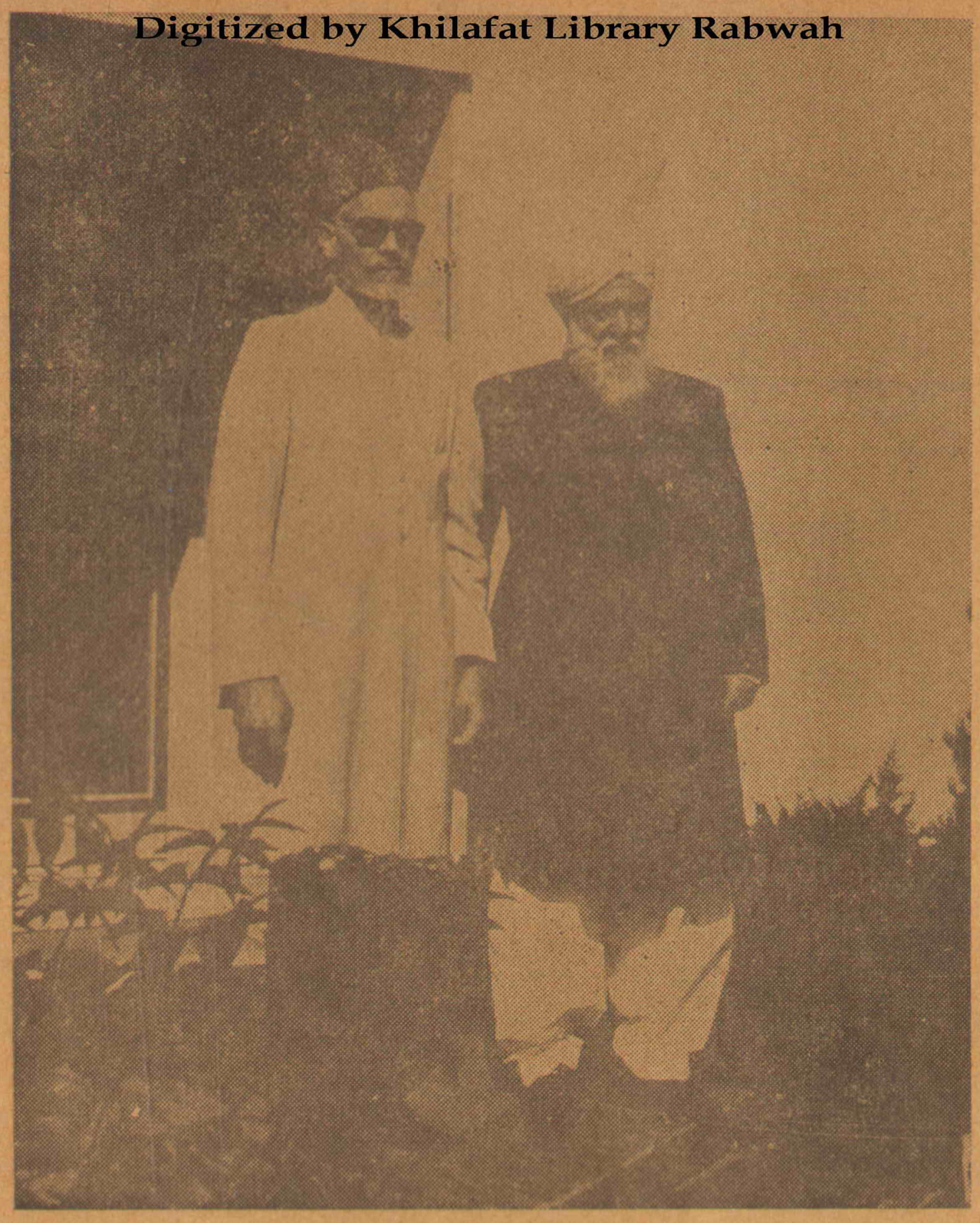

His Holiness with Ch. M.A. Bajwa in Switzerland.

حضور دو عرب دوستوں سے گفتگو فرما رہے ہیں

His Holiness with two Arab members of the community

یورپ میں تبلیغ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر)

آج سے قریباً چودہ سو سال قبل حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ جب دنیا میں ضلالت اور گمراہی کا دَور دَورہ ہوگا، ہر طرف تاریکی اور سیاہی پھیل جائے گی اور انسان خدا سے بہت دُور ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ ایک فارسی النسل شخص کو مبعوث فرمائے گا جو کہ پھر سے دین کو تازگی بخشے گا اور خدا شناسی اور اس کی معرفت سے لوگوں کو روشناس کرائے گا۔ چنانچہ پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے اس زمانہ میں تجدید دین کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا۔ آپؑ کی ساری زندگی اس کوشش اور فکر میں گزری کہ کسی طرح جلد سے جلد ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور کیا مغرب اور کیا مشرق ہر طرف خدا کی توحید کا جھنڈا سربلند ہو اور دنیا اپنے خالقِ حقیقی کو جان لے۔ آپؑ ہر دم اس یقین سے پُر تھے کہ ایک روز اسلام دنیا میں پھیل کر رہے گا اسلئے آپؑ نے نہایت زوردار الفاظ میں یہ بشارت دی:۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ
ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ
ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے
فتنہ سے خون ہو جاتا ہے۔۔۔۔ میں
کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر
میرا مولیٰ اور میرا آقا قادر و توانا
مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح
ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور
جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود
سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی
معبودانہ زندگی پر موت آئے گی
اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مریگا۔
خدا قادر و توانا فرماتا ہے کہ اگر
میں چاہوں تو مریم اور اُسکے بیٹے
عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں
کو ہلاک کر دوں۔ سو اب اُس نے
چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ
زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے۔
سو اب دونوں مریں گے کوئی ان
کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب
استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے
خداؤں کو تسلیم کر لیتی تھیں نئی زمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ چلے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور جو نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبّت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں مگر اسلام، اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ یہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلیگی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطاء کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نُور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

یہ بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اُس وقت دی جبکہ دنیا میں عیسائیت کا گہرا اثر تھا اور عیسائی اِس بات کے منتظر تھے کہ بس اب ساری دنیا میں عیسائیت کا غلبہ ہوگا۔ کوئی قوم اور مُلک ایسا نہ ہوگا جہاں عیسائیت کے قدم نہ جمے ہوں۔ عیسائی منّاد ہر طرف عیسائیت کی ترقی کا ذکر کرتے اور خوشی کے شادیانے بجاتے۔ چنانچہ ڈاکٹر ہنری بیروز نے ۱۸۹۷ء میں ہندوستان کا دَورہ کرتے ہوئے عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:۔

"دنیائے عیسائیت کا عروج آج اس درجہ حقیقت اختیار کر چکا ہے کہ اِس درجہ عروج اُسے پہلے کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔ ذرا ہماری ملکہ عالیہ (ملکہ وکٹوریہ) کو دیکھو جو ایک ایسی سلطنت کی سربراہ ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ دیکھو وہ ناصرہ کے مصلوب کی خانقاہ پر کمال درجہ تابعداری سے احتراماً جُھکتی اور خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے، یا پھر گاؤں کے گرجا میں جا کر نظر دَوڑاؤ اور دیکھو کہ وہ سیاسی مدبّر (وزیر اعظم برطانیہ) جس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھوں میں ایک عالمگیر سلطنت اور
اس کی قسمت کی باگ ڈور ہے جب
یسوع مسیح کے نام پر دُعا کرتا ہے
تو کیسی عاجزی اور انکساری سے
اپنا سر جھکاتا ہے۔ دیکھو جرمنی کے
نوجوان قیصر کو جب وہ خود اپنے
لوگوں کے لئے بطور پادری فرائض
انجام دیتا اور یسوع مسیح کے مذہب
یعنی دینِ عیسائیت سے اپنی وفاداری
کا کرتا ہے۔ مشرقی انداز پر ماسکو
کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹ میں زارِ روس
کو دیکھو کہ تاج پوشی کے وقت ابنِ
آدم کے طشت میں رکھ کر اسے
پیش کیا جاتا۔ یا پھر مغربی جمہوریت
(امریکہ) کے ایک صدر کے بعد
دوسرے صدر کو دیکھو کہ ان میں
سے ہر ایک عبادت کے نسبتاً
سادہ لیکن عمیق اسلوب میں ہمارے
خداوند کے ساتھ اپنی وفاداری
اور تابعداری کا اظہار کرتا چلا جاتا
ہے۔ امریکی، برطانوی، جرمن اور
روسی سلطنتوں کے حکمران اقرار کرتے
ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے وائسرائے
ہیں اور اسی حیثیت سے اپنی اپنی
سلطنتوں میں حکمران ہیں۔ کیا ان سب
کے زیرِ نگیں علاقے مل کر ایک ایسی وسیع
عریض سلطنت کی حیثیت نہیں رکھتے
کہ جس کے آگے ازمنہ قدیم کی بڑی سے
بڑی سلطنت بھی سراسر بے حیثیت نظر
آنے لگتی ہے۔"

(بیرو زلیکچرز صفحہ ۱۹-۲۰)

الغرض اِس ماحول اور ایسے وقت میں جماعت
احمدیہ نے یورپ میں تبلیغِ اسلام کا بیڑہ اپنے ذمہ لیا اور
اس عظیم الشان مقصد جس کے حصول کے لئے یورپ کے
احمدیہ مشن مصروفِ کار ہیں بظاہر اس قدر کٹھن ہے کہ جب
ہم ایک طرف اس کی وسعت اور پھیلاؤ پر نظر ڈالتے
ہیں اور دوسری طرف نہایت ہی محدود وسائل کو دیکھتے
ہیں تو ہم دم بخود رہ جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں
جہاں تک سیاسی طاقت، مادی وسائل اور سائنسی طریقِ
کار کو نہایت ہوشیاری اور سمجھ بوجھ کے ساتھ بروئے
کار لا کر اپنے عوام کی زندگی کو خوشگوار اور پُرآسائش
بنانے کا تعلق ہے اس میدان میں یورپ ہر لحاظ سے
نقطۂ عروج پر پہنچا ہوا ہے۔

اِن حالات اور اس ماحول میں جماعتِ احمدیہ
کے تبلیغی مشن ایک عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے کوشاں
ہیں۔ اور ان حالات اور اِس ماحول کا قدرتی نتیجہ یہ
ہے کہ ان ممالک کے اندر ہماری ترقی کی راہ میں ایسی
مشکلات حائل نظر آتی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر ہر ظاہر بین
یہی تاثر لیتا ہے کہ ان مشکلات پر قابو پانا محال ہے
لیکن اب جبکہ ہمارے تبلیغی مشنوں کو یورپ میں کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہوئے کچھ عرصہ گزر چکا ہے یہ حقیقت دن بدن عیاں ہوتی جارہی ہے کہ ان مشکلات کا ایک بڑا حصہ محض سطحی نوعیت کا حامل ہے۔ اس قوت اور خوشحالی کے باوجود جو ہمیں ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہے باطنی طور پر یورپ درجہ بدرجہ پریشان اور مضطرب ہوتا جارہا ہے یہاں کے اہلِ فکر محسوس کر رہے ہیں کہ مادی تسکین ایسی چیز نہیں جسے انسانی زندگی کا بلند تر مقصد قرار دیا جاسکے۔ اس لئے ان میں روحانی تسکین کی اہمیت کا احساس دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور تاریخ کے جس خطرناک موڑ پر اس وقت وہ پہنچے ہوئے ہیں اس میں روحانی تسکین از خود فراہم کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ وہ روحانی بینائی سے محروم ہیں۔ اور جو خود بینا نہ ہو وہ ایک نابینا کو کیسے راہ دکھا سکتا ہے۔ یہ پریشانی، مایوسی اور بے اطمینانی کا ایک شدید احساس ہے جو دن اور رات ہر جگہ اور ہر مقام پر ان کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کے ذریعہ یہ مایوس لوگ اب اسلام کی آغوش میں آکر خدا پر زندہ یقین اور اطمینان حاصل کر رہے ہیں۔ صدہا افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں۔ قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی اُن کی ملکی زبانوں میں وسیع اشاعت بھی ایک حیرت انگیز ذہنی انقلاب لا رہی ہے۔ شاید ہی کوئی روز ایسا ہوتا ہو جب عیسائی حضرات گروہ در گروہ ہمارے مشنوں میں آکر اسلام کی تعلیمات سے آگاہی حاصل نہ کرتے ہوں۔ ہمارے مشنوں کے ذریعہ سے ان اقوام کی روحانی پیاس بجھ رہی ہے۔ اور پھر ان کوششوں کے نتائج میں آئے روز یورپین اخبارات میں اسلام کی برتری اور ترقی کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔ ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ اپنی اشاعت بابت جون ۱۹۶۲ء میں رقمطراز ہے:۔

"اسلام عیسائیت کے بعد ظاہر ہونے والا اکیلا اور عظیم مذہب ہے۔ یہ اکیلا مذہب ہے جو (مروجہ) عیسائیت کی صداقت کو یکسر جھٹلاتا ہے۔ یہ اکیلا مذہب ہے جو عیسائیت کی اصلاح کرنے، اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اس کی جگہ لینے کا دعویدار ہے، یہ اکیلا مذہب ہے جس نے ماضی میں (عیسائیت کو) شکست دی ہے اور یہ اکیلا مذہب ہے جو آج دنیا کے مختلف علاقوں میں عیسائیت پر غالب آکر اس کی جگہ اپنا سکہ بٹھاتا چلا آرہا ہے۔"

حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ نے یورپ میں جماعت احمدیہ کے مشنوں کا دورہ فرمایا ہے۔ آپ کے اس دورہ سے وہاں پر تبلیغِ اسلام کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن پر آپ کے ذریعہ لاکھوں افراد نے اسلام کا پیغام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُنا۔ ہر ملک میں ایک کثیر تعداد میں اخبارات نے آپ کی بڑی بڑی تصاویر دے کر جلی حروف کے ساتھ اسلام کے متعلق خبریں، معلومات اور فیچر شائع کئے ہیں۔ اور اس اشاعت کے نتیجہ میں لوگوں میں اسلام سے دلچسپی بہت بڑھ گئی ہے۔ ہمارے ڈنمارک کے مبلغ نے اپنی حالیہ ایک رپورٹ میں بھی اس امر کا ذکر کیا ہے کہ ہفتہ اور اتوار کے روز لوگ اس کثرت سے مسجد نصرت جہاں کو دیکھنے آتے ہیں کہ اُن کو سنبھالنا اور سب کو اسلام کی تعلیم اور اسلام سے متعلق معلومات بہم پہنچانا مشکل ہو جاتا ہے۔

المختصر، یورپ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو مذہبی اور روحانی انقلاب آرہا ہے اس کی ایک جھلک پیش کی گئی ہے اور حقیقت تو یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق آخر ایک روز سچائی کا سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ ع

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ امام

(بقیہ از ص ۷۹)

اور ان کے سینوں سے محبت اس طرح نکل رہی تھی اور وہ اس طرح میرے سینے میں جذب ہو رہی تھی کہ ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کا فضل نظر آرہا تھا اور اس کے حضور سر جھکتا چلا جاتا تھا۔

جو جماعتیں اس وقت یورپ میں ہیں اُن کے دل میں بھی اس قسم کے جذبات ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اُگائے ہوئے یہ درخت اور ان کے یہ شیریں پھل!۔ اللہ تعالیٰ آپؓ کو اس کی بہترین جزاء دے۔ کبھی یہ سوچ کر انتہائی تکلیف ہوتی ہے کہ جو درخت آپؓ نے لگائے تھے اُن کے یہ شیریں پھل آپ نہ دیکھ سکے۔ بہر حال خدا تعالیٰ کی مرضی ہی پوری ہوتی ہے اور ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔ اسلام کے اللہ کے لئے جو اُن کا اللہ ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جو دنیا کے محسنِ اعظم ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جن کے ذریعہ سے انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت کیا اور پھر آپؑ کے خلفاء کے لئے جو محبت ان کے اندر پائی جاتی ہے اس کا آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

یہ جنونی احمدی ہیں جو وہاں پیدا ہو چکے ہیں۔ جو اپنا مال، اپنی جان، اپنا وقت، اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے اور اسلام کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہیں دیکھ کر طبیعت میں بڑی خوشی اور بشاشت پیدا ہوتی ہے اور اپنے رب کی بڑی ہی حمد کرنے کی طرف انسان متوجہ ہوتا ہے۔ وہ بہترین مخلصین کی جماعت ہے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے، ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے کیونکہ دنیا کے حالات اس وقت بہت نازک ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ امام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے کہ یہ کافی نہیں کہ انصاف کیا جائے بلکہ یہ بات صاف طور پر نظر آنی چاہیئے کہ انصاف کیا جا رہا ہے۔ بعینہٖ یہ بات محبت کے متعلق بھی کہی جا سکتی ہے۔ یہ کافی نہیں کہ محبت کی جائے بلکہ یہ بات بھی ضروری ہے کہ محبت کی جاتی نظر آئے۔ احبابِ جماعت کو جو محبت اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ ـــــ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ـــــ سے ہے اس کا اندازہ کچھ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جن کے دل میں یہ محبت موجزن ہے۔ لیکن یہ بات ان کی انتہائی خوش قسمتی پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے امام کو اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ حضور کے متبعین کو حضور سے شدید محبت ہے۔ حضور نے اپنے احساس کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو امام مقرر کیا جاتا ہے اس کے دل میں جماعت کی اور سلسلہ کی محبت پیدا کی جاتی ہے۔ ایسے رنگ میں کہ دُنیا کے لئے اس کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے اور جماعت کے دلوں میں اس کے لئے محبت پیدا کر دی جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان کا نظارہ مَیں نے ربوہ سے لنڈن تک اور لنڈن سے واپس ربوہ تک اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

میرا سفر ربوہ سے شروع ہُوا۔ مختلف اسٹیشنوں پر جماعت کے احباب (مرد و زن) مجھے ملے۔ کراچی سے ہم روانہ ہوئے پہلے جہاز طہران (ایران) کے ہوائی اڈہ پر اُترا۔ وہاں بھی کچھ احمدی دوست موجود تھے جن سے مل کر انتہائی خوشی ہوئی۔ پھر ہم ماسکو کے ہوائی اڈہ پر اُترے جہاں ابھی تک کوئی احمدی ایسا نہیں تھا جو وہاں ملنے کے لئے آیا ہوتا۔ اس کے بعد فرینکفورٹ (جرمنی) کے ہوائی اڈہ پر جہاز اُترا۔ وہاں اپنی مسجد بھی ہے، مشن ہاؤس بھی ہے، مبلغ بھی ہے۔ چنانچہ ہوائی اڈہ پر پاکستانی احمدی بھی موجود تھے اور جرمن احمدی بھی موجود تھے۔ ان کے چہروں پر جب میری نظر پڑی تو (بلا امتیاز پاکستانی بھی اور وہاں کے رہنے والے بھی) ان کی آنکھوں میں محبت کے دریا چھلکتے مجھے نظر آئے اور ان کے لئے میرے دل کی جو کیفیت تھی اس کا بیان کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ پھر ہم زیورک گئے۔ ہیگ گئے۔ ہیمبرگ گئے۔ پھر وہاں سے کوپن ہاگن گئے۔ پھر لنڈن گئے۔ پھر گلاسگو گئے۔ گلاسگو سے واپسی پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھوڑی دیر کے لئے بریڈفورڈ ٹھہرے اور ہڈرزفیلڈ کی مخلص جماعت میں ایک گھنٹہ قیام کیا۔ بریڈفورڈ کے گرد نو احمدی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ ان جماعتوں کے دوستوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ لنڈن میں سارے انگلستان کے احمدی وقتاً فوقتاً جمع ہوتے تھے ان سے ملے۔

الوداع کے دن جو نظارہ لنڈن میں میں نے دیکھا ساری عمر اسے فراموش نہیں کر سکتا۔ اس نظارہ کے بعد اپنے دل کی جو کیفیت پائی وہ ناقابلِ بیان ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اس نظارہ کا ایک حصہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ ایک بارہ تیرہ سال کا احمدی بچہ مسجد میں کام کیا کرتا تھا۔ وہ نیچے سے پیغام میرے پاس لاتا تھا اور میرا پیغام نیچے لے جاتا تھا۔ جس وقت دعا ہوئی ساری جماعت پر رقت طاری تھی۔ مجھ پر بھی رقت طاری تھی۔ ہم نے جہاں اپنے لئے دعا کی وہاں یہ دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ ان قوموں کو ہدایت دے اور وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگیں۔ دعا ختم کرنے کے بعد میں آنکھیں نیچے کئے چند منٹ کھڑا رہا پھر میں نے اپنے دوستوں کو دیکھا، ان کو سلام کیا، اسی وقت ہمیں ہوائی اڈہ پر جانا تھا۔ اچانک دائیں طرف جو میری نظر اٹھی تو میں نے دیکھا کہ وہ پیارا بچہ جس کی عمر بمشکل بارہ تیرہ سال کی تھی اُس وقت بھی اس کی آنکھوں سے پانی کا دریا بہہ رہا تھا۔

واپسی پر ہم پیرس ٹھہرے۔ وہاں ہماری ایسی جماعت نہیں ہے کہ وہ اڈہ پر آکر ہم سے ملتی۔ پھر استنبول ٹھہرے، پھر عراق ٹھہرے، پھر کراچی آ گئے۔ کراچی میں اور پھر راستہ بھر پاکستانی جماعتوں کے دوست ملے۔ ان کے چہروں کو میں نے دیکھا، مجھے انہوں نے دیکھا، ایک ایسا جذبہ اخوت و محبت اُن کے چہروں پر کھیلتا نظر آیا کہ جو اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا تھا جب تک اللہ تعالیٰ اسے پیدا نہ کرے۔

مجھے جھنگ کے ایک دوست نے خط لکھا کہ ایک غیر احمدی عورت آپ کے ساتھ اسی گاڑی میں سفر کر رہی تھی۔ شورکوٹ میں ہماری جھنگ کی جماعت بھی پہنچی ہوئی تھی۔ شورکوٹ کے ریلوے سٹیشن پر اس عورت کے منہ سے جو فقرے نکلے اور کسی احمدی نے وہ سنے وہ یہ تھے کہ مرید تو بہت دیکھے ہیں پر اس قسم کے عقیدت مند مرید ہم نے کبھی نہیں دیکھے اور پیر بھی بڑے دیکھے ہیں مگر ایسا پیر بھی ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ غرض یہ اثر غیر از جماعت افراد بھی لے رہے تھے۔

ملتان میں جماعت بڑی تعداد میں جمع تھی (شہر کی بھی اور ارد گرد کی جماعتیں بھی) پلیٹ فارم جو بہت بڑا ہے اور وہ سب بھرا ہوا تھا۔ میرا اندازہ تھا کہ پانچ سات سو یا ہزار احمدی افراد وہاں ضرور ہوں گے۔ ان کی یہ کیفیت تھی کہ جدھر میری نظر اٹھتی تھی وہ خوشی سے اُچھلنے لگتے اور سلام کرتے

(باقی صفحہ ۱۰)

خلیفۂ وقت کی طرف سے مبارکباد!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد نصرت جہاں یورپ میں تیسری مسجد ہے جسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مستورات نے اپنے چندوں سے تعمیر کروایا ہے۔ سب سے پہلی مسجد لندن کی مسجد تھی جس کا ۱۹۲۴ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس کے بعد ہیگ (ہالینڈ) کی مسجد بھی عورتوں نے بنوائی اور اب مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کی تعمیر کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیہ جماعت کی مستورات ہی کو دی ہے۔

مسجد نصرت جہاں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کے یہ انعامات ہم پر بہت سی باتیں واجب کرتے ہیں جیسے حمد اور شکر ہیں۔ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اس کی حمد کے ترانے گاتے رہنا چاہیئے کہ اُس نے محض اپنے فضل سے اپنے ناچیز بندے کی حقیر پیشکش کو قبول کر لیا۔ اور میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ یہ فقرہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس پیشکش کو قبول فرما لیا ہے اس لئے میں سلسلہ کا امام ہونے کی حیثیت میں آج آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اس دُعا کے ساتھ کہ جس نے اپنے فضل سے آپ کو ان قربانیوں کی آج سے پہلے توفیق عطا کی ہے وہ آئندہ بھی آپ کو اپنی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے تا قیامت کے دن جب خدا کے پیارے بندے خدا کے حضور جمع ہوں تو آپ بھی ان صحابیات میں شامل ہوں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں دنیا میں بے شمار قربانیاں اور فدائیت اور ایثار کے نمونے پیش کئے جن کی وجہ سے اُن سے اُن کا رب راضی ہوا اور وہ اپنے رب کی رضا پر راضی اور خوش۔

آج ہمیں ان ذمہ داریوں کو نباہنے کے لئے جو ہم پر عائد ہوتی ہیں عہد کرنا چاہیئے اور یہ عزم کرنا چاہیئے کہ ہم کبھی سُست اور ماندہ نہیں ہوں گے بلکہ جب بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانیوں کی ضرورت ہو گی تو نہ صرف مال کی قربانی، نہ صرف جان کی قربانی، نہ صرف وقت کی قربانی، نہ صرف جذبات کی قربانی بلکہ جتنی قربانیاں بھی آپ سوچ سکتی ہیں سب قربانیاں اس راہ میں

(باقی صفحہ ۸۱ پر)

آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچوں کا ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لندن میں قیام کے دوران ۱۳ر اگست کو تعلیم الاسلام سنڈے سکول کا معائنہ فرمایا۔ معائنے کی تقریب کا آغاز ایک ننھی بچی کی تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچوں سے خطاب بھی فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے فرمایا:۔

"آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچوں کا ہوگا اس زندگی میں داخل ہوگے جو احمدیوں کو ملنے والی ہے تو اس وقت اسی کی زیادہ عزت ہوگی جو زیادہ اچھا احمدی ہوگا۔ تم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ تمہیں بڑا روشن مستقبل ملنے والا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو بزرگیاں اور فتح و نصرت آپ کو دوسرے دور میں ملنے والی ہیں وہ پہلی سے بہتر ہیں۔

پس ہم یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ شیطان تمہارا روشن مستقبل تم سے چھین لے۔ ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اس لئے دعا اور اچھی تربیت سے بچوں کے روشن مستقبل کی حفاظت

پھر حضور نے بچوں سے پوچھا:۔

"بتاؤ کلاس میں کس کی عزت ہوتی۔ جو ہوشیار ہو یا کمزور؟"

ایک ننھے بچے نے عرض کی "جو ہوشیار ہو"

اس پر حضور نے فرمایا کہ "جس وقت تم

کرنی چاہیئے۔ والدین بچوں کو ایسی عادتیں سکھائیں جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اچھی ہوں۔ تاکہ یہ بچے وہ قربانیاں دے سکیں جن کے بعد انہیں عظیم الشان انعام ملنے والا ہے۔ پڑھائی اور کھیلوں میں جو اوّل آتا ہے اُسے انعام ملتا ہے خواہ وہ ایک شلنگ کا ہی ہو مگر اس سے بچہ بہت خوش ہوتا ہے۔ ماں باپ بھی بہت خوش ہوتے ہیں۔ دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ ایک آدھ شلنگ کی بات ہے کوئی ہزار دو ہزار پاؤنڈ نہیں ملے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس انعام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بچہ اپنی کلاس میں بہترین طالب علم ہے۔ اگر احمدی بچوں کے علاوہ کوئی دوسرا انعام لے جائے تو یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم ہی بڑے انعام حاصل کرو +

خلیفۂ وقت کی طرف سے مبارکباد

(بقیہ صفحہ ۵)

پیش کر دیں گی۔ اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد یہ سمجھیں گی کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ عاجزی اور تواضع اور نیستی کے اس مقام کو نہ چھوڑیں گی جس عاجزی، تواضع اور نیستی کے مقام پر ہمیں ہمارا رب دیکھنا چاہتا ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم محض اللہ کے بندے اور بندیاں ہیں، اپنی ذات میں ہم کچھ بھی نہیں۔ ہم لاشئ محض ہیں۔ نہ ہم میں کوئی طاقت ہے، نہ ہم میں کوئی خوبی ہے، نہ ہم میں کوئی مہارت ہے، نہ ہمارے پاس اثر و رسوخ اور اقتدار ہے، نہ ہم میں استطاعت ہے، نہ ہم میں مقبولیت ہے۔ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ لیکن اس کم مائیگی اور نا اہلیت کے باوجود اللہ تعالیٰ جو ہر چیز کا مالک ہے اپنے بندوں کو اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ وہ انہیں اپنی نگاہ میں ایک بلند مقام عطا کرتا ہے۔ وہ اُن سے پیار اور محبت کا سلوک کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ کا پیار اور محبت اور عزت مل جائے اس کو اگر اس جہان کی ساری چیزیں بھی دے دی جائیں تو وہ ان کو پرے پھینک دے گا اور کہے گا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ میں نے جو پانا تھا وہ پا لیا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزاکم اللہ

اس شمارے کی ترتیب میں یورپ کے جملہ مبلغین نے ہماری ہر طرح مدد کی ہے۔ اپنے اپنے ملک میں دورے کی رپورٹ، تصاویر اور اخبارات کے تراشے بھیج کر اس بات کو بہت حد تک آسان کر دیا کہ ہم اسے ترتیب دیکر قارئین کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ، مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب، مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب رفیق، مکرم فضل الٰہی صاحب انوری، مکرم بشیر احمد صاحب شمس اور مکرم عتیق احمد صاحب طاہر ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں اور ہمارا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین +

مستقبل قریب کے انعامات اور ہمارا فرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اگلے پچیس تیس سال کے اندر ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ سفرِ یورپ جو حضور نے اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے ماہ جولائی ۱۹۶۷ء میں اختیار فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تاریخِ احمدیت میں ایک نیا باب کھولنے کا موجب ہوا ہے۔ مغربی اقوام کو پیغامِ حق پہنچانے کے اعتبار سے حضور کا یہ سفر اتمامِ حجت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اہلِ یورپ کو مستقبل قریب کے زمانہ کی نزاکت کا احساس کرانے اور اسلام کے زندہ خدا اور زندہ رسولؐ سے متعارف کروانے کا فرض جس عالمگیر پیمانے پر اور جس خوش اسلوبی سے ادا کیا گیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے لیکن بات یہاں ہی ختم نہیں ہو جاتی۔ اس عظیم الشان بابرکت الٰہی سفر کے دوران مغربی اقوام کے لئے ایک زبردست انقلاب کے ساتھ ساتھ اسمیں جماعت احمدیہ کے مرد و زن اور بچے بوڑھے کیلئے ایک پیغام عمل بھی مضمر ہے جس کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی صراحت کے ساتھ اظہار بھی کر دیا گیا ہے جیسا کہ حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۷ء میں فرمایا۔

"میں نے ابھی بتایا ہے کہ پچیس تیس سال جہاں ان اقوام کیلئے بڑے نازک ہیں ہمارے لئے بھی یہ سال بڑے نازک ہیں۔ یہ زمانہ ہمارے لئے انتہائی نازک ہے اسلئے کہ اس زمانہ میں ہماری ترقی کے بہت سے دروازے کھل رہے ہیں اور کھلیں گے۔ انشاء اللہ۔ اگر ہم اپنی غفلت اور سستی کے نتیجہ میں ان دروازوں میں داخل نہ ہوں تو بجائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو ہم حاصل کریں اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بن سکتے ہیں۔ پس خوف کا مقام ہے ہمیں سوچنا چاہیئے۔ ہمیں ڈرنا چاہیئے بدنتائج سے اور ہمیں اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہیئے۔"

حضور کے اس ارشاد میں مستقبل قریب کے انعامات کی بشارت دی گئی ہے اور اس سلسلہ میں ہمارے کندھوں پر جو اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اُسے کما حقہٗ نبھانے کی طرف بھی حضور نے اسی خطبہ میں راہنمائی فرمادی ہے۔ فرمایا:۔

"اگلے پچیس تیس سال کے اندر ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اُن دلوں کو جن میں مسیح علیہ السلام کی محبت ختم ہو چکی ہے اپنے رب کے لئے جیت لیں۔"

بالفاظِ دیگر ممالکِ بیرون میں تبلیغ اسلام کیلئے تحریک جدید کے زیرِ انتظام جن قربانیوں کا مطالبہ کیا جاتا ہے ان کی اہمیت کو کبھی فراموش نہ کریں بلکہ سال بہ سال ہماری قربانی کا معیار بڑھتا چلا جائے تاکہ ہمارے مبلغین کرام اپنے اپنے محاذ پر "دلوں کو جیتنے" کا کام تیز سے تیز تر کر دیں اور ہم اپنے محبوب امام کی دلی خواہش کے مطابق اسلام کی فتح اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ پس ہر فردِ جماعت کو اس پاکیزہ مقصد کیلئے تحریک جدید کے چندہ کی صورت میں زیادہ سے زیادہ اموال اپنے محبوب امام کے قدموں پر نچھاور کرتے رہنا چاہیئے۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ

توڑ دینا ہے خدایانِ چلیپا کا غرور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم امین اللہ خان صاحب سالک)

"کافر و ملحد و دجّال" بھی کہلانا ہے
پھر بھی پیغامِ محمدؐ ہمیں پہنچانا ہے

بحرِ موّاج ہوں رستے میں کہ تپتے صحرا
ہر جگہ ہم نے بہر طور پہنچ جانا ہے

جس سے ارواح کو ملتا ہے سرورِ وحدت
پھر وہ پیغامِ ہدایت ہمیں پہنچانا ہے

توڑ دینا ہے خدایانِ چلیپا کا غرور
تندیٔ موجِ بلاخیز سے ٹکرانا ہے

نسل ہا نسل سے واقف ہیں محمدؐ کے غلام
ہے کہاں روم، کہاں وادیٔ فرغانہ ہے

اے خدا! دہر میں پھر لطفِ بہاراں ہو جائے
یہ جہاں تیری مشیّت سے مسلماں ہو جائے

یورپ میں سب سے پہلا استقبالیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(زیورک میں)

مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے لئے یورپ میں سب سے پہلا استقبالیہ زیورک میں دس جولائی کو ترتیب دیا گیا تھا۔ حاضرین میں احمدی دوستوں کے علاوہ مختلف ممالک کے مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمان اور بعض عیسائی دوست جن کے مشن کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں شامل تھے۔ اس استقبالیہ کا اہتمام مسجد میں کیا گیا تھا۔ تلاوتِ قرآن کریم ڈاکٹر محمد حمودی الجسیم نے کی جو کہ بہت بڑے عالم اور قانون کی متعدد کتابوں کے مصنف اور عراق کے ڈپٹی اٹارنی جنرل ہیں۔ ان کے بعد سب سے پہلا سپاسنامہ ایک ترک انجینئر مسٹر سوات اکتم نے پیش کیا۔ آپ نے اپنے سپاسنامہ میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا کہ احمدیہ مشن مسلمانوں کی ہر قسم کی مدد پر آمادہ رہتا ہے اور بچوں کی تعلیم کا انتظام کر کے تو اس مشن نے نہایت قابلِ قدر خدمت سرانجام دی ہے۔ ان کی تقریر (اور دیگر تقریریں بھی) ڈاکٹر اسمٰعیل حسن پی۔ ایچ ڈی نے ترجمہ کیں۔

ان کے بعد یوگوسلاویہ کے ایک نہایت معزز دوست عادل ذوالفقار پاسک صاحب نے خوش آمدید کہا۔ عادل صاحب کے بعد ڈاکٹر محمد عزالدین حسن صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا۔

اِن سب حضرات کے بعد مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ مکرم چودھری صاحب نے کہا کہ حضور کی یورپ میں تشریف آوری سے ان کی اور زیورک کی جماعت کی ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے اور اس کے لئے وہ سب حضور کے ازحد ممنون ہیں۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ کی تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی سکیموں کا ذکر کیا اور کہا کہ اِن سکیموں کے ذریعہ جماعت کے لئے یہ بات ممکن بنا دی کہ ہر شخص قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے ان سپاسناموں کے جواب میں اردو میں تقریر فرمائی جس میں حضور نے قرآن کریم کی تعلیم کی افادیت اور اسلام کی امن پسندی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اسلام کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں +

قاضی نعیم الدین احمد

مبلّغ ہالینڈ سے ایک مُلاقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

[مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب حال ہی میں پندرہ سال تک ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام کے فرائض سرانجام دینے کے بعد ربوہ تشریف لائے ہیں۔ ذیل میں وہاں کے تبلیغی حالات سے متعلق ایک انٹرویو درج کیا جا رہا ہے۔]

ہالینڈ میں ہمارا مشن ۱۹۴۷ء میں قائم ہوا۔ ابتدا میں مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب وہاں پہ تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے گئے۔ اِس وقت ہیگ میں ہمارا مشن ہاؤس اور ایک خوبصورت مسجد ہے۔ آجکل مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل وہاں پر مبلغ انچارج ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم صلاح الدین صاحب بنگالی بھی بطور مبلغ وہاں پر مقیم ہیں۔

حافظ صاحب آپ یہ بتائیے کہ آپ کب ہالینڈ تشریف لے گئے اور کتنا عرصہ وہاں پہ آپ کا قیام رہا ——— ؟ مَیں نے سوال کیا۔ آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ مَیں ۲ر جولائی ۱۹۴۷ء کو ہالینڈ کے لئے روانہ ہوا اور ساڑھے تین سال تک وہاں پہ میرا قیام رہا اور ۱۹۵۰ء میں مَیں واپس پاکستان آیا اور یہاں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد انڈونیشیا تبلیغ کی خاطر چلا گیا پھر وہاں چار سال کام کرنے کے بعد ۱۹۵۶ء میں واپس ہالینڈ پہنچا اور اب ۱۹۶۷ء میں واپس پاکستان آیا ہوں۔ گویا اس طرح مجھے تقریباً مکمل پندرہ سال تک تبلیغِ اسلام کی توفیق ملی۔

اچھا! حافظ صاحب یہ بتائیے کہ اِس پندرہ سال کے عرصہ میں آپ نے اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے اور ان کا کیا نتیجہ نکلا؟

اِس کا جواب دیتے ہوئے حافظ صاحب نے بتایا کہ ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام کے کیا طریق تھے اِس بات کو بیان کرنے سے قبل ہالینڈ کے حالات کا جاننا ضروری ہے۔

ہالینڈ برّاعظم یورپ کا ایک ملک ہے جو مادی ترقی کے لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ یورپ کے ممالک کی طرح یہاں کے لوگ بھی مادیت میں غرق اور مذہب سے بہت دُور ہیں۔ اور وہ اپنے کاموں میں اس قدر مشغول ہوتے ہیں کہ آسانی سے اُن تک رسائی نہیں ہوتی۔ اور پھر ان لوگوں کے ذہن میں اسلام کی بڑی ہی گھناؤنی تصویر ہے۔ اس لئے شروع شروع میں

ان خیالات کو دُور کرنے کے لئے بے شمار مرتبہ میں نے کلبوں، سوسائیٹیز اور کالجوں میں اسلام کے محاسن پر تقاریر کیں۔ اَن گنت مرتبہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اسلام کے متعلق میرے انٹرویو نشر ہوئے۔ متعدد مضامین اسلام اور احمدیت کے متعلق روزانہ اخبارات اور ماہوار رسالوں میں جلی حروف اور بڑی تصاویر کے ساتھ شائع ہوئے۔ اور ان سب باتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اِس وقت تک سینکڑوں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں اور وہ لوگ جن کے دن رات شراب نوشی اور دنیا کے تفکّرات میں بسر ہوتے تھے اب وہ نمازوں اور روزوں اور خدا کی یاد میں محو ہیں۔

وہی لوگ جو یہ کہتے تھے کہ ہالینڈ کی دُنیا میں اسلامی ہلال طلوع نہ ہو سکے گا وہ یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو دیکھ کر اب یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا چاند ہالینڈ پر طلوع ہو چکا ہے۔ اور اسلام کی ترقی اس ملک میں اب عیاں طور پر نظر آ رہی ہے۔

اسلام کی اِس فتح و کامرانی کا ذکر کرتے ہوئے حافظ صاحب کے چہرے پر خاص طور پر خوشی اور اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

مَیں نے حافظ صاحب سے سوال کیا کہ یہ بتائیے کہ حال ہی میں ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہالینڈ کا بھی دَورہ فرمایا ہے اِس دورہ کا وہاں پر کیا اثر ہوا ہے؟

اِس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ دَورہ بہت ہی کامیاب رہا اور آپ کی آمد سے وہاں کے اخبارات، ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر اسلام کا بہت چرچا ہوا ہے اور اس طرح اس ملک میں تبلیغ کی نئی راہیں کھُل گئی ہیں۔ نیز ہمارے ڈچ احمدیوں کو بھی اپنے امام کی زیارت کا موقع نصیب ہوا اور آپ کی ملاقات نے ایک نہ مٹنے والا اثر ان کے دلوں پر چھوڑا ہے جس کی یاد ہمیشہ ان کے دلوں کو ایمان کی تازگی سے گرماتی رہے گی ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے خریداروں سے

۱۔ ماہنامہ تحریک جدید اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی دکھائیں تاکہ انہیں احمدیہ جماعت کی تبلیغی کوششوں کا پتہ چلتا رہے۔

۲۔ اپنا چندہ وقت پر ارسال کر دیا کریں تاکہ یاددہانی نہ کروانی پڑے۔

۳۔ اگر آپ وی پی کے ذریعہ پرچہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں اطلاع دیں۔

مینیجنگ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میدانِ عمل"

از

نسیم سیفی

سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

آپ کی تبلیغی کوششوں میں

یہ کتاب

انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی

سیفی برادرز، ۴ میکلوڈ روڈ لاہور

تبلیغی ماہنامہ

الفرقان ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے تحفۃً اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

سالانہ چندہ:- چھ روپے

مینجر الفرقان ربوہ

ماہنامہ روزنامہ

الفضل ربوہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

ھُوَالشَّافِی

دمہ۔ بواسیر،

جوڑوں اور اعصاب کی دردیں اور پرانا سر درد بفضلہ تعالےٰ دس دس روپیہ کی چار خوراکی طاقتور اکسیروں سے ختم ہو جاتا ہے اس بارہ میں معززین کی تصدیقی آراء بھی بارہا شائع ہو چکی ہیں۔

کیور ریوومیڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھُوَ الشَّافِی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

مردانہ اور زنانہ امراض کا کامیاب علاج

مطب

حکیم محمد شفیع ممتاز الاطباء

★ مکمل اور صحیح تشخیص ★ قابلِ اعتماد اور مجرب ادویات

ہمارے مشہور و معروف مرکبات

● **حبوب مفید اٹھرا** :- مرض اٹھرا کا مکمل اور کامیاب علاج	پندرہ روپیہ
● **اکسیر اولادِ نرینہ** :- اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا	پندرہ روپیہ
● **قرصِ نور** :- نوجوانوں کی مخصوص امراض کے لئے اکسیر ہے	چار روپیہ
● **سُرمہ ہمدرد چشم** :- آنکھوں کی بیماری کے لئے مفید ٹھنڈا سُرمہ	ایک روپیہ
● **تریاقِ معدہ** :- معدہ کے امراض میں مقبول علاج	ایک روپیہ
● **اکسیر پائیوریا** :- دانتوں اور مسوڑھوں کے عوارضات میں اکسیر	ایک روپیہ پچاس پیسہ
● **پیامِ نور** :- تلی اور جگر کا بڑھ جانا، ضعفِ جگر، ضعفِ ہضم دائمی قبض اور خرابی خون کو دور کرتا ہے	چار روپیہ

مکمل فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں !!

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ۔ گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُفید اور مُؤثّر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر۔ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید ہے۔

قیمت فی شیشی :- سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مشہور عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس :- پندرہ روپے

نور نظر

اولادِ نرینہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔

قیمت مکمل کورس :- ۲۵/- روپے

سُرمہ خورشید

دھند، جالا، غبار، خارش، کھرکرے، موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب سُرمہ۔

قیمت فی شیشہ ۷۵ پیسے

زد جام عشق

قوتِ مردانہ کیلئے مشہور عالم ٹانک جو مکمل اور نہایت خالص اجزاء سے تیار کیا گیا ہے۔

قیمت فی شیشی ۶۰ گولی :- پچیس ۲۵ روپے

لبوب کبیر

اعضاء رئیسہ اور قوتِ مردانہ کی بحالی کیلئے طلب یونانی کی مشہور و معروف دوائی جسکی افادیت مسلّمہ ہے بالکل خالص اور مکمل اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔

قیمت فی شیشی :- پانچ روپے

حب جند

دل و دماغ اور اعصاب کی طاقت کیلئے بہترین گولیاں، وہم اور مراق کے علاج اور دماغی سکون کیلئے بہترین دوائی۔ قیمت فی شیشی ۶۰ گولی پندرہ روپے۔

حبّ مصطگی

مقوّی معدہ ہیں تبخیر دُور کرتی اور ہاضمہ کی اصلاح کرتی ہیں۔ تبخیر کی وجہ سے جو مراقی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس کے ازالہ کے لئے بہت مفید ہیں۔

قیمت فی شیشی :- تین روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف شاعر و صحافی

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل رضؓ

کی

دلگداز اور پُرتاثیر نظموں کا مجموعہ

نغمۂ اکمل رضؓ

(سنہ ۱۹۰۶ء سے سنہ ۱۹۶۶ء تک)

جن میں سے

- ۵ آفسٹ، لیتھو اور بلاک پرنٹنگ کا حسین امتزاج۔
- ۵ ۲۰×۲۶/۸ سائز کے ۵۴۰ صفحات
- ۵ سرورق آرٹ کارڈ، چار رنگ ڈیزائن
- ۵ قیمت سات روپے، سفید کاغذ پر خاص ایڈیشن دس روپے
- ۵ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ و روایات اور قادیان کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ خدام و اطفال کی تربیت کا پاکیزہ ذریعہ۔
- ۵ ربوہ کے بک سیلروں اور بک سٹالوں سے طلب کیجئے!

بعض شاعر نے بزبانِ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بارگاہِ اقدس میں ارتجالاً پیش کیں اور داد پائی۔ بیشتر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے بے پناہ عقیدت و ارادت کی مظہر ہیں۔

اکثر سلسلہ احمدیہ کے اخبارات اور رسائل میں چھپ کر قبولِ عام کی سند حاصل کر چکی ہیں۔

کئی مقامی اور بیرونی ممالک کے جلسوں میں اور اجتماعوں کے موقع پر پڑھ کر سنائی جا چکی ہیں برسوں سے نایاب و نادستیاب تھیں اور اب پہلی مرتبہ مغفور کی یادگار کے طور پر کتابی صورت میں یکجا کی گئی ہیں۔

جنید ہاشمی۔ مکتبہ یادگار اکمل۔ دار الصدر شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل
ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ وسادہ سٹ
اور
چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ۔ دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

دینی اور مذہبی کتب خریدنے کیلئے
ہمارے بک سٹال پر تشریف لاکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں!
اس کے علاوہ ہمارے سٹاک میں مندرجہ ذیل کتب بھی ہیں

① کلام حسن رہتاسی	۲-۰۰	⑥ حیات قمر الانبیاءؓ	۳-۰۰
② مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے	۲-۰۰	⑦ تربیتی مضامین	۲-۷۵
③ اسلام کی پہلی دوسری تیسری کتاب قیمت سٹ	۱-۵۰	⑧ درثمین فارسی	۴-۵۰
④ اصحاب احمد و تابعین اصحاب احمد کی جلدیں		⑨ نماز مترجم	۰-۴۵ ۴۰
⑤ نبیوں کا چاند	۱-۷۵	⑩ اسلامی نماز	۰-۷۵

المشتہر
گرین لیف بک سنٹر گولبازار (بالمقابل ایوان محمود) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دَوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس کی قیمت چھ روپے

قدیمی ـــــ اوّلین ـــــ شہرۂ آفاق
حب اٹھرا رجسٹرڈ
مکمل کورس بیس روپے۔

زوجام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

حب مفید النساء
بے قاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

ہمارا اصول
• صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی
• عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ
اور
اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

ترینہ اولاد گولیاں
انعامِ خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

حب مسان
سوکھے کی مجرب دوا
تین روپے

معین الصحت
تلی بھس خرابی جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ

کتب کا مکمل سیٹ

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب تیئیس ۲۳ جلدوں میں بصورت سیٹ ۲۹½×۲۰ کے سائز پر شائع کر رہے ہیں۔ ہر جلد کے ساتھ ردلیف دار تفصیلی انڈیکس بصورت خلاصہ مضامین قریباً ۸۰ سے ۱۰۰ صفحات تک شائع کیا جا رہا ہے۔ اب تک اکیس ۲۱ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب صرف چند سیٹ قابلِ فروخت باقی ہیں جلد ریزرو کروالیں۔

ھدیہ مکمل سیٹ مجلد ۲۲۰ روپے۔

الناشر:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

بہترین میچنگ سوٹ۔ ہر رنگ کے دوپٹے
خوشنما رنگوں میں ساٹن و لیڈی ہملٹن
نئے رنگوں میں جالی اور چار سُوتی خریدنے

کیلئے

احمد کلاتھ سٹورز

گولبازار ربوہ کو یاد فرمادیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(بصورت سیٹ)

ہدیہ مکمل دس جلدوں کا سیٹ صرف اسّی روپے

طباعت و تجلید عمدہ

اپنے اور اپنے اہل و عیال کی دینی اور روحانی تربیت و ترقی کے لئے ان مقدس اور گرانقدر جواہر پاروں کو جلد حاصل کریں۔

الناشر: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

سونے چاندی کے زیورات بنانے

الیس اللہ بکاف عبدہ

کی انگوٹھیاں خریدنے کی مشہور دکان

محمود جیولرز گولبازار

دکان گلی کے اندر نزد فضل شاپ

انارکلی لاہور میں احمدیوں کی کپڑے کی دکان

یعنی

آپ کی اپنی دکان

"الفردوس"

ہر قسم کے زنانہ کپڑوں، گرم چادروں اور کامدار زنانہ قمیضوں کے علاوہ اب آپ کی سہولت کیلئے مردانہ کپڑے بھی دستیاب ہیں

تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں!

پروپرائٹر۔ نیاز احمد کلاتھ مرچنٹ

"الفردوس" ۸۵۔ انارکلی لاہور

بیمار بھنوں کے لئے نایاب تحفہ

عدم فائدہ پر ——— قیمت واپس

ایک ہزار مریض عورتوں کی مصدقہ دوا

سیپاٹون

یہ واسلان الرحم بندش حیض، درد سے آنا، زیادہ آنا، بانجھ پن، ورم رحم، اعصابی درد، باؤ گولہ کیلئے کامیاب دوا ہے سینکڑوں عورتیں اس سے صاحب اولاد بن چکی ہیں۔ کثرت اولاد سے پیدا ہونیوالی کمزوری کو دور کرکے چہرہ کو سرخ بناتی ہے۔ ہر موسم، ہر عمر اور ہر مزاج کے لئے یکساں مفید۔ آزمائش شرط ہے۔

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ڈاک ۵ روپے

ملنے کا پتہ

ایچ پی فارمیسی دھوریہ (کھاریاں ضلع گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی

قرآن مجید کی پُر معارف اور پُر حکمت تفسیر

یعنی

تفسیر کبیر

کی جلدیں ہمارے ہاں سے حاصل کریں۔ حضورؓ
کی تفسیر کبیر کی کُل گیارہ جلدیں ہیں۔ اِسوقت صرف
پانچ جلدیں دستیاب ہیں۔ جن کا ہدیہ علاوہ محصول ڈاک
صرف ۲۵-۹ ۳ روپے ہے۔ آرڈر بھجوا کر حاصل
کرلیں ایسا نہ ہو کہ آپ یہ پانچ جلدیں بھی حاصل نہ کرسکیں۔

الناشر

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

مذہبی اور دینی کتب کا

مرکز

گرین لینڈ بک سنٹر گولبازار

(بالمقابل ایوانِ محمود) ربوہ

بفضلِ خدا تعالیٰ ان بیماریوں سے شفا حاصل کریں

بواسیر خونی ہو یا بادی، مسّے اندر ہوں یا باہر۔ دمہ۔
پُرانا بخار۔ پتھری ریت۔ جوڑوں کا درد۔ اولاد نہ ہونا
جسمانی کمزوری۔ دماغی و اعصابی کم طاقتی کا

بہترین علاج طلب فرمائیں

مُفت خط لکھ کر کتاب "آبِ حیات" منگا کر
اپنی صحت کو چار چاند لگائیں!

چشتیہ دواخانہ شیرو

ڈاکخانہ جام پور۔ ضلع ڈیرہ غازی خان

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا

ہاضمون

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ تسخیر معدہ۔ دائمی قبض
اور پیٹ کے کیڑے مارنے کا شرطیہ چورن۔

قیمت نصف پاؤ ۱-۵۰

پیش کردہ۔ حکیم نذیر احمد

دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فصل الخطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کی معرکۃ الآراء تصنیف جو ردّ عیسائیت کے مبسوط دلائل پر مشتمل ہے۔ اور امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے۔

طباعت و تجلید عمدہ

ہدیۃً قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک سات روپے

الناشر

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

دفتر دوم کی

انیس ۱۹ سالہ کتاب

خوشخبری برائے مجاہدینِ دفتر دوم

اس یادگاری کتاب کی طباعت زیرِ غور ہے

اس میں وہ تمام مجاہدین ہوں گے جن کا چندہ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۴ء تک ہر سال بغیر کسی ناغہ کے وصول ہوگا۔

اسلئے

اپنے ناغہ کے سالوں کو ابھی سے پُر کر لیجئے!

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کیلئے بہترین تحفہ

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سُرمہ نور رجسٹرڈ

اطبار۔ ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسّم اشتہار بنا رہا ہے۔ جملہ امراضِ چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ دو روپے۔

اکسیرِ حیات

جریان، سُرعت انزال کو دُور کرنے کے علاوہ مادۂ تولید کو طاقتور بناتا ہے

قیمت خوراک دو ہفتہ

چھ روپے

حبِّ اکسیر

کثرتِ احتلام کو دُور کر کے طاقت دوبارہ پیدا کرتی ہے۔ قیمت چار روپے

کھوئی ہوئی طاقت

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا دوبارہ زندگی بخش علاج

مکمل کورس تیس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اسکا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس بیس روپے۔

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ، ٹرنک بازار، سیالکوٹ